

چودھویں صدی^{۱۴}

غیر معمولی اہمیت^{کی}

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرخ احمدیت

چودھویں صدی

غیر معمولی اہمیت
کی

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرخ احمدیت

۱۲۰
یہ گودھویں علی کی بی بی کے لئے ہیں

مولانا دوست محمد شاہ مودنی احمدیت

احمد اکیڈمی کے لئے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

باجازت نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف - رلوه

نام کتاب ————— چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت

مصنف ————— مولانا دوست محمد شاہد

ناشران ————— جمال الدین انجمن، غلام مرتضیٰ ظفر

ادارہ ————— احمد اکیڈمی رلوه

مطبع ————— محمد محسن، لاہور آرٹ پریس، لاہور

تاریخ اشاعت ————— مارچ ۱۹۸۱ء

کتابت ————— نور الدین خوشنویس - رلوه

نگران اشاعت ————— سلطان احمد مبشر

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
	<u>پہلا حصہ</u>	
۱	تین مبارک صدیاں	۹
۲	لفظ ”بذر“ کی لغوی اور معنوی تحقیق	۱۱
۳	معرکہ بذر (۱۶۲۷ء - ۱۶۲۸ء ہجری)	۱۳
۴	آخرین کے لئے تجلّی عظیم کا وعدہ	۱۳
۵	تفسیر کا دوسرا رخ	۱۶
۶	چودھویں کا چاند کون؟	۲۱
۷	مہدی اُمت اور اس کا پُر اسرار خطاب	۲۲
۸	احادیث اور زمانہ ظہور مہدی	۲۸
۹	عُشاق نبوی اور تصور مہدی	۳۱
۱۰	اولیاء اسلام پر ظہور مہدی سے متعلق انکشافات	۴۰
	(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ایک واقعہ)	۴۵
		۴۶

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۱	تیرھویں صدی کے علماءِ حق کی پیشگوئیاں	۵۹
۱۲	افقِ قادیان پر طلوعِ بذر	۷۴
۱۳	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیش فرمودہ دلیلِ اکبر	۸۰
۱۴	معجزاتِ نبویؐ کا وسیع دروازہ	۸۱
	<u>دوسرا حصہ</u>	
۱۵	صداقتِ اسلام کے چالیس نشانات	۸۵
۱۶	پہلا نشان حضرت بانی احمدیت کا فارسی نسل ہونا (۱۲۵۰ھ تا ۱۸۳۵ھ)	۸۵
۱۷	دوسرا نشان - کدہ بستی میں ظہور (۱۲۵۰ھ تا ۱۸۳۵ھ)	۸۷
۱۸	تیسرا نشان - توأم ولادت (۱۲۵۰ھ تا ۱۸۳۵ھ)	۹۰
۱۹	چوتھا نشان - حدیث کے مطابق علیہ (۱۲۵۰ھ تا ۱۸۳۵ھ)	۹۱
۲۰	پانچواں نشان - نام "غلام" اور "احمد" (۱۲۵۰ھ تا ۱۸۳۵ھ)	۹۳
۲۱	چھٹا نشان - تالیفِ براہین احمدیہ (۱۲۹۷ھ تا ۱۳۰۱ھ) (۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء)	۹۵
۲۲	ساتواں نشان - مہدی موعود کا ذوالقرنین ہونا۔ (۱۳۰۱ھ تا ۱۳۲۶ھ) (۱۸۸۴ء تا ۱۹۰۸ء)	۹۶
۲۳	آٹھواں نشان - خاندانِ حضرت خواجہ محمد ناصر دہلوی میں نکاح (۱۳۰۲ھ تا ۱۸۸۴ء)	۹۸

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۲۴	نواں نشان - پسر موعود کی ولادت (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء)	۹۹
۲۵	دسواں نشان - بیعتِ اولیٰ لدھیانہ (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء)	۱۰۱
۲۶	گیارہواں نشان - ایک ہی وجود میں مسیح اور مہدی کی جلوہ گری (۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء)	۱۰۳
۲۷	بارہواں نشان - پہلا جلسہ سالانہ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء)	۱۰۷
۲۸	تیرہواں نشان - فتاویٰ تکفیر (۱۳۰۱ھ تا ۱۳۰۹ھ / ۱۸۸۴ء تا ۱۸۹۱ء)	۱۰۸
۲۹	چودھواں نشان - کسوف و خسوف (۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء)	۱۱۸
۳۰	پندرہواں نشان - جلسہ مذاہبِ عالم میں اسلام کی فتح (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۶ء)	۱۲۹
۳۱	سولہواں نشان - تین سو تیرہ اصحابِ مہدی (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۷ء)	۱۳۱
۳۲	سترہواں نشان - جماعت کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" (۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء)	۱۳۲
۳۳	اٹھارہواں نشان - جہادِ بالیغ کا التوا (۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء)	۱۳۷
۳۴	انیسواں نشان - کسریب کا نظارہ (۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء)	۱۴۱
۳۵	بیسواں نشان - طاعون کا حملہ (۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء)	۱۴۲
۳۶	اکیسواں نشان - مجددِ الفِ آخر ہونے کا دعویٰ (۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء)	۱۴۵
۳۷	بائیسواں نشان - بہشتی مقبرہ کا قیام (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)	۱۴۷

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۴۹	تیسواں نشان - قتل خنزیر یعنی ڈوئی کی ہلاکت۔ (^{۱۳۲۵} ھ / ۱۹۰۷ء)	۳۸
۱۵۲	چوبیسواں نشان - انعامی چلیج (^{۱۲۹۷} ھ تا ^{۱۳۲۶} ھ / ۱۸۸۰ء تا ۱۹۰۸ء)	۳۹
۱۵۳	پچیسواں نشان - قیام جماعت کے انیس سال بعد وفات (^{۱۳۲۶} ھ / ۱۹۰۸ء)	۴۰
۱۵۴	پچیسواں نشان - حضرت مولانا نور الدین کا انتخاب خلافت (^{۱۳۲۶} ھ / ۱۹۰۸ء)	۴۱
۱۵۶	ستائیسواں نشان - حضرت مصلح موعودؑ مسند خلافت پر (^{۱۳۳۲} ھ / ۱۹۱۴ء)	۴۲
۱۵۷	اٹھائیسواں نشان - روسی انقلاب (بالشویک) (^{۱۳۳۵} ھ / ۱۹۱۷ء)	۴۳
۱۵۹	انیسواں نشان - نزول دمشق (^{۱۳۴۳} ھ و ^{۱۳۴۴} ھ / ۱۹۲۴ء و ۱۹۵۵ء)	۴۴
۱۶۰	تیسواں نشان - ارض حجاز میں پٹرولیم کی دریافت (^{۱۳۵۴} ھ / ۱۹۳۵ء)	۴۵
۱۶۳	اکتیسواں نشان - وادی قرآن کے غاروں سے صحائف کی دریافت (^{۱۳۶۶-۶۷} ھ / ۱۹۴۷-۴۸ء)	۴۶
۱۶۴	تیسواں نشان - قادیان سے ہجرت اور بڑوہ کی بنیاد (^{۱۳۶۶-۶۷} ھ / ۱۹۴۷-۴۸ء)	۴۷

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۴۸	تینتیسواں نشان - یو دنا مسعود کی حکومت کا قیام۔ (۱۳۶۷ھ تا ۱۹۴۸ء)	۱۶۵
۴۹	چونتیسواں نشان - حضرت ناصر دین کے عہد خلافت کی مبارک تحریکات (۱۳۸۵ھ تا ۱۴۰۱ھ) (۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۱ء)	۱۶۶
۵۰	پننتیسواں نشان - جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹی حدیث کا وضع کیا جانا۔	۱۶۷
۵۱	چھتیسواں نشان - یاجوج و ماجوج کا پانڈ تک پہنچنا۔ (۱۳۸۹ھ تا ۱۹۶۹ء)	۱۶۹
۵۲	سینتیسواں نشان - سبیل کعبہ کا مسدود ہونا (۱۳۹۳ھ تا ۱۹۷۳ء)	۱۷۱
۵۳	ارٹیسواں نشان - دور ابتلاء (۱۳۹۴ھ تا ۱۹۷۴ء)	۱۷۳
۵۴	انتالیسواں نشان - ڈاکٹر عبد السلام کا عالمی اعزاز۔ (۱۳۹۹ھ تا ۱۹۷۹ء)	۱۷۶
۵۵	چالیسواں نشان - مسجد قرطبہ کی بنیاد۔ (۱۴۰۰ھ تا ۱۹۸۰ء)	۱۷۸
۵۶	پیشگوئیوں کا حیرت انگیز نظام	۱۸۳
۵۷	مسلم اسپین کا مراثیہ	۱۸۴

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۸۵	چودھویں صدی کا ماتم اور پندرھویں صدی کی دہشت	۵۸
۱۹۲	ذوالقرنین وقت کی طرف سے عظیم خوشخبری	۵۹

ضمیمہ

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۹۵	انگریزی متن تقریر جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان	۱
۱۹۶	عکس ٹائٹل پیج "کلام گرھوڑی" "	۲
۱۹۷	THE STORY OF ECLIPSES " " "	۳
۱۹۸	"عہد نبوت کے ماہ و سال" " " "	۴
۱۹۹	"مکمل مجموعہ ابیات علی حیدر" " " "	۵
۲۰۰	شکریہ اجاب و درخواستِ دعا	۶

پس لاجمہ

پندرھویں صدی کے نام

وہ رُوح بہاں وقت کا مقصوم کہاں ہے؟
 اے گردِ دیشِ دورانِ تجھے معلوم کہاں ہے؟
 چودہ سو برس ڈھونڈ کے آئی ہے تو بیتلا

اس وقت میرا چودھواں مقصوم کہاں ہے؟

سید محسن نقوی
 (امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن - پاکستان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ خَلَدٌ نُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
وَالسَّلَامُ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (آل عمران: ۱۲۴)

ہ کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
مصطفیٰؐ پر ترا بید ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
(دُرّ ثمین)

تین مبارک صدیاں

اے حق کے طالبو! شمعِ اسلام کے پروانو! اور جان سے
زیادہ عزیز بزرگو اور بھائیو اور بہنو! اسلامِ زاویہ نگاہ سے
تین صدیاں یا زمانے نہایت درجہ مبارک ہیں :-
اول وہ زمانہ جس میں حضرت خاتم الانبیاء سید الوری
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداۃ اُمّی
و ابی کے نور کی تخلیق ہوئی۔ چنانچہ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ

انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے یہ بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی چیز پیدا کی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر و حانی کرتا رہا۔ اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ بہشت نہ دوزخ نہ فرشتے نہ آسمان، نہ زمین نہ سورج اور نہ چاند۔ (مسند عبد الرزاق)

دُوم طلوع آفتاب محمدی کی صدی، جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلالی اور جمالی انوار و برکات اور تاثیرات براہ راست مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین سے جلوہ گر ہوئے۔

سُوم وہ صدی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل قرآنی اصطلاح کے مطابق بکدر یعنی چودھویں کے چاند کا ظہور مقدّر تھا۔ اور قرآن مجید کا یہ حیرت انگیز معجزہ ہے کہ مؤخر الذکر دونوں صدیوں کا ذکر خدائے عزوجل نے اس ایک آیت میں ہی کمال جامعیت کے ساتھ کیا ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہے اور جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ :-

’ اللہ تعالیٰ بذریعہ میں جب کہ تم حقیر تھے یقیناً تمہیں مدد دے چکا ہے۔ سو تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر گزار بنو۔

”بذر“ کی لغوی اور معنوی تحقیق

عربی کی مستند لغت ”لسان العرب“ کی رو سے بذر جو دھویں رات کے چاند اور قوم کے سردار کو بھی کہتے ہیں اور الفلام المبادر (بھڑپور جو) کو بھی۔ اور لغت کی مشہور کتاب ”أقرب الموائد“ اور حضرت امام رازیؒ کی ”تفسیر کبیر“ میں ہے کہ بذر (مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع) ایک چشمہ والے مقام کا نام بھی ہے جو بذر نامی ایک شخص نے آباد کیا اور جو اسی کی طرف منسوب ہے۔ اور اذلتہ کے معنی حقیر اور بے سرو سامان کے ہیں۔

معرکہ بذر (۱۱۵۷ھ)

اس تحقیق کی رو سے جہاں تک گزشتہ زمانہ اور دواؤ لین کا تعلق ہے، یہ عظیم الشان آیت بلاشبہ عہد نبویؐ کے بے مثال معرکہ بدر کے نشان نصرت پر دلالت کرتی ہے جو ممتاز بدری صحابی اور محدث اور فقیہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ اور سید الشہداء

حضرت امام حسین علیہ السلام کے قول کے مطابق ۷ ار رمضان سنہ ہجری
کو (طبری جلد ۱ ص ۲۶۶) اور شمسی کیلنڈر کی رو سے ٹھیک ۱۴ مارچ
سنہ ۶۲۴ کو ظاہر ہوا جس کے نتیجے میں عقبہ، شیبہ، ابو جہل اور دوسرے
بہت سے رؤسائے مکہ اور دشمنان اسلام مارے گئے اور قبائل عرب پر
مسلمانوں کا زبردست رعب بلیٹ گیا اور قبائل اوس و خزرج کے بہت سے
لوگ اسلام کی اس خارق عادت فتح کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ایمان لے آئے۔ کفر و اسلام کی یہ جنگ ظاہری سامانوں سے نہیں،
آسمانی تشاتوں اور فرشتوں کے نزول اور سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پرسوز دعاؤں سے جیتی گئی تھی کیونکہ کفار مکہ کا لشکر جرار
ایک ہزار جہاں دیدہ اور آزمودہ کار سپاہیوں پر مشتمل اور راج الوقت
سامان حرب سے خوب آراستہ تھا چنانچہ ان کی فوج میں سواری کے
سات سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تھے اور سب سوار اور اکثر
پیادہ زرہ پوش اور نیروں، تلواروں اور تیرکمانوں سے مسلح تھے مگر عشاق
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل تعداد صرف ۳۱۳ تھی اور بے سرو سامانی کا
یہ عالم تھا کہ تمام اسلامی فوج میں صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے اور
انہیں پر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے بھی کوئی الگ سواری نہ تھی اور حضور کو بھی دوسروں کے ساتھ

باری باری چڑھنا اور اترنا پڑتا تھا۔ اسلامی فوج میں زرہ پوش صرف چھ سات تھے، چند گنتی کی تلواریں تھیں اور باقی سامان جنگ بھی بہت تھوڑا اور ناقص تھا۔ یہی وہ تاریخی جنگ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت رقت اور اضطراب سے یہ دعا کی :-

”اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْشِدُكَ عَهْدَكَ وَعَدَكَ اللَّهُمَّ
إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعَصَايَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ
لَا تُعْبِدُنِي إِلَّا رِضًا“ (بخاری و مسلم)

”اے میرے خدا اپنے وعدوں کو پورا فرما۔ اے میرے مالک
اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہوگئی تو پھر
دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔“

عش کو ہلا دینے والی اس دعا کے بعد ہمارے سید و مولیٰ سید المرسل
حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سنگریزوں کی مٹھی اپنی روحانی
طاقت سے چلائی جس نے یکایک خوفناک آندھی کی شکل اختیار کر لی اور
مخالفین اسلام کی فوج پر اس کا ایسا خارق عادت اثر پڑا کہ وہ سب اندھوں
کی طرح ہو گئے اور ایسی سرسبکی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ وہ مدہوشوں
کی طرح بھاگنے لگے۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ
فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔ یا رسول اللہ

جب تُو نے اُس مُٹھی کو پھینکا وہ تُو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔
یعنی اگرچہ اس وقت سنگریزوں کی مُٹھی چلانے والا ہاتھ بظاہر محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدّس ہاتھ تھا مگر درپردہ خالق ارض و سما کا دستِ
قدرت کا فرما تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چٹھی
ہوئی الہی طاقت مخلوط تھی۔ یہ ہے وہ خدائی نصرت جس کا ذکر مبارک
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ يُبْذِرُ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ كُنتُمْ اِذْ كُنْتُمْ اُولٰٓئِكَ
وَجَدَافِرِ الْفَاظِ مِیْنِ كِیَا كِیَا ہِے۔

آخرین کے لئے تجلّی عظیم کا وعدہ

مگر جیسا کہ میں ابھی اشارہ کر چکا ہوں اس آیت کی تفسیر کا یہ صرف
ایک رُخ ہے جس کا تعلق اوّلین اور اسلام کی پہلی صدی کے ساتھ
ہے حالانکہ سورہ جمعہ کی آیت ”وَ اٰخِرِیْنَ مِنْهُمْ“ میں صاف طور پر
یہ خبر دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشانات اور آیاتِ
بَیِّنَات کی تجلّی عظیم اوّلین کی طرح پوری شاہانہ سطوت و شوکت کے ساتھ
”اٰخِرِیْنَ“ پر بھی ہوگی اور حضور کے مُزکی اعظم اور مُعَلِّم کتاب و حکمت
ہونے کے جلوے پہلوں کی طرح بکھلے بھی مشاہدہ کریں گے۔ اسی
لئے آنحضور نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ”كِتَابُ اللَّهِ

فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ "کتاب اللہ پر خوب غور کرنا اس میں تم سے قبل کی سرگزشت اور تمہارے بعد کی خبریں موجود ہیں۔ دسویں صدی ہجری کے شہرہ آفاق مجدد حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب "اتقان" (نوع ۶۵) میں یہ حدیث درج کرنے کے بعد حضرت ابن مسعودؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ قرآن سے اکتاہٹ ہو جائے وجہ یہ کہ اس میں انگلوں اور پچھلوں کے واقعات پائے جاتے ہیں۔ حضرت علامہ شیخ سلیمان ابن ابراہیمؒ "ینابيع المودة" میں تحریر فرماتے ہیں :-

"وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا جَرَى لِلْأَوَّلِينَ وَمَا يَجْرِي لِلْآخِرِينَ إِذْ مَا مِنْ سِرٍّ مِنَ الْأَسْرَارِ إِلَّا وَهُوَ مَخْبُوءٌ فِيهِ قَالَ تَعَالَى لَا رَاطِبٌ وَلَا يَأْسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَاعْلَمُهُ فِي الْقُرْآنِ وَلَكِنْ عَقُولُ الرِّجَالِ

تَعْجُزُ عَنْهُ قَالَ اَيْضًا إِنَّ لِكُلِّ كِتَابٍ صَفْوَةً وَ
 صَفْوَةٌ هَذَا الْكِتَابُ حُرُوفُ التَّهْجِي وَ قَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَفِيَّ اللهُ عَنْهُمَا لَوْ ضَاعَ لِأَحَدِكُمُ
 عِقَالُ بَعِيرٍ لَوَجَدَهُ فِي الْقُرْآنِ حَتَّى أَنْ ابْنَ
 بُرْجَانَ قَدْ اسْتَخْرَجَ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ
 سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ ثَمَانِينَ وَ خَمْسِينَ مِائَةً مِنْ قَوْلِهِ
 تَعَالَى الْمَّةُ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ
 فَكَانَ كَمَا قَالَ

(”ینابیع المودّة“ الجزء الثالث ص ۶۴-۶۵۔ للعلامة

الفاضل الشيخ سليمان ابن الشيخ ابراهيم المتوفى

۱۲۹۴ھ الطبعة الثانية مطبع العرفان۔ صيدا بيروت

ترجمہ :- اور جو کچھ پہلوں کے ساتھ گزر چکا ہے اور جو کچھ بعد میں آنے
 والوں کو پیش آئے گا اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب پاک قرآن
 شریف میں کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے کیونکہ اسرار الہیہ میں سے
 کوئی بھید ایسا نہیں ہے جو اس میں پوشیدہ نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
 (قرآن کریم میں) فرماتا ہے : لَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي
 كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ (الانعام: ۵۹) یعنی نہ تو کوئی تر چیز ہے اور

نہ کوئی خشک چیز مگر وہ ایک کھلی کھلی کتاب میں موجود ہے۔ پھر
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ
 (الانعام: ۳۹) یعنی ہم نے اس کتاب میں کچھ بھی کمی نہیں کی۔ سیدنا
 حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کوئی بھی
 چیز ایسی نہیں ہے جس کا علم قرآن مجید میں موجود نہ ہو لیکن لوگوں
 کی عقلیں اور فہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اسی طرح آپ نے
 فرمایا ہے کہ ہر ایک کتاب کا ایک خالص اور بہترین حصہ ہوتا ہے
 اور قرآن کریم کا خالص اور بہترین حصہ اس کے حروفِ تہجی ہیں۔
 اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں
 سے کسی شخص کی اونٹ باندھنے کی رسی گم ہو جائے تو وہ ضرور
 اُسے بھی قرآن کریم میں پالے گا۔ حتیٰ کہ مشہور مفسر قرآن و
 متکلم اسلام حضرت علامہ ابوالحکم عبدالرحمان ابن بروجان
 رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۳۶ھ) نے تو قرآنی آیت اللہ
 غُلِبَتِ الرُّومُ فِيْ اَذْنِ الْاَرْضِ سے اشتباہ کر کے
 (نصف صدی سے بھی زائد عرصہ قبل) کہہ دیا تھا کہ ۵۸۳ھ
 ہجری میں بیت المقدس دوبارہ فتح ہو جائے گا۔ سو جیسا
 انہوں نے فرمایا تھا ویسا ہی وقوع میں آیا۔

الغرض قرآن مجید ذوالوجہ، ذوالمعارف اور غیر محدود
 حقائق و معارف پر مشتمل وہ عظیم کتاب ہے جس کی ہر آیت کے
 نیچے اولین اور آخرین دونوں کے لئے بے شمار اسرار کا نہ ختم ہونے والا
 خزانہ ہے مگر اس پر اطلاع ربّ جلیل کے مہر اور برگزیدہ بندوں کو
 حسب استعداد و مرتبہ دی جاتی ہے (لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ) اس
 حقیقت کو خانوادہ نبوت کے عالی گھر حضرت امام باقرؑ کے جگر گوشے
 اور شیخ طریقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معرفت سے لبریز
 چند لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

”كِتَابُ اللَّهِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَشْيَاءٍ - أَلْعِبَارَةِ
 وَالْإِشَارَةِ وَاللِّطَائِفِ وَالْحَقَائِقِ - فَالْعِبَارَةُ
 لِلْعَوَامِّ، وَالْإِشَارَةُ لِلْخَوَاصِّ وَاللِّطَائِفُ
 لِلْأَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْأَنْبِيَاءِ“

(جلد چہارم کتاب خلاصہ مطالبی از دین اسلام تالیف سید محمد باقر نجفی

ص ۳۲۴ و عرائس البیان جلد ۳ ص ۴۲ از حضرت الشیخ الکامل ابو محمد روزبہان

ابن ابی النصر البغلی المتوفی ۶۰۶ ھ)

ترجمہ :- کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے : عبارت پر، اشارات
 پر، لطائف پر اور حقائق پر۔ عبارت عوام کیلئے، اشارات

درگاہ الہی کے خاص مقربوں کے لیے، لطیف نکات اولیاء
کے لیے اور قرآنی حقائق نبیوں کے لیے مخصوص ہیں۔

تفسیر کا دوسرا رخ

معزز سامعین! اب آئیے اولین و آخرین کے سردار رسولوں
کے فخر اور مرسلوں کے سرتاج، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی زبان مبارک سے آیت وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ
أَذِلَّةٌ کی تفسیر کا دوسرا رخ معلوم کریں حضورؐ نے فرمایا :-

”كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا كُنْتُمْ مِنْ دِينِكُمْ فِي مِثْلِ الْقَمْرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يُبْصِرُهُ مِنْكُمْ إِلَّا الْبَصِيرُ“

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ (ض)

(الجامع الصغير ص ۹۶ للامام جلال الدین

عبدالرحمان السیوطی ۸۴۹ھ - ۹۱۱ھ - المکتبۃ الاسلامیۃ

سمندری ضلع فیصل آباد)

یعنی اے مسلمانو! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اپنے دین کے
اعتبار سے چاند کی مانند ہو گے۔ یہ چاند اگرچہ بدر یعنی چودھویں
رات کا ہوگا مگر اس کو صاحب بصیرت ہی دیکھ سکیں گے۔

یہ حدیث آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی اور کشفی قوت کا شاہکار ہے کیونکہ اس میں آیت لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِكِ کی روشنی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ ایک ایسے زمانہ میں جب کہ اُمتِ مسلمہ کا دینی زوال انتہا تک پہنچ جائے گا خدا تعالیٰ اُن کی نصرت و اعانت کا آسمان سے سامان کرے گا۔ چودھویں کا چاند طلوع ہوگا مگر اس کی زیارت صرف اربابِ بصیرت ہی کو نصیب ہوگی

چودھویں کا چاند کون؟

اب سوال یہ ہے کہ آفتابِ محمدیت سے نور حاصل کرنے والا یہ چودھویں کا چاند

کون ہے؟؟؟

سو عرض ہے کہ مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث اس کی تفصیلات سے بھری پڑی ہیں جن میں سے اس وقت بطور نمونہ میں صرف چند احادیث پیش کرتا ہوں :-

۱۔ یٰلَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَقَالَ اَخْبِرْنِیْ جِبْرِیْلُ اَنَّهُمْ یُظْلِمُوْنَہٗ بَعْدِیْ حِیْنَ تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَضَعُفَ الْعِبَادُ وَالْیَاسُ مِنْ

الْفَرَجِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَظْهَرُ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ مِنْ
وَلَدِي بِقَوْمٍ يُظْهِرُ اللَّهُ الْحَقَّ بِهِمْ۔“

(”ینایع المودّة جلد ۳ ص ۹۸ طبع ثانی تالیف السید
السند الشیخ سلیمان الحسینی البلیخی المعروف بنجوابہ کلاں۔ المتوفی
۱۲۹۴ھ۔ ناشر: مکتبۃ العرفان بیروت)
۱۸۴۴ء

ترجمہ :- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہو گئے اور
ارشاد فرمایا کہ مجھے جبریلؑ نے اطلاع دی ہے کہ لوگ میرے
بعد آل محمدؑ پر ظلم کریں گے۔۔۔ جتنی کہ جب دنیا کے حالات
بدل جائیں گے۔ خدا کے بندے کمزوری کا شکار ہو کر مشکلات
سے رہائی کے بارہ میں ناامید ہو جائیں گے تب میرا فرزند جلیل
القائم المہدی ایسے لوگوں میں ظاہر ہوگا جن کے ذریعہ
اللہ تعالیٰ حق کو غالب کرے گا۔

۲۔ وَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَنٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا
اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ فَخَيِّنِيذٍ
يَأْذَنُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ بِالْخُرُوجِ فَيُظْهِرُ
اللَّهُ الْإِسْلَامَ بِهِ وَيُجَدِّدُهُ۔“

(”ینایع المودّة جلد ۳ ص ۹۸ تالیف السید الشیخ سلیمان الحسینی البلیخی
المعروف بنجوابہ کلاں المتوفی ۱۲۹۴ھ۔ طبع ثانی۔ مکتبۃ العرفان بیروت)

ترجمہ :- میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب
 اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے
 تب اللہ تعالیٰ ہمدی موعود کو ظاہر ہونے کا ارشاد فرمائے گا اور
 اس کے ذریعہ سے اسلام کو غلبہ بخشنے گا اور اس کی تجدید فرمائے گا۔
 ۳۔ ”قَالَ إِذَا تَطَا هَرَّتِ الْفِتْنُ وَأَغَارَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
 يَبْعَثُ اللَّهُ الْمَهْدِيَّ يَفْتَحُ حُصُونِ الضَّلَالَةِ
 وَقُلُوبًا غُلْفًا يَقُومُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَيَمْلَأُ
 الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ جَوْرًا وَظُلْمًا“
 (”ینابیع المودۃ“ الجزء الثالث (طبع ثانی) ص ۹۳ از شیخ
 سلیمان ابن شیخ ابراہیم المتوفی ۱۲۹۲ھ ناشر ”مکتبۃ العرفان“ بیروت)
 ترجمہ :- فرمایا جب فتنے زوروں پر پہوں گے اور لوگ
 ایک دوسرے پر حملے کریں گے تب اللہ تعالیٰ ہمدی کو مبعوث
 فرمائے گا جو گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو فتح کرے گا۔
 وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور جس طرح زمین ظلم و جور سے
 بھری ہوئی تھی اُسی طرح وہ اُسے عدل و انصاف سے بھر دیگا۔
 ۴۔ ”إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ هَذَا الدِّينَ بَعْلِي وَإِذَا قُتِلَ فَسَدَ
 الدِّينُ وَلَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْمَهْدِيُّ“ (”ینابیع المودۃ جلد ۳“ ص ۱۰۵)

طبع ثانی: تالیف السید السند شیخ سلیمان الحسینی البغلی المعروف بخواجه کلاں۔

المتوفی ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء ناشر مکتبۃ العرفان بیروت (

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علیؑ کے ذریعہ فتح سے ہمکنار کیا۔ مگر شہادت علیؑ کے بعد دین فساد کا شکار ہو جائے گا اور سوائے ہمدی کے کوئی اس کی اصلاح نہ کر سکے گا۔

۵۔ "يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَىٰ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا" (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴ بروایت ابو ہریرہؓ)

یعنی (اے مسلمانو!) تم میں سے جو زندہ ہوگا وہ عیسیٰ بن مریم سے اس حال میں ملے گا کہ وہ امام ہمدی ہوں گے۔

یہاں یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ کوئی منفرد مثال نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہمدی موعود علیہ السلام کو عیسیٰ ابن مریم قرار دیا گیا ہو بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے ایک شامی بزرگ کو بھی جو حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا موجب بنے عیسیٰ ابن مریم ہی کے نام سے موسوم فرمایا۔ "كُنْتُ كُنْتُ صَدَقْتَنِي يَا سَلْمَانَ لَقَدْ لَقِيتَ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ" یعنی اے سلمان! اگر تم نے مجھ سے سچ کہا ہے تو تم نے عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کی ہے۔ یہ روایت اس درجہ ثقہ ہے کہ اسلام کے

مجددِ اول حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے یہ بیان فرمائی ہے اور ابن ہشامؒ جیسے قدیم ترین اور مستند مؤرخ اسلام نے اپنی تاریخ میں اس کو درج فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو السیرۃ النبویۃ لابن ہشامؒ مجد اول ص ۲۲۲ مطبوعہ مصر ۱۳۴۵ھ حالات حضرت سلمان فارسیؒ)

۴۔ "لَیْکُونَنَّ عِیْسَى بْنُ مَرْیَمَ فِی أُمَّتِی حَکَمًا عَدْلًا وَرَأْمًا قَاسِطًا" (البدایۃ والنہایۃ "جلد ۱ ص ۱۱۲)
از ابوالفداء الحافظ ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۴۴ھ طبع اولی ۶۱۹۶۸۔
ناشر: مکتبۃ النصر الحدیثۃ (الریاض)

ترجمہ :- میری اُمت میں عیسیٰ ابن مریم حکم عدل اور انصاف کرنے والے امام کی حیثیت میں پیدا ہوں گے۔

۵۔ "خَیْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا وَأَوَّلُهَا فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَآخِرُهَا فِيهِمْ عِیْسَى بْنُ مَرْیَمَ وَبَيِّنَ ذَلِكَ نَهْجٌ أَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُمْ" (الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ ص ۲۸۱ ناشر مکتبۃ اسلامیہ سمندری)

ترجمہ :- اس اُمت کا پہلا اور آخری حصہ بہترین ہے۔ اس کے پہلے حصہ میں رسول اللہؐ کا وجود ہے اور آخری حصہ میں عیسیٰ ابن مریمؑ کا وجود ہوگا اور ان کے درمیان ٹیڑھے راستہ

پر چلنے والے لوگ ہوں گے جن کا تجھ سے ہرگز کوئی تعلق نہیں
اور نہ تیرا ان سے کوئی سروکار ہوگا۔

۸۔ "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّاكُمْ

مِنْكُمْ" (صحیح مسلم مصری الجزء الاول ص ۹۴)

ترجمہ :- تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترینگے
وہ تمہارے ہی امام ہونگے ورنہ تم ہی میں سے پیدا ہوں گے۔

۹۔ "لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ" (ابن ماجہ ص ۳۰۲)

باب شدّة الزمان۔ وَالْمُسْتَدْرَكُ مع التلخيص
کتاب الفتن والملاحم جلد ۲ ص ۲۲۱۔ مکتبہ ومطابع النصر

الحديثه الرياض)

یعنی ہجر۔ اس شخص کے جو عیسیٰؑ کی خواہ اور طبیعت پر آئے گا
اور کوئی بھی مہدیؑ معہود نہیں ہوگا۔

۱۰۔ "يَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكُ كُلُّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ"

(مسند احمد بن حنبل جزء ثانی ص ۴۳۶)

"اللہ تعالیٰ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی ہر دین کو

مٹا دے گا۔"

۱۱۔ "تَكُونُ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً فَأَقْرَعُوكَ أَوْ أَقْرَنُكَ"

السَّلَامَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

(مسند احمد بن حنبل "جلد ثانی ص ۳۹۴)

”مہدی موعودؑ کی منادی ایک ہوگی لہذا اسے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاتا۔“

۱۲۔ ”إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبَوًا عَلَى التَّلَجِ

فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ“

(المستدرک مع التلخیص جلد ۴ کتاب الفتن والملاحم ص ۴۶۴)

الناشر: مكتبة النصر الحديثية - الرياض)

جب تم اُسے دیکھو تو اُس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں

برف کے تو دوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا

خلیفہ مہدی ہوگا۔

مہدی اُمت اور اُس کا پُر اسرار خطاب

ان چند حدیثوں پر باریک نظر ڈالنے سے آیت لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ

بَبَدْرٍ کی تفسیر کے دوسرے رُخ کی جزئیات تک بے نقاب ہو جاتی ہیں اور

ان سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ چودھویں کے چاند (بَدْر) سے مراد آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین فرزند جلیل مہدی موعود ہے۔ اسی مہدی

اُمّت کو "عیسیٰ ابن مریم" کے پُر اُتسار خطاب سے سرفراز کیا گیا جو دراصل درگاہِ محمدی کی طرف سے پوری اُمّتِ مسلمہ کے لئے یہ شاہی اعلان تھا کہ مہدی موعود کو حضرت مسیح ابن مریمؑ کی ذات، اُن کی زندگی، اُن کے ماحول اور اُن کے اصلاحی و تبلیغی کارناموں کے ساتھ اس درجہ بے شمار مشابہتیں اور مماثلتیں حاصل ہوں گی کہ خلقت پکار اُٹھے گی کہ گویا پہلا مسیح ابن مریمؑ ہی دوبارہ آگیا ہے۔ اور سب بڑھ کر یہ کہ اُسی طرح آنحضرتؐ کے بعد چودھویں صدی میں نمودار ہوگا جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے۔ محض ذوقِ نظریہ نہیں بلکہ ایک ایسی تاریخی صداقت ہے جس کا اقرار مغربی مفکرین بھی کئے بغیر نہیں رہ سکے اور انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا (ENCYCLO-PAEDIA OF BRITANNICA) کا جدید ایڈیشن ۱۹۷۲ء اس پر گواہ ہے (ملاحظہ ہو زیر لفظ موسیٰ 'MOSES' جلد ۱۵ ص ۱۸) پاکستان کے فاضل و محقق جناب محمد جمیل احمد ایم اے نے بھی اپنی کتاب "انبیائے قرآن" جلد ۱ ص ۹۷ میں اپنی تحقیق پیش کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سنہ وفات ۱۴۰۰ قبل مسیح ہے۔ بالفاظِ دیگر حضرت مسیح ابن مریمؑ کا ظہور ٹھیک چودھویں صدی میں ہوا اور قرآن شریف کی آیت کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور: ۵۶) بھی یہ تقاضا کرتی ہے

کہ مسیح محمدی چودھویں صدی میں ہی ظہور پذیر ہوتا موسیٰ اور مثیل موسیٰ کے
 اول و آخر میں اکمل ترین مشابہت ہو اور چونکہ چاند چودھویں رات میں
 اپنے نور میں کمال تک پہنچا ہوا ہوتا ہے اس لئے آیت لَقَدْ نَصَرَكُمُ
 اللَّهُ بِبَدْرٍ میں اشارہ تھا کہ اُس کے وقت میں اسلامی معارف اور
 برکات کمال تک پہنچ جائیں گی جیسا کہ آیت لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
 (سورة توبہ - صفت - فتح) میں اسی کمال تام کا ذکر ہے اور یہی وہ معرکہ آراء
 آیت ہے جس کی نسبت حلیل القدر صحابہؓ، تابعین، ائمہ اطہار، مجددین،
 مفسرین، مؤرخین اور متکلمین غرضکہ بزرگان اُمت کے ہر طبقہ کا اجماع ہے
 کہ اس میں اسلام کے جس عالمی غلبہ کی پیشگوئی ہے اُس کا تعلق مسیح موعود و
 مہدی مسعود کی شخصیت کے ساتھ ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس
 کے نیچے سب آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح موعود کے لئے خاص کی گئی
 ہے۔ اس سلسلہ میں قرون اولیٰ کے بزرگوں میں جہاں یہ نظریہ قائم تھا کہ نزول
 مسیح ابن مریمؑ سے مراد مثیل مسیح کا ظہور ہے وہاں بعض علمائے ربانی یہ خیال
 بھی مدتوں سے پیش کرتے چلے آ رہے تھے کہ اسلام کو مسیح موعود کے زمانہ میں
 دلائل اور نشانات سے غلبہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ حضرت امام ابو القاسم محمود بن
 عمر زنجشیری خوارزمیؒ (المتوفی ۵۲۸ھ) فرماتے ہیں :-
 ”وَقِيلَ هُوَ اِظْهَارُهُ بِالْحُجَجِ وَالْآيَاتِ“

ہر کیفیت کیا ہی مبارک ہیں ہمارے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے قرآنی وحی کی روشنی میں مہدی موعودؑ کو چودھویں کا چاند قرار دیا اور کیا ہی مبارک ہے اسلام کی چودھویں صدی جس کے ساتھ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چاند کا طلوع و ایستہ کر کے اس کی عظمتوں کو غیر فانی بنا دیا اور اسے شہرتِ دوام بخشی۔ مَا أَعْظَمَ شَأْنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

احادیث اور زمانہ ظہور مہدیؑ

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم منظرِ اتم الوہیت تھے اور آپؐ کا نطق خدا کا نطق اور آپؐ کی زبان خدائے ذوالعرش کی زبان تھی (وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُُّوْحٰی ۝۵) آنحضرتؐ نے خدائے علیم وخبیر سے علم پا کر یہ اطلاع بھی دی کہ تیرھویں صدی کے ابتدا میں ظہور مہدیؑ کی علاماتِ کبریٰ شروع ہو جائیں گی مگر مہدیؑ موعودؑ ۱۲۴۰ ہجری سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں رونق افروز عالم ہوں گے۔

اس سلسلہ میں حضرت ابوقتادہؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ جیسے اکابر صحابہ اور بعض دیگر بزرگوں سے مروی تین واضح احادیث بگوشِ ہوش سماعت فرمائیے !!

پہلی حدیث

۱۔ مشہور صحابی رسول حضرت ابو قتادہ انصاریؓ (متوفی ۵۴ھ) کی

روایت ہے :-

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيَّامُ

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ“ (ابن ماجہ کتاب الفتن بحوالہ مشکوٰۃ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کی علامات دو

سوسال بعد رونما ہوں گی :-

پیر صغیر پاک و ہند کے نامور محدث حضرت علامہ امام علی القاریؒ

(متوفی ۱۰۱۴ھ ہجری) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :-

”وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ اللَّامُ فِي الْمِائَتَيْنِ لِلْعَهْدِ

أَيُّ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْإِلْفِ وَهُوَ وَقْتُ

ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ“

(مِرْقَاة الْمَفَاتِيح شرح مشکوٰۃ المصابيح)

الجزء العاشر للشيخ الشيرازي بن محمد القاري المتوفى ۱۰۱۴ھ ہجری۔

ناشر: مکتبہ امدادیہ ملتان

”یہ بھی ممکن ہے کہ المِائَتَيْنِ میں لام عہد کا ہوا اور مراد

یہ ہو کہ ہزار سال کے بعد دو سوسال یعنی بارہ سوسال کے

بعد علامات مکمل طور پر ظاہر ہوں گی اور وہی زمانہ مہدی کے
ظہور کا ہے۔“

حضرت امام علی القاریؒ کی یہ تشریح حروف بحرف صحیح نکلی کیونکہ
کچھ شک نہیں کہ بڑے بڑے فتنے تیرھویں صدی میں ہی ظہور میں آئے۔
نصاری نے خوب بلندی حاصل کی اور دجالیّت کے طوفان نے اس صدی
میں پورے کرہ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لیا (مَنْ كَلَّ حَدَبٌ يَنْسِلُونَ)
اور مسلمان درگور و مسلمان در کتاب کا دردناک نقشہ آنکھوں کے سامنے
پھر گیا اور صد ہا اسلامی ریاستیں خاک میں مل گئیں جیسا کہ علامہ الطاف حسین حالی
نے ۱۲۹۶ ہجری میں فرمایا ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتی اُمت کے نگہاں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
یہی وہ زمانہ تھا جبکہ رپورنڈ پادری عماد الدین نے نہایت طعنا
سے اپنے ”خط شکاگو میں لکھا ہے۔“

”محمدی وغیرہ اس قدر شکست خوردہ ہیں کہ قیامت تک ہر
 نہ اٹھا سکیں گے۔“ (خط شکاکو ص ۱۹-۲۰ مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر)

۱۸۹۳ء از ”ریورنڈ مولوی عماد الدین لاہور“

اور یورپ کے ایک سکالر ڈاکٹر لو تھر آپ اسٹاڈرڈ (Dr. LUTHER UP-ISTADARD) نے آمدِ مہدی کی پیش گوئی کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا:

”مہدویت فطرتاً کوئی عملی یا مستقل نتیجہ نہ پیدا کر سکی۔ یہ صرف
 گھاس کی آگ تھی جو جا بجا بہت زور سے شعلہ زن ہوئی اور
 پھر بجھ گئی اور عوام اس طلسم کے باطل ہونے سے پہلے سے
 بھی زیادہ لپٹ ہمت اور مردہ دل ہو گئے۔“

(جدید دنیا، اسلام ص ۲۷ مصنفہ ڈاکٹر لو تھر آپ اسٹاڈرڈ،

اے۔ ایم۔ پی۔ ایچ۔ ڈی مترجمہ محمد جمیل الدین بدایونی مطبوعہ عثمانی پریس

بدایوں - نومبر ۱۹۲۳ء)

درد مند مسلم مفکرین اور زعماء اور صحافی اس اندوہناک صورت
 حال کو دیکھ کر تڑپ اٹھے۔ بنگلور کے ایک مشہور اسلامی جریدہ ”منشور محمدی“
 نے لکھا:

”... غرض سارے مذہب اور تمام دین والے یہی چاہتے
 ہیں کہ کسی طرح دین اسلام کا بجراغ گل ہو اور ہر صحر و حادث کا

ایسا زور ہے کہ فی الحقیقت اگر اس چراغ ہدایت کو تئیں بادِ
دہریت اور کفر سے نہ بجایا جاوے تو کوئی عرصہ میں قیامت نمودا
ہوگی۔ (منشور محمدی بنگلور ص ۲۱۵ کالم ابابت ۲۵ رجب ۱۳۰۰ھ)

فرقہ اہلحدیث کے ممتاز بزرگ نواب صدیق حسن خان صاحب
قنوجی نے تیرھویں صدی کے اختتام اور چودھویں صدی کے آغاز میں
جو تصانیف کیں ان میں واضح لفظوں میں اقرار کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کا زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے اور مہدی
موعودؑ کے بغیر اس کی اصلاح قطعی طور پر ناممکن ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا:-
”حضرت کو پورے تیرہ سو برس کچھ اُپر گزر گئے اور اب قیامت
سر پہ آگئی ہے، اسلام کی غربت غایت درجے کو پہنچ گئی،
اسباب ضلالت کے ہر طرف سے مہیا ہیں اور مسلمان فی فقط کتاب
میں رہ گئی ہے۔“ (ترجمان القرآن جلد ۳ ص ۵۶ تالیف نواب صدیق حسن خان

صاحب۔ رجب ۱۳۰۶ھ مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور)

”اگرچہ بحسب وعدہ نبویؐ ایک گروہ اہل اسلام کا
کسی نہ کسی قطر میں ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مخالف اس کو کچھ ضرر
نہیں پہنچا سکتے مگر یہ عموم بلوئی غربت اسلام کا بدول ظہور مہدی
موعودؑ فاطمی و نزول عیسیٰؑ روح اللہ علیہما السلام دور ہوتا نظر

نہیں آتا۔“ (ترجمان القرآن جلد اول ص ۱۲۵ تالیف نواب صدیق حسن خان

صاحب (جمادی الآخر ۱۳۰۳ھ) مطبوعہ مطبع احمدی لاہور)

”بڑی علامت قرب ساعت کی یہی غلبہ غفلت ہے طرف کے
دین و عمل کے اور انہماک محبت دنیا و درستی امور خانہ داری و
معاش و زمین و باغ و مرکب و منکج و لباس و آراستگی مکانات
و نحوہا میں جس کا نمونہ آغاز چودھویں صدی سال ہجرت سے
روز افزوں ہو رہا ہے۔“ (ترجمان القرآن جلد ۱۳ ص ۱۵۷ از نواب سید
صدیق حسن خان صاحب ۱۳۰۵ھ)

اسی طرح ہندوستان کے ایک مشہور اہل قلم اور عالم دین منشی
سید شکیل احمد صاحب نے بارگاہ ایزدی میں یہ استغاثہ کیا کہ :-

۵

دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے

قہر ہے اے مرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے

کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے

دیر عیسے کے اوترنے میں خدا یا کیا ہے

رات دن فتنوں کی بوجھاڑ ہے یارش کی طرح

گر نہوتیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے

مضمحل ملت بیضی ہے مسلمان ضعیف
ملحدوں کی جو بن آئے تو اچنبا کیا ہے

”الحق الصریح فی اثبات حیوة المسیح“ ص ۱۳۳ در مطبع

انصاری واقع دہلی ۱۳۰۹ھ۔ تالیف مولانا محمد بشیر سہسوانی۔ نظم از

سید منشی شکیل احمد صاحب

دوسری حدیث

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت قابل اعتماد اور ہمراز صحابی

حضرت حذیفہ بن الیمان (متوفی ۳۶ھ) کی روایت ہے کہ :-

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
مَضَتْ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَارْبَعُونَ سَنَةً
يَبْعَثُ اللَّهُ الْمَهْدِيَّ“ (النجم الثاقب“ حصہ دوم ص ۲۰۹)

مطبوعہ پٹنہ تالیف ۱۳۰۷ھ زیر اہتمام مولانا ابوالحسنات محمد عبدالغفور

یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

بارہ سو چالیس سال کے بعد مہدی موعود کو بھیجے گا۔

جیسا کہ ”النجم الثاقب“ سے پتہ چلتا ہے یہ حدیث اوائل اسلام

میں اس درجہ مشہور تھی کہ دوسری صدی کے محدثین میں سے حضرت امام بخاری

اور حضرت امام احمد بن حنبل کے استاد اور تاریخ اسماء الرجال کے سب سے

پہلے مؤلف حضرت یحییٰ بن سعید فروخ القطانؒ (ولادت ۲۰۰ھ ہجری۔ وفات ۲۹۸ھ ہجری) نے اس کا ذکر اپنے ہمیشہ بہا مجموعہ احادیث میں فرمایا۔ حضرت ابن القطانؒ اس شان کے محدث تھے کہ ان کے ہم عصر باب کمال علم نے اعتراف کیا کہ ”وَاللّٰهُ مَا اَذْرَكْنَا مِثْلَهُ“ بخدا آپ بے نظیر انسان تھے۔ ہم نے آپ جیسا کوئی نہیں پایا۔

شیخ الاسلام حضرت ابن حجر عسقلانیؒ (متوفی ۸۵۴ھ) نے ”تہذیب التہذیب“ جلد ۱ ص ۲۱۸ تا ص ۲۲۱ میں ان کے مفصل حالات میں ان سب آراء کا بڑی شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابن القطانؒ کے بعد تیسری صدی کے مشہور محدثین میں سے حضرت عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ (ولادت ۱۵۹ھ، وفات ۲۲۵ھ) اور حضرت عبد بن عمید صاحب ”مُسْنَدِ کَبِیْر و تَفْسِیْر“ (متوفی ۲۲۹ھ) نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابن ابی شیبہؒ کا مقام بھی محدثین میں بہت بلند ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابن حجر العسقلانیؒ (متوفی ۸۵۴ھ) فرماتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ میں حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ ابن جہانؒ اور ابن قانعؒ نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ حضرت امام بخاریؒ نے ان سے تنسیخ اور حضرت امام مسلمؒ نے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث روایت کی ہیں۔

اس جگہ یہ آسمانی اصولِ حدیث بھی ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو حدیث غیب کی کسی خبر پر مشتمل ہو اور وہ پوری ہو جائے تو اس سے بڑھ کر مستند اور صحیح اور قوی حدیث اور کوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ حدیث واقعی شہنشاہِ نبوت ہی کے مبارک ہونٹوں سے نکلی ہے۔

تیسری حدیث

۳۔ روایاتِ مہدی کے پاسبانوں میں ائمہ اہل بیت نبویؑ اور قدیم شیعہ بزرگوں کو ایک منفرد اور مثالی شان حاصل ہے۔ عہدِ اکبری کے مؤلف موبد شاہ نے اپنی کتاب ”دستانِ مذاہب“ میں اسماعیلی فرقے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس فرقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت چلی آرہی ہے کہ:-

”عَلَى رَأْسِ آلِیٍّ وَثَلَاثِمِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ

مَغْرِبِهَا“ (ص ۲۸۵ مطبوعہ مطبع نامی نو لکھنؤ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بعض علمائے امت کے نزدیک اس حدیث میں طلوعِ آفتاب سے مراد ظہورِ قائم آلِ محمد مہدی موعود ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۵۳ مطبوعہ ایران و نور الانوار ص ۹۹ تالیف السید علی اصغر

برجدی ۱۲۴۴ھ)

اور معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی موعودؑ تیرھویں صدی کے سر پر آئیں گے۔

عُشَّاقِ نبویؐ اور تَصَوُّرِ مہدیؑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آسمانی بشارت نے کہ آخری زمانہ نہیں مہدی موعود کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر سطوت و شوکت نصیب ہوگی اُمتِ مسلمہ میں زبردست انقلابی رُوح پھونک دی۔ اور خصوصاً عُشَّاقِ نبویؐ اور علمائے ربَّانی پر تَصَوُّرِ مہدیؑ نے متعدد دگرے اثرات ڈالے۔ ایک تو یہ کہ اسلام کے دُورِ اوّل ہی سے ظہورِ مہدیؑ کے عقیدہ کو بالاتفاق ضروریاتِ دین میں سے شمار کیا جانے لگا۔ دوسرے یہ کہ اولیائے اُمت لاکھوں کی تعداد میں ظہورِ مہدیؑ کے لئے دُعاؤں میں مصروف رہے۔ تیسرے وہ نہایت بے تابی اور بے قراری سے مہدیؑ کا انتظار کرنے لگے اور اُن کے اندر ہمیشہ ہی یہی تمنا اور آرزو رہی کہ مہدیؑ ظاہر ہوں تو سب سے پہلے رسول اللہ کا پیارا اسلام پہنچانے کی اُن کو توفیق ملے۔ اس حقیقت کے ثبوت میں چند اقتباسات ہدیہ سامعین کرتا ہوں :-

۱۔ پانچویں صدی ہجری کے متکلم و فقیہ حضرت الامام الحافظ عبد الجبار ابن علی الاسکافؒ (متوفی ۵۲۰ھ) حضرت جابر بن عبد اللہ کی یہ مرفوع

روایت بیان فرمایا کرتے تھے کہ مَنْ كَذَّبَ بِالْمَهْدِيِّ فَقَدْ كَفَرَ لِعَنِي
 جو کہے کہ مہدی نہ آویں گے وہ کافر ہے۔ (کتاب لوائح الانوار البہیة و
 سواطع الاسرار الاثرية جلد ۲ ص ۸۰) تالیف الشیخ محمد بن احمد
 الفارینی۔ الطبعة الاولى بمطبعة مجلة المنار الاسلامیة
 بمصر۔ سنة ۱۳۲۳ھ)

۲۔ ابتدائے زمانہ سے بارہ صدیوں تک علمائے اہلسنت آمد مہدی
 کی روایات پر کس درجہ پختہ ایمان رکھتے تھے اس کا اندازہ حضرت علامہ
 السفارینیؒ (ولادت ۱۱۲۰ھ وفات ۱۲۸۸ھ) کے درج ذیل قول
 سے باسانی لگ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

”قَدْ كَثُرَتْ بِخُرُوجِ الرِّوَايَاتِ حَتَّى بَلَغَتْ
 حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ وَشَاعَ ذَلِكَ بَيْنَ عُلَمَاءِ
 السُّنَّةِ حَتَّى عُدَّ مِنْ مُتَعَقِّدَاتِهِمْ... وَقَدْ رَوَى
 مِنْ... الصَّحَابَةِ... بِرِوَايَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ وَعَنِ
 التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مَا يُفِيدُ مَجْمُوعَهُ
 الْعِلْمَ الْقَطْعِيَّ فَإِلَّا يُيْمَانُ بِخُرُوجِ الْمَهْدِيِّ
 وَاجِبٌ كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمُدَوَّنٌ
 فِي عَقَائِدِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ“ (کتاب

لوائح الانوار البہیة و سواطع الاسرار الاثریة -
 الجزء الثاني منہ للشیخ محمد بن احمد السفارینی
 الطبعة الأولى مطبعة مجلة المنار ببصر ۱۳۲۴ھ
 یعنی خروج ہمدی کی روایات اس کثرت سے مروی ہیں کہ
 تو اثر معنوی کی حد تک جا پہنچی ہیں اور علمائے سنت میں انہیں
 اس قدر شہرت حاصل ہے کہ خروج ہمدی کا عقیدہ ان کے
 مسلمات میں شامل ہے۔ چنانچہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین
 سے اس بارہ میں اس قدر روایات مروی ہیں کہ ان کا مجموعہ
 (مفید ظن ہونے کی بجائے) علم قطعی کا فائدہ دے رہا ہے پس
 ظہور ہمدی پر ایمان واجب ہے جیسا کہ یہ امر علمائے دین کے ہاں
 تسلیم شدہ ہے اور اہل السنۃ والجماعت کی کتب عتاد میں
 درج ہے۔

حق یہ ہے کہ اگر تو اترو کچھ چیز ہے تو ہم پورے یقین اور بصیرت
 سے بلا تاثر کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی لسان صدق سے نکلیں کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو اس درجہ تو اثر پر ہو جیسا کہ
 اس پیشگوئی میں پایا جاتا ہے۔ جو شخص بھی اسلامی تاریخ سے یا خبر ہے وہ
 خوب جانتا ہے کہ اسلامی پیشگوئیوں میں سے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو تو اثر کی

رُو سے اس پیشگوئی سے بڑھ کر ہو۔ اسی لئے ان اکابرِ اُمت نے لکھا ہے کہ جو شخص اس پیشگوئی کا انکار کرے اُس کے کفر کا اندیشہ ہے کیونکہ متواترات سے انکار کرنا گویا اسلام کا انکار ہے۔

۳۔ ظہورِ مہدی کے لئے لاکھوں اولیاءِ اُمت کا حضرت اہدیت کی جناب میں دستِ بدمار ہنا حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ (ولادت ۵۱۳ھ وفات ۶۲۷ھ) کے ان دو اشعار سے خوب واضح ہے۔

صد ہزاراں اولیاءِ رُئے زمین : از خدا خواہند مہدی یقین
یا الہی مہدیم از غیب آر : تا جہانِ عدل گردد آشکار
(”ینابيع المودة“ الجزء الثالث ص ۱۴ للعلامة الفاضل
الشیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم المتوفی ۱۲۹۴ھ —
ناشر: مكتبة العرفان بیروت)

یعنی رُوئے زمین پر لاکھوں اولیاءِ خدا تعالیٰ سے یقیناً
مہدی کے خواستگار ہیں۔ اے خدا میرے مہدی کو غیب سے
لے آتا عدل کی دنیا نمایاں ہو جائے۔

۴۔ مہدی موعود کو رسول اللہؐ کا سلام پہنچانے کا ولولہ ذوق اگرچہ صحابہؓ و تابعین کے پاک گروہ میں موجود تھا مگر جوں جوں زمانہ مہدی قریب آتا گیا اس کے جوش و خروش میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ امام المہند

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۲۱۲ھ) نے وصیت فرمائی :-

”اس فقیر (شاہ ولی اللہ دہلویؒ) کی بڑی آرزو ہے کہ اگر حضرت روح اللہ (علیہ السلام) کا زمانہ پاوے تو پہلا شخص جو سلام پہنچاوے وہ میں ہوں۔ اور اگر وہ زمانہ مجھے نہ ملے تو میری اولاد یا متبعین میں سے جو کوئی اس مبارک زمانہ کو پاوے وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) سلام پہنچانے کی بہت آرزو کرے کیونکہ ہم شکر محمدیہ کے آخری شکر میں سے ہوں گے“ (مجموعہ وصایا اربعہ ص ۸۴ مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی - صدر - حیدرآباد پاکستان)

اسی طرح تیرھویں صدی کے مجدد اور شہید بالاکوٹ حضرت امیر المؤمنین سید احمد صاحب بریلویؒ (شہادت ۱۲۲۷ھ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۶ مئی ۱۸۳۱ء) کے درباری شاعر حضرت مومن دہلوی نے اپنی دلی آرزو کا اظہار اپنے اس شعر میں کئے روح پرور انداز میں کیا ہے :-

۵

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن

تو سب پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

اولیاء اسلام پر ظہور مہدی سے متعلق انکشافات

سامعین کرام! پہلی تیرہ صدیوں کے ائمہ دین، اولیاء و ابرار امت،
 مشائخ طریقت اور علمائے حق چونکہ دل و جان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے والد و شیدا اور آپ کے ایک ایک لفظ پر فریفتہ تھے اور کمال خلوص،
 قلبی جوش، ایمانی قوت اور للہیت کے متلاطم جذبات کے ساتھ ہمیشہ ہی
 آمد مہدی برحق کے لئے چشم براہ رہے اس لئے فیاض ازل نے بھی اُن پر
 مہدی موعود کے زمانہ ولادت و بعثت اور اس کی آفاقی اور انفسی علامات
 کے بارہ میں قبل از وقت متعدد انکشافات فرمائے۔ ہاں یہ علیحدہ امر ہے کہ
 ان غیبی اطلاعات کا حقیقی سرچشمہ اگرچہ آستانہ الوہیت ہی تھا مگر یہ بزرگ
 اپنی ذاتی کشفی قوت، روحانی استعداد اور خداداد عقل و فراست کے
 مطابق ہی ان تک رسائی پاسکتے تھے کیونکہ خدائے حکیم و خبیر کی ازلِ سُنت
 ہر زمانہ میں یہی رہی ہے کہ پیشگوئی کی حقیقی تفسیر کا وہ وقت ہوتا ہے جس وقت
 وہ پیشگوئی ظاہر ہو۔

جب پیشگوئی ظہور میں آکر اپنے معنی آپ کھول دے اور ان معنوں
 کو پیشگوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو کہ وہی سچے
 ہیں تو پھر اس پیشگوئی کی صداقت پر تسلیم خم کر دینا ہی خدا ترس مومنوں

کا طریق و شعار ہے ۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
 نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا ہی ہے
 کشف و الہامات اور پیشگوئیاں ہمیشہ چونکہ لطیف استعارات و
 تشبیہات سے لبریز ہوتی ہیں اس لیے اُن کے اسرار و رموز سمجھنے کے لیے
 اس پر معرفتِ نکتہ کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ چونکہ میرے اس مضمون میں
 اب آگے آنے والے حقائق کی اساس اسی اہم نکتے پر ہے اس لیے میں
 ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی تائید میں امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۰۷۴ھ وفات ۱۱۶۴ھ) کا ایک
 نہایت بصیرت افروز تاریخی واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ایک واقعہ

”دلی کی جنگوں کا زمانہ تھا۔ ایک دفعہ مرہٹوں کی فوجوں نے
 دلی پر حملہ کرنے کے لیے شہر سے باہر آ کر ڈیرے ڈال دیئے۔
 بادشاہ نے فتح کے لیے اولیاء سے دعائیں کرانا شروع کیں وہ
 زمانہ شاہ ولی اللہ صاحب کا تھا مگر شاہ ولی اللہ صاحب سے
 بادشاہ کی دشمنی تھی اس لیے کہ شاہ ولی اللہ صاحب اہلحدیث

تھے اور وہ بادشاہ کی زیادہ پروا نہ کرتے تھے چنانچہ اُن کی خودداری کی وجہ سے بادشاہ اُن سے نفرت کرتا تھا۔ غرض بادشاہ نے اپنے وقت کے اولیاء و فقراء سے کہا کہ مرہٹوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے دُعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ہمیں فتح نصیب کرے۔ ایک نے دعا کی اور بادشاہ سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ فتح ہمارے لئے مقدر نہیں ہے۔ دوسرے نے دعا کی اور بتایا کہ فتح ہمارے لئے مقدر نہیں ہے۔ اسی طرح تیسرے چوتھے اور پانچویں نے بھی یہی کہا۔ جب آٹھ دس اولیاء فقراء نے یہی کہہ بھیجا کہ ہماری فتح نہیں ہوگی تو بادشاہ کو سخت فکر ہوا۔ آخر اُس کے وزیر نے اُسے کہا بادشاہ سلامت! شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی دعا کروا کر دیکھیں۔ بادشاہ نے کہا میں اُس سے کبھی دعا نہیں کراؤں گا کیونکہ میں اُسے با خدا نہیں سمجھتا۔ مگر جب وزیر نے اصرار کیا تو بادشاہ مان گیا اور اپنا ایک درباری شاہ ولی اللہ صاحب کی طرف بھیجا کہ ہماری فتح کے لئے دعا کی جائے۔ انہوں نے دعا کی اور بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ آپ کو مبارک ہو فتح آپ کی ہی ہوگی۔ جب یہ پیغام بادشاہ کے پاس پہنچا تو اُس کو دوسو سو ہوا کہ شاید یہ بات میرا دل خوش کرنے کے لئے کہی گئی

ہے اور یہی بات بادشاہ نے وزیر سے بھی کہہ دی کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے محض میرادل خوش کرنے کے لیے کہہ دیا ہے کہ فتح ہماری ہوگی لیکن ابھی دو چار دن نہ گزرے تھے کہ شاہی فوجوں کو فتح ہوئی اور مرہٹوں کی فوجیں شکست کھا کر بھاگ گئیں۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نہایت اخلاص اور احترام کے ساتھ شاہ ولی اللہ صاحب کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا۔ آپ کے سوا باقی سب نے جھوٹ بولا ہے۔ ان کی خوابیں یا الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھے بلکہ شیطانی تھے کیونکہ وہ پورے نہیں ہوئے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ سن کر کہا بادشاہ سلامت یہ بات نہیں وہ بھی بزرگ ہیں اور ان کی خوابیں یا الہام شیطانی نہ تھے بلکہ حسانی تھے فرق صرف اتنا ہے کہ جب میں نے دعا کی تو الہام ہوا کہ فتح باہروالوں کی ہوگی مگر میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ خدا یا اس باہروالوں کی فتح سے کچھ پتہ نہیں چلتا اس کے متعلق تصریح کی جائے کہ اس سے کیا مراد ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ باہروالوں کی فتح سے مراد یہ ہے کہ جب شاہی فوجیں باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کریں گی تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔ یہی الہام دوسروں کو بھی ہوا تھا کہ فتح باہروالوں کی ہوگی مگر انہوں نے ان الفاظ

کو ظاہر پر محمول کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی تفہیم نہ چاہی۔
 اب جو واقعہ ہوا وہ یہ تھا کہ شاہی فوج کا ایک دستہ گشت
 لگاتا ہوا قلعہ سے باہر نکلاتا کہ دشمن کی پوزیشن معلوم کرے۔ اس
 دستہ کے لوگوں کو کچھ سوار دشمن کے آتے دکھائی دیئے جو تعداد
 میں آٹھ یا دس تھے۔ اس دستہ کے سپاہیوں کی تعداد بھی اتنی ہی
 تھی۔ ان دونوں دستوں کا مقابلہ ہوا جب مرہٹوں کے تین چار
 آدمی مارے گئے تو ان میں سے جو باقی بچے وہ بھاگ گئے۔ اتفاق
 کی بات ہے کہ ان مارے جانے والوں میں مرہٹہ فوج کا کمانڈر
 انجیف بھی تھا جب مرہٹہ فوج نے دیکھا کہ ہمارا کمانڈر انجیف
 مارا گیا ہے تو وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔ گویا شاہ ولی اللہ صاحب
 نے نہ صرف دعا کی بلکہ خدا تعالیٰ سے باہر والوں کی فتح کی تفہیم
 بھی معلوم کر لی کہ اس سے مراد شاہی فوجیں ہیں یعنی جب شاہی
 فوجیں قلعہ سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کریں گی تو ان کی فتح
 ہوگی۔ (روزنامہ "الفضل" لاہور۔ ۵ فروری ۱۹۴۸ء ص ۵)

قابلِ صدا احترام بزرگو! اس واقعہ سے یہ بات بالبداہت نمایاں
 ہو جاتی ہے کہ پیار اپنی جگہ سے ٹل جاتے ہیں، دریا خشک ہو سکتے ہیں، موسم
 بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہو لے۔ ہاں یہ

جائز نہیں کہ خدائی کلام کسی صاحب کشف و الہام کے تابع فرمان ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ اُن کے ذاتی خیال، قیاس اور اجتہاد کے مطابق وقوع میں آئے۔ بعینہ یہی صورت اہل اللہ کے اُن کشف و الہامات میں نظر آتی ہے جن میں ہمدی موعود کے زمانہ یا علامات کا تذکرہ ہے کیونکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو ہم بآسانی اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ان سب کا اصل منبع یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس نے اپنی حکمت کاملہ سے مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے ظہورِ ہمدی کی تفصیلات کا مشاہدہ کرایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے مندرجہ بالا واقعہ سے یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ مختلف بزرگوں کو آمدِ ہمدی سے متعلق جو بظاہر مختلف سنہ بتائے گئے اُن میں حقیقت کوئی تضاد نہیں کیونکہ اُن میں حضرت ہمدی موعودؑ کے حالاتِ زندگی کے مختلف پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ اس انقلاب آفرین نظریہ سے بزرگانِ اسلام کے تیرہ سو سالہ لٹریچر کی حقانیت روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے اور اس کو نظر انداز کر دینے کے نتیجہ میں اسلام کی پوری عمارت متزلزل ہو جاتی ہے اور گزشتہ تمام صلحائے اُمت کی تکذیب لازم آتی ہے اور اُن کو غلط کار یا قریب خوردہ ماننا پڑتا ہے اور اُن کی عباۃ تقدس داغدار ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا ناپاک خیال اسلام کا کوئی پوشیدہ اور چھپا ہوا دشمن ہی رکھ سکتا ہے والعیاذ باللہ۔

پیشگوئیوں کے اس بنیادی اصول کی طرف اشارہ کرنے کے بعد سب سے پہلے میں زمانہ ظہورِ مہدیؑ کی نسبت اہل اللہ کی بعض پیشگوئیاں بتلاتا ہوں اور پھر ان کی بیان فرمودہ علاماتِ مہدیؑ پر پوری شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالوں گا وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

حضرت ابو قبیل ہانی بن ناضر المصریؒ مسلمہ طور پر نہایت ثقہ تابعی اور "علم الملاحم والفتن" کے ماہر تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عمر بن العاصؓ فاتح مصر کی کئی روایات انہی کے واسطے سے اُمت تک پہنچی ہیں۔ ۲۸۰ھ ہجری میں انتقال کیا۔ آپ کا مشہور قول ہے :-
 "اجتماع الناس على المهدي سنة أربع ومائتين"

(حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان ص ۳۹۲ مطبوعہ بھوپال ۱۲۹۱ھ)

فرمایا سب لوگوں کا اجماع ہے کہ تیرھویں صدی کے چوتھے سال مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہی معنی پچھلی صدی تک علمائے حق کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پتناچہ عالم اہلحدیث مولانا نواب صدیق حسن خان نے "حجج الکرامہ" مطبوعہ ۱۲۹۱ھ میں اور مولانا ابوالخیر نور الحسن نے ۱۳۰۱ھ کی تصنیف "اقترب الساعة" میں یہی معنی مراد لئے ہیں۔

حضرت ابو قبیل رضی اللہ عنہ کی یہ روایت حضرت نعیم بن حمادؒ (متوفی ۲۲۸ھ) جیسے مشہور محدث نے لکھی ہے جو حفظ و ضبط میں ممتاز اور حضرت علامہ

ذہبیؒ (۶۷۳-۷۴۸ھ) کے الفاظ میں یکتائے روزگار اور گنجینہٴ علم تھے۔
 ”تہذیب التہذیب و میزان الاعتدال بحوالہ تذکرۃ المحدثین“ ص ۸۸ از مولوی
 ضیاء الدین اصلاحی اعظم گڑھ

۲۔ حضرت امام باقر علیہ السلام کے خلف اکبر حضرت ابو عبد اللہ
 امام جعفر صادقؑ (ولادت ۸۰ھ - وفات ۱۴۸ھ) سے مروی ہے کہ :-
 ”مہدی ستلکہ میں نکل کھڑے ہوں گے“ (یعنی بعد ہزار ہجری کے)
 ”اقتراب الساعة“ ص ۲۱ مؤلفہ ابو الخیر نور الحسن صاحب -
 مطبع سعید المطابع بنارس - ۱۳۰۱ھ

۳۔ نواحِ دہلی میں چھٹی صدی ہجری کے ممتاز اہل کشف حضرت
 نعمت اللہ ولیؒ نے اپنے الہامی کشف میں خبر دی کہ بارہویں صدی
 گزرنے کے بعد عظیم انقلابات آئیں گے اور پھر مہدی ظاہر ہوں گے۔
 فرماتے ہیں :-

”غین و سے سال چوں گذشت از سال
 بوالجب کار و بار نے بینم“
 ”جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد
 در میان و کنارے بینم“

- ”بندہ را خواجہ و شش ہمی یا بم
 خواجہ را بندہ وارے بلیم
 ”سکہ نو زنتد بر رخ زر
 در ہمیش کم عیارے بلیم
 ”چوں زمستان بے چمن بگذشت
 شمس خوش بہارے بلیم“
- (الاربعة فی احوال المہدیّین — از حضرت شاہ اسماعیل شہید
 مطبوعہ مصری گنج کلکتہ ۲۵ / محرم الحرام ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء)
 ترجمہ :- ● بارہ سو سال کے گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں۔
 ● (ہندوستان کے) درمیان میں اور اس کے کناروں میں
 بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور جنگ ہوگا اور ظلم ہوگا
 ● ایسے انقلاب ظہور میں آئیں گے کہ خواجہ بندہ اور بندہ خواجہ
 ہو جائے گا یعنی امیر سے فقیر اور فقیر سے امیر بن جائے گا۔
 ● (ہندوستان کی) پہلی بادشاہی جاتی رہے گی اور نیا سکہ
 چلے گا جو کم عیار ہوگا یعنی قدر و قیمت میں کم ہوگا (اور یہ سب کچھ
 تیرھویں صدی میں سلسلہ وار ظہور میں آئے گا)
 ● جب (تیرھویں صدی کا) موسم خزاں گزر جائے گا تو پھر

(چودھویں صدی کے سر پر) آفتاب بہار نکلے گا (یعنی مجدد
وقت ظہور کرے گا)۔

۴۔ مشہور عالم اور صوفی اور مصنف حضرت امام عبدالوہاب شہرانی
(متوفی ۹۷۶ھ) نے ہمدی کے بارہ میں پیش گوئی فرمائی کہ ہمدی کی ولادت
شعبان ۱۲۵۵ھ میں ہوگی۔

”لَيْكَلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةِ خَمْسٍ وَ

خَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ بَعْدَ الْأَلْفِ“

(کتاب ”نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار“^{ص ۱۷۰})

للعالم الفاضل الشيخ السيد الشبلنجي المدعو بمومن

رحمه الله طبع ثانی ۱۳۷۰ھ (۱۹۵۱م) مکتبة الجمهورية

المصرية مطبعة يوسفية بمصر)

۵۔ السيد حضرت محمد بن عبد الرسول بن عبد السيد الحسيني البرنجي

ثم المدني الشافعي (المتوفى ۱۲۳۳ھ) مصنف کتاب ”الاشاعة في

اشراط الساعة“ نے روایات سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ حضرت ہمدی علیہ السلام

کا ظہور اول بار چودھویں صدی یا تیرھویں صدی میں ہوگا۔ (”اقترب الساعة“ ص ۲۲)

مؤلفہ ابوالخیر سید نور الحسن خان ابن نواب سید صدیق حسن خان مطبع سعید المطابع بنارس

۶۔ اسی صدی کے ایک اور پارسا اور ملہم بزرگ حضرت حافظ پر خوار
صاحب (متوفی ۱۱۳۰ھ) ساکن چبڑی شیخاں ضلع سیالکوٹ تھے۔ آپ
اپنے زمانہ میں پنجاب میں اول درجہ کے فقیہ اور محدث اور صاحب التصانیف
تھے اور اہل اللہ میں شمار ہوتے تھے اور علماء میں خاص عزت کی نظر سے دیکھے
جاتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے اپنی پنجابی کتاب ”انواع شریف“
میں پیشگوئی فرمائی ہے

پچھتے اک ہزار تھیں تری سنی گزرن سال

حضرت ہندی ظاہر ہو سی کر سی عدل کمال

حضرت ہدی دی جد عمر ہو سی چالی سال

تدوں خروج کر سی اپنا شاہی فی الحال

(قلمی نسخہ ”انواع شریف“ ص ۱۴۔ کاتب شیخ عبداللہ قادری نوشہرہ

شریف مملوکہ جناب عبدالحمید صاحب آصف ایم اے فیصل آباد)

۷۔ بارہویں صدی ہجری کے جلیل القدر مجدد، مفسر، محدث اور فقیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ولادت ۱۱۱۴ھ وفات

۱۱۷۶ھ) نے ظہور ہدی کی تاریخ لفظ ”پہراغ دین“ میں بتلائی جو

بحساب جمل عددی ۱۲۶۸ھ بنتی ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے

۱۲۹۱ھ میں لکھا :-

”گویند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تاریخ تلوار اور در
لفظ چراغ دین یافتہ و بحساب جمل عدد دوی یکزار و دو صد
و شصت و ہشت میشود۔“ (حج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۲۹۴
مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال سنہ تالیف ۱۲۹۱ ہجری)
”کہتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کی تاریخ لفظ
”چراغ دین“ میں پائی۔ اور جمل کے حساب سے اس کا عدد
ایک ہزار دو سو اڑسٹھ بنتا ہے۔“

چونکہ آپ کی کشفی آنکھ مہدی معبود کو قریب آتے دیکھ رہی تھی
اس لئے آپ نے اپنے معاصرین کو واضح لفظوں میں بتایا :-
”عَلَّمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّ الْقِيَمَةَ قَدْ
اِقْتَرَبَتْ وَالْمَهْدِيُّ تَهَيَّأُ لِلْخُرُوجِ۔“
(کتاب ”التفہيمات الإلهية“ ص ۱۱۱ جلد ۲ طبع فی مدینہ

برقی پریس بجنور۔ یو پی۔ ۱۳۵۵ھ - ۱۹۳۶ء)

”مجھے میرے رب جل جلالہ نے بتایا ہے کہ قیامت قریب
آگئی ہے اور مہدی کا ظہور ہوا چاہتا ہے۔“

۸۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور حضرت شاہ
عبد اللطیف بھٹائی کے ہم عصر صوفیاء میں سے سندھ کے باکمال بزرگ ”قدو المجتہدین“

زبدۃ الشہداء، قبلۃ العارفین حضرت صوفی عبد الرحیم صاحب گروڑی
(شہادت ۱۱۹۲ھ) کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کو کشفی طور پر بتایا گیا کہ
ہمدی موعود علیہ السلام کا ظور تیرھویں صدی کے پہلے حصہ میں ہوگا چنانچہ
آپ اپنے منظوم سندھی کلام میں فرماتے ہیں

سَجِي آهي دُنْيَا سَتَ هَزار وَرِها
چہ سو پنج ہزار (تیا) اگی احمد کان
باقی چوڈہ سو تیا سی تنہ پچاٹا
ایندا آخرت جا، اُن ۾ اُھچاٹا
چکاڻي ناہ کو منع نہ مَدِي کان
آهي اُھجُ قِيامَ جو مَهْدِي اِمَامَا
کشف کتاب ۾، اھتری پچارا
تیرھین سَوَجي اَوَّل ۾ تَنہ جو ظُهورا
”کلام گروڑی“ ص ۱۰۹ تا ص ۱۰۶ طبع اوّل ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء
شائع کردہ سندھی ادبی سوسائٹی

ترجمہ :- • دُنیا کی عمر سات ہزار سال ہے حضرت احمد مدنی صلی اللہ
علیہ وسلم سے قبل پانچ ہزار چھ سو سال گزر چکے تھے۔
• باقی چوڈہ سو سال پورے ہونے والے ہیں اور وہی دور

آخرت ہوگا۔

• اس دور میں نیکی مفقود ہو جائے گی، بُرائی سے روکنے والے بھی مفقود ہو جائیں گے اور وہی امام مہدی کا وقت ہوگا۔
• خدانے ہمارے لئے جو کثوف کی کتاب کھولی ہے اس میں یہی لکھا ہے کہ تیرھویں صدی کے اول حصہ میں اس کا ظہور ہوگا۔

۹۔ حضرت شاہ عید العزیز دہلویؒ (ولادت ۱۱۵۹ھ۔

وفات ۱۲۳۹ھ) حضرت شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادے تھے۔ سرزمین ہند میں تفسیر، حدیث اور اتباع سنت کی اشاعت کا بیج اُن کے والد نے بویا اور آبیاری انہوں نے کی۔ مجدد صدی سیزدہم حضرت سید احمد بریلویؒ شہید بالاکوٹ کو فیض باطنی آپ ہی کی مصاحبت سے ہوا۔ بہت سی علمی اور گرانقدر تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب ”تحفہ اثنا عشریہ“ میں لکھا :-

”ظہور الآیات بعد المائتین یکہزار دو صد از ہجرت می باید

بگذرد و بعد از ان علامات قیامت شروع خواہند شد۔“

(ص ۲۴۵۔ مطبوعہ مطبع نامی نو لکھنؤ لکھنؤ)

ترجمہ :- ”دو سو سال بعد کی نشانیوں کا ظہور ایک ہزار دو سو ہجری

میں ہونا چاہیے اور اس کے بعد قیامت کی نشانیاں شروع

ہو جائیں گی۔
۱۔ حضرت شاہ اسماعیل شہید بالاکوٹ (۱۲۲۶ھ) نے
”الاربعین فی احوال المہدیّین“ کے آخر میں حضرت شاہ عبدالعزیز
رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ آپ کے نزدیک ”بعد بارہ سو ہجری کے
حضرت مہدی کا انتظار چاہیے اور شروع میں صدی کے پیدائش ہے۔“
(الاربعین فی احوال المہدیّین ص ۴۲ مطبوعہ مصری گنج کلکتہ)

۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء
۱۱۔ بارہویں صدی کے مجدد و ناسخیر یا حضرت عثمان ڈان قودیو
(ولادت ۱۱۶۷ھ۔ وفات ۱۲۳۲-۳۳ھ) پر بھی کھلا کہ مہدی عنقریب
ظاہر ہونے والا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :-

”وَسَيَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ عَنْ قَرِيبٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ“
(انفاق المیسور ص ۶۰۵ از سلطان محمد بیلو ۱۲۲۴ھ یونیورسٹی آف

گھانا لیگون ۱۹۶۴ء)

ترجمہ :- ”انشاء اللہ مہدی جلد ظاہر ہونے والا ہے۔“

تیرھویں صدی کے علمائے حق کی پیشگوئیاں

اب ہم پہلی صدی سے لے کر تیرھویں صدی ہجری تک پہنچ گئے ہیں

اس صدی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس صدی کے ارباب کشف و طریقت اور علمائے ظواہر و بواطن پر بکثرت منکشف ہوا کہ یہی صدی ہمدی موعود کی پیدائش اور آمد کی صدی ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف ممالک اسلامیہ کی نو اہم شخصیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں :-

① علوم عقلیہ و نقلیہ کے متبحر عالم، فقہ و اصول کے مجتہد اور کثیر التصانیف بزرگ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی (متوفی ۱۲۲۵ھ)

② حضرت الشیخ علی اصغر البروجردی ایران (ولادت ۱۲۳۱ھ)

③ حضرت پیر صاحب کوٹھہ شریف (سرحد) (ولادت ۱۲۱۰ھ - وفات ۱۲۹۷ھ)

④ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی (ولادت ۱۲۲۸ھ - وفات ۱۳۰۷ھ)

⑤ اہلحدیث عالم مولانا عبد الغفور صاحب مصنف "النَّجْمُ الثَّاقِبُ"

(مؤلفہ ۱۳۰۷ھ)

⑥ مولانا سید محمد حسن صاحب امر وہوی (۱۲۹۱ھ میں زندہ تھے)

⑦ مولانا سید عبدالحی صاحب الہ آبادی (المتوفی رائے بریلی ۲ فروری ۱۹۲۳ء)

⑧ مخدوم شاہ محمد حسن صاحب رامپوری۔ صابری حشمتی، قادری،

قدوسی نظامی (جانشین حضرت قطب الارشاد حضرت شاہ محمد امیر شاہ

صاحب صابریہ و قادریہ و نظامیہ متوفی ۱۲۹۰ھ)

⑨ مجذوب حق لدھیانہ حضرت سید گلاب شاہ صاحب۔

۱۔ حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے
اپنی کتاب ”السيف المسلول“ میں رقم فرمایا :-
”علمائے ظاہر و باطن کا ظن و تخمین یہ ہے کہ تیرھویں صدی
ہجری کے اوائل میں ان کا ظہور ہوگا۔“

(ترجمہ ”السيف المسلول“ ص ۵۳۔ ناشر فاروقی کتب خانہ)

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

۲۔ ایرانی بزرگ زبیدۃ العلماء و قدوة الفقہاء و عمدة الفضلاء و
فخر الحکماء و زین العرفاء حضرت شیخ علی اصغر البروجردیؒ نے
۱۲۷۴ھ میں لکھا کہ اکثر علامات مہدیؑ کے مطابق واقعات رونما ہو چکے
ہیں اور زمانہ مہدیؑ آن پہنچا ہے اور یہ کہ ۱۲۷۴ھ میں دین و ملت میں
ایک انقلاب آئے گا اور ایک نیا دور شروع ہو جائے گا پینا پچہ فرمایا :-
اندر صرغی اگر بمانی زندہ ملک و ملت و دین برگرد

(”نور الانوار“ صفحہ ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۲۱۵ مطبوعہ ۱۳۲۸ھ ہجری)

کہ سال ”صرغی“ میں یعنی ۱۲۷۴ھ ہجری میں ملک، بادشاہت اور
ملت و دین میں انقلاب آجائے گا۔ (صرغی کے اعداد

بحساب ۱۳۰۰ھ ہوتے ہیں)

۳۔ سرحد کے بزرگ حضرت پیر کوٹھہ شریف (مجدد صدی

سیردہم نے اپنے معتقدین کو اپنی وفات (۱۲۹۴ھ) سے قبل یہ واضح خبر دی کہ :-

”مجدد دیگر پیداوار آئندہ است اما در ظهور او چند مدت باقی مانده و بنظر این فقیر شاید کہ آن مدت شش سال بوده باشد و او مجدّد صدی چہار دہم باشد“

(نظم الدرر فی سلاک السیرۃ ص ۳۳۵ مؤلف علامہ دہر و فہامہ عصر المعتصم باللہ ملا صفی اللہ صاحب مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۵ھ)

ترجمہ :- ایک اور مجدد پیدا ہو گیا ہو ا ہے لیکن اس کے ظور میں کچھ عرصہ باقی ہے ۔ اور اس فقیر کے خیال میں وہ مدت چھ سال ہونی چاہیئے اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا ۔

نیز فرمایا :-

”یکی از شمایان مہدی را بیا بدو بہ بلیند“

تم میں سے کوئی نہ کوئی مہدی موعود کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرے گا ۔

(نظم الدرر فی سلاک السیرۃ ص ۳۲۲ مؤلف علامہ دہر و فہامہ عصر المعتصم باللہ ملا صفی اللہ صاحب در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۵ھ)

۴۔ مولانا نوّاب صدیق حسن خان صاحب "محدث

الحدیث" کی معرکہ الاراء اور جامع تالیف "حجج الکرامہ" ظہور ہمدی سے متعلق روایات پر انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

مولانا نے اس بلند پایہ کتاب میں تحریر فرمایا کہ :-

"وہر ہر تقدیر ظہور ہمدی بر سر صد آئندہ احتمال قوی ظاہر

دارد" (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۵۲ مطبوعہ مطبع شاہجہانی

بھوپال۔ سنہ تالیف ۱۲۹۱ ہجری)

"اور ہر حالت میں ہمدی کے ظہور کا آئندہ صدی کے سر پر

قوی احتمال ہے"

نیز فرمایا :-

"و چون ازین قرن کہ در شمار جبل از سنین ہجرت وی

صلعم سیزدہم ست نو د سال گزشتہ و ہمدی در عالم ظاہر

نشده بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صد چہار دہم ظہور وی اتفاق

افتد" (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۳۹۔

مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال۔ سنہ تالیف ۱۲۹۱ ہجری)

"چونکہ اس صدی میں سے جو جبل کے حساب سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے سال کے بعد تیرھویں ہے

نوسے سال گزر چکے ہیں اور مہدی دنیا میں ظاہر نہیں ہوا میرے
دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید آپ کا ظہور چودھویں صدی
کے سر پر ہو۔“

”در بعض روایات آمدہ کہ ظہور او ہفت سال پیش از
دجال بود و دجال بر سر مائتہ خروج کند و مہدی مجدد دین است
و آنکہ در بارہ مجددین آمدہ کہ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ عَلَى رَأْسِ
كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْ يُجَدِّدُ لَهَا أَمْرًا يَنْهَايُهَا
بعضی از اہل علم گفتہ اند کہ در مجدد شرط است کہ مائتہ بگذرد
و وی زندہ باشد پس اگر ظہور او را پیش از دجال بہفت
سال فرض کنند و بقاء او تا خروج و قتل آن لعین بدار صتم
نمایند منافاتی میان ای ہر دو روایت باقی نمی ماند و اللہ اعلم
و مؤید اوست وجود فتن صغری بتمامہا در عالم و تسلسل وی در
رنگ پارہ ہائے شب تار و سلک گوہر کہ یکی بعد دیگرے
بیفتند و بودن این صد سیزدہم موقع فتن و آفات کثیرہ عظیمہ
چیزی است کہ بر زبان کہ و مہ شہرت دارد تا آنکہ طفل بودیم
پیر زمان را میشنیدیم کہ میگفتند حیوانات ازیں مائتہ پناہ
خواستہ اند۔“ (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۳۹۵ مطبوعہ مطبع

شاہجہانی بھوپال سنہ تالیف ۱۲۹۱ھ

یعنی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس کا ظہور دجال سے
سات سال پہلے ہوگا اور دجال صدی کے سر پر خروج کرے گا
اور ہمدی دین کا مجدد ہے۔ اور یہ جو مجددوں کے بارہ میں
بیان کیا گیا ہے ”رَأَى اللَّهُ يَبْعَثُ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ
سَنَةٍ مَنْ يُجِدُّ لَهَا أَمْرًا دَيْنَهَا“ یعنی اللہ تعالیٰ
ہر صدی کے سر پر کسی شخص کو کھڑا کرے گا جو اس صدی کے لئے
دین کی تجدید کرے گا پس بعض عالموں نے کہا ہے کہ مجدد کے متعلق
یہ شرط ہے کہ صدی کے ختم ہونے پر وہ زندہ ہو۔ پس اگر اس کا
ظہور دجال سے سات سال پہلے فرض کریں اور اسکی موجودگی
کو اس لعین کے خروج اور قتل کے ساتھ ملائیں تو ان دو روایتوں
میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ واللہ اعلم۔ اور اس کی
تائید دنیا میں چھوٹے فتنوں کے وجود سے ہوتی ہے اور نیز
اندھیری راتوں میں ستاروں کی لڑیوں کے تسلسل کی طرح جو
یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتی ہیں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے
اور اس تیرھویں صدی میں فتنوں اور آفتوں کا کثرت سے واقع
ہونا ایسی چیز ہے کہ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر شہرت رکھتی ہے۔

یہاں تک کہ جب ہم چھوٹے تھے بوڑھی عورتوں کو سنا کرتے تھے جو کہتی تھیں کہ حیوان بھی اس صدی سے پناہ مانگتے ہیں۔
نواب صاحب موصوف نے ایک دوسری تالیف ”ترجمان وہابیہ“ میں مصائب و فتن میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو بتایا :-

”۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق سے تاتاریخ ہزاروزانہ آخر شب کو بنواخت چہار ساعہ برآمد ہوتا ہے جس کی دُم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لمبی و چوڑی ہے سر اوس کا چھوٹا مشرق کی جڑ میں ہے اور دُم طرف جنوب کے منحرف اور سر پتلا برابر تارے کے اور دُم نہایت عریض سفید رنگ یکساں ہے۔ جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کی جانب شمال سے نکلتا تھا اُس کی صورت اور تھی وہ اتنا بڑا نہ تھا..... کثرت سے جلد جلد نکلتا ایسے ستاروں کا جن کو دُم (دار) کہتے ہیں۔

علامت قرب زمان طور مہدی منتظر و نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکھا ہے اور اب مدت دہ ماہ کی

ختم تیرھویں صدی کو باقی ہے۔ پھر ۱۳۰۱ھ اور ۱۸۸۴ء
سے چودھویں صدی شروع ہوگی اور نزول عیسیٰ
علیہ السلام ظہور مہدی خروج و قبال اول صدی میں ہوگا۔
(ترجمان و ہائیکہ، ص ۴۱-۴۲ تصنیف ۱۸۸۲ء مصنفہ نواب

صدیق حسن خان، مطبوعہ مطبع محمدی لاہور)

۵۔ مولانا عبد الغفور صاحب مصنف ”النجم الثاقب“

نے اپنی اس قطعی رائے کا برملا اظہار فرمایا کہ

”آفاق متفق ہیں اس پر کہ یہ الفِ ثانی زمانِ آخر

ہے (وَقَدْ مَرَّ ذِكْرُهَا) اور مہدی علاماتِ کبریٰ

قربِ قیامت کا اول علامت ہے تو البتہ زمانہ بعثتِ

مہدی کا یہی ہے۔“ (النجم الثاقب اہتدار ملن یدعی

الدین الواصب“ حصہ دوم ص ۲۳۳۔ بفرمائش مولوی اکرم علی و

منشی حکمت اللہ صاحبان ضلع راجشاہی۔ درمطبع احمدی محلہ منعلپورہ پٹنہ

طبع شد۔ ۱۳۱۰ھ ہجری۔ سالِ تالیف ۱۳۰۷ھ ہجری مندرجہ آخر کتاب

برصغیر (۲۳۶)

۶۔ مروہمہ کے نامور عالم دین مولانا سید محمد حسن صاحب

امروہوی نے لکھا:-

(الف) ”دریں صدی پہنچا رہی معتمدی واقف از علوم تصوفیہ نایاب
زیرا آمد آمد حضرت مہدی مسیح است“

(التاویل المحکم فی متشابہ فصوص المحکم ص ۴۴۔
مصنف مولوی محمد حسن صاحب امر وہوی در مطبع نامی منشی نول کشور
واقع لکھنؤ ۱۲۹۱ھ)

”اس چودھویں صدی میں علوم تصوف کے لائق اعتماد اور
مستند عالم نایاب ہیں اس واسطے کہ اب حضرت امام مہدی
مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آمد ہے۔“

(ب) ”عشق کے عدد تیرہ ششمی سے ہم عشق سورۃ شوریٰ
سے (حساب) کرتا ہوں۔ پس اُن کی تشریف آوری اکیس سال
بعد ۱۳۰۶ھ سے ہونے والی ہے۔“ (کواکب درّیہ تالیف
حکیم سید محمد حسن صاحب رئیس امر وہہ ۱۵۵۔ سید المطایع واقع امر وہہ ۱۲۹۱ھ)

۷۔ مولانا سید عیدالحی صاحب بنارس (المتوفی ۲ فروری

۱۹۲۳ء) نے اپنی کتاب ”حدیث الغاشیہ“ میں اقرار کیا :-

”اتنی بات تو ضرور ہے کہ علامات بعیدہ اُن کے ظہور کے
سب کے سب گزر گئے۔ علامات قریبہ نظر آتے ہیں۔ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وقت ظہور کا اب بہت قریب آگیا ہے۔“

واللہ اعلم (حدیث الغاشیة عن الفتن الخالیة
والغاشیة ۳۲۵ تالیف سید محمد عبدالحی بن سید محمد عبد الرزاق
مطبوعہ مطبع سعید المطابع بنارس ۱۳۰۱ھ)

پھر لکھا :-

”اب چودھویں صدی آگئی ہے، چھ ماہ گزر گئے ہیں۔
اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھئے کون سے طاق سال میں
تشریف لاتے ہیں بعض اہل تنجیم کہتے ہیں اس صدی کے
سال ہفتم میں ظور کریں گے، خدایوں ہی کرے“ ۳۵
(حدیث الغاشیة عن الفتن الخالیة والغاشیة)
تالیف سید محمد عبدالحی بن سید محمد عبد الرزاق مطبوعہ سعید المطابع

بنارس ۱۳۰۱ھ)

۸۔ حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب بری ہشتی حنفی
سجادہ نشین رامپور نے اپنی کتاب ”حقیقت گلزار صابری“ (مطبوعہ ۱۳۰۴ھ)
میں لکھا کہ ابو ظفر بہادر شاہ ظفر کا عہد حکومت ظلم و ستم سے پُر تھا جس کی
طرف عرب و عجم کے اقطاب و اجدال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے حضور توجہ کی اور اس کے نتیجہ میں ۱۸۵۷ء میں مغلیہ حکومت کے
آخری تاجدار سے بادشاہت چھن گئی اور اُسے معزول کر کے قید

فرنگ میں دے دیا گیا۔ (صفحہ ۲۱۸-۲۲۱)
حضرت مخدوم شاہ صاحب نے ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء کی تصنیف
میں اس تغیر عظیم کا جو پس منظر بیان فرمایا وہ اُن کی باطنی فراست کا شاہکار
ہے۔ فرمایا :-

”قومِ فرنگ مستقل حکمران کر دی جائے کہ زمانہ امام مہدی
علیہ السلام کا قریب ہے۔ کفر ترقی پکڑے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
لیکن خلقِ اللہ ظلم سے محفوظ ہے۔“ (حقیقتِ گلزارِ صابری)
۱۹-۲۲۱ طبع اول ۱۳۰۴ھ طبع پنجم فروری ۱۹۷۱ء بستی چراغ شاہ

قصور۔ پاکستان

یہی نہیں زمانہ مہدی کا واضح تعین کرتے ہوئے یہ پیش گوئی بھی
فرمائی :-

”حکومت تمام ہندوستان پر زمانہ حضرت امام مہدی
علیہ السلام تک شاہانِ اسلام کی نہوگی۔“

(ایضاً صفحہ ۲۱۶-۲۱۷)

سُبْحَانَ اللَّهِ! اِخْدَائے ذوالعجائب نے کتنی وضاحت اس عظیم
صوفی اور سلسلہ صابریہ کے روحانی پیشوا پر ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں یعنی
جماعت احمدیہ کے قیام سے صرف دو سال قبل، مدتوں کے سربستہ راز

کھول دیئے۔ مثلاً :-

• ایک تو یہ بتایا گیا کہ آسمانوں پر مہدی موعود کے عالمگیر اسلامی
میشن کی تکمیل کے لئے پُر امن فضا تیار کرنے کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں
اور اسی لئے ابدالِ وقت کی روحانی و باطنی قوتوں نے بہادر شاہ
ظفر کی ظالمانہ سلطنت کا خاتمہ کر دیا ہے۔

• دوسرے خیر دی گئی کہ آنے والا یہ موعودِ برحق ہندوستان میں
آئے گا (یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ تبدیلی حکومت کا یہ انقلاب
ہندوستان میں لایا گیا۔)

• تیسرے مطلع کیا گیا کہ مہدی موعود کا ظہور فرنگیوں کی غیر ملکی
حکومت کے دوران ہوگا۔

• چوتھے اس خدائی تقدیر کی نشان دہی کی گئی کہ جب تک اس
ملک میں امام مہدی ظاہر نہ ہوئے اس برصغیر میں کوئی اسلامی
حکومت قائم نہ ہو سکے گی۔

• پانچویں یہ خوشخبری سنائی گئی کہ ظہورِ مہدی کے بعد یہاں ضرور
اسلامی حکومت قائم ہوگی۔

• چھٹے یہ کہ اس خطہ میں جب بھی کوئی اسلامی مملکت نقشہء عالم پر
اُبھرے گی اُس کا قیام، اُس کا وجود اور اُس کا بقا، اُس کے شہر،

اس کے پہاڑ، اس کے دریا، بلکہ اس کی خاک کا ذرہ ذرہ قیامت تک
بزبانِ حال یہ منادی کرتا رہے گا۔

اَسْمَعُوا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ

نیز بشنوا از زمین آمد امام کا مکار

۹۔ یہ تو حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی کی پیشگوئی
تھی اب بالآخر تیرھویں صدی کے مجذوب ہی حضرت سید گلاب شاہ
صاحب لدھیانوی کی پیشگوئی کی نسبت میاں کریم بخش صاحب جمال پوری
کا حقیقت افروز حلفیہ بیان سنئے :-

”میرے گاؤں جمال پور میں جو ضلع لودھانہ میں واقع ہے
ایک بزرگ مجذوب با خدا آدمی تھے جن کا نام گلاب شاہ تھا۔
میں اُن کی صحبت میں اکثر رہتا تھا اور اُن سے فیض حاصل کرتا
تھا اور اگرچہ میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا تھا اور مسلمان
کہلاتا تھا لیکن میں اس امر کے اظہار سے نہیں رہ سکتا کہ حقیقت
انہوں نے ہی مجھے طریق اسلام سکھلایا اور توحید کی صاف اور
پاک راہ پر میرا قدم جمایا۔ اس بزرگ درویش نے ایک دفعہ
میرے پاس بیان کیا کہ عیسیٰ جو ان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں
آوے گا۔۔۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عیسیٰ جو ان تو ہو گیا مگر وہ

کہاں ہے؟ انہوں نے کہا بیچ قادیان کے (یعنی قادیان میں) تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اُس جگہ عیسیٰ کہاں ہیں؟... انہوں نے فرمایا کہ وہ قادیان بٹالہ کے پاس ہے اُس جگہ عیسیٰ ہے۔ اور جب انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ عیسیٰ قادیان میں ہے اور اب جوان ہو گیا تو میں نے انکار کی راہ سے اُن کو کہا کہ عیسیٰ مریم کا بیٹا تو آسمان پر زندہ موجود ہے اور خانہ کعبہ پر اترے گا یہ کون عیسیٰ ہے جو قادیان میں ہے اور جوان ہو گیا۔ اس کے جواب میں وہ بڑی نرمی اور سلوک کے ساتھ بولے اور فرمایا کہ وہ بیٹا مریم کا جو نبی تھا مر گیا ہے وہ پھر نہیں آئے گا اور میں نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا مر گیا ہے وہ پھر نہیں آئے گا۔ اللہ نے مجھے بادشاہ کہا ہے میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں کہتا۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ خود بخود کہا کہ وہ عیسیٰ جو آنے والا ہے اس کا نام غلام احمد ہے۔ (نشان آسمانی ص ۲۳-۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۴ ص ۲۸۳-۲۸۴)

۵

زمانہ کی امامت کو زمانے کا امام آیا
محمد کی غلامی میں محمد کا غلام آیا

افق قادیان پر طلوع بدر

میرے پیارے اور قابل صدا احترام بھائیو! قدیم بزرگوں کے ارشادات
سنادینے کے بعد مجھے کچھ کہنے کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی اور اب
آپ کی روحانی بصیرت خود بخود نہایت آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتی ہے
کہ قرآنی آیت ”لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ“ اور احادیث نبویہ
میں اور اولیاء و اصفیاء اُمت کی طرف سے جس چودھویں کے چاند کے
طلوع کی خبر دی گئی تھی وہ اس عالم رنگ و بو میں حضرت مرزا غلام احمد
قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں۔
آپ ہی وہ مقدس وجود ہیں جو پیشگوئیوں کے عین مطابق قادیان کی
سرزمین میں ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو پیدا
ہوئے۔ ۱۲۶۸ھ میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ذات مبارک پر ہونے والے حملوں کے دفاع کی تیاری شروع کی اور
۱۲۹۰ھ میں آپ نے خدا سے مامور ہو کر غیر مسلم دنیا کو نشان نمائی
کا عالمی چیلنج دیا اور چودھویں صدی کے ٹھیک چھٹے سال ۲۰ رجب
۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو خدا تعالیٰ کے حکم سے
جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور ۱۳۰۷ھ میں

خدا کے اذن سے مسیح موعود و مہدی مہمود ہونے کا اعلان کیا اور
اُمتِ مسلمہ کو نہایت درجہ شفقت و محبت سے بھرے ہوئے الفاظ میں
آسمانی پیغام دیا کہ :-

”اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ

اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور
نصرتِ الہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا
اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ
نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے
جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا نے تعالیٰ
نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی
مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے با شفقت ہاتھ نے جلدی
سے تمہیں اٹھالیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج
تمہاری زندگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو
جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبِ بشارت ہونی تھی کبھی ضائع
کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب
کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجود
برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے

نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے؟“

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۱۰۵)

نیز فرمایا:-

”اے سچائی کے طالبو! سچائی کو ڈھونڈو کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہیں..... یہ وہی خدا کے دن ہیں جن کا وعدہ تھا۔ سو آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسولؐ کو پیروں کے نیچے گچلا جاتا ہے۔ کیا اس پاک نبیؐ کی توہین میں کچھ کسر رہ گئی۔ کیا ضرور نہ تھا کہ زمین کے اس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اس لئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چن لیا تا اپنی قدرت دکھلاوے اور اپنی ہستی کا ثبوت دے اور وہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں ان کو جتلاوے کہ میں ہوں اور سچائی کا حامی ہوں۔ اگر وہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا تو

دُنیا گمراہی میں ڈوب جاتی اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر
 مرتا۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ انسانی کشتی کو عین وقت میں اس
 نے تھام لیا۔ یہ چودھویں صدی کیا تھی چودھویں رات کا
 چاند تھا جس میں خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین
 پر پھیلا دیا۔ ”سراج منیر“ ص ۸۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۸۲
 اسی طرح فرمایا :-

”ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب
 سہولتِ تبلیغ اور سہولتِ سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص
 علامت ہے جس کو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے اور قرآن بھی کہتا
 ہے وَ اِذَا الْعِشَاءُ عُطِفَتْ ۝ یعنی عام دعوت کا زمانہ جو
 مسیح موعود کا زمانہ ہے وہ ہے جبکہ اونٹ بیکار ہو جائیں گے
 یعنی کوئی ایسی نئی سواری پیدا ہو جائے گی جو اونٹوں کی حاجت
 نہیں پڑے گی اور حدیث میں بھی ہے یُتْرَكُ الْقَلَامُ فَلَا
 يُسْعَىٰ عَلَيْهَا یعنی اس زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے
 اور یہ علامت کسی اور نبی کے زمانہ کو نہیں دی گئی۔ سو شکر کرو
 کہ آسمان پر نور پھیلانے کے لئے تیاریاں ہیں۔ زمین میں زمین
 برکات کا ایک جوش ہے یعنی سفر اور حضر میں اور ہر ایک بات

میں وہ آرام تم دیکھ رہے ہو جو تمہارے باپ دادوں نے نہیں دیکھے۔ گویا دنیا نئی ہو گئی ہے۔ بے بہار کے میوے ایک ہی وقت میں مل سکتے ہیں۔ چھ مہینے کا سفر چند روز میں ہو سکتا ہے۔ ہزاروں کوسوں کی خبریں ایک ساعت میں آ سکتی ہیں۔ ہر ایک کام کی سہولت کے لئے مشینیں اور کلیں موجود ہیں۔ اگر چاہو تو ریل میں یوں سفر کر سکتے ہو جیسے گھر میں کے ایک بستان سرائے میں۔ پس کیا زمین پر ایک انقلاب نہیں آیا؟ پس جبکہ زمین میں ایک عجوبہ نما انقلاب پیدا ہو گیا اس لئے خدائے قادر چاہتا ہے کہ آسمان میں بھی ایک عجوبہ نما انقلاب پیدا ہو جائے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۲۳۲)

نیز فرمایا:-

”عیسائی سلطنت کے وقت میں مسیح کا آنا ضروری تھا جیسا کہ حدیث یُکْسِرُ الصَّلِیْبَ کا مفہوم ہے اور اب پنجاب میں ساٹھ سال سے بھی زیادہ عیسائی سلطنت پر گزر گیا اور مسیح کا آنا اس قوم کے عہدِ قبائل میں آنا ضروری تھا جس کی لڑائیاں اور اکثر اور کام آگ کے ذریعہ سے ہوں گے اور اسی وجہ سے وہ یا جوج ما جوج کہلائیں گے۔ اب دیکھو کہ

مَدّت سے اس قوم کا غلبہ اور اقبال ظاہر ہو چکا سوچنے والے
 سوچ لیں... سو محض ہمدردی خلائق کی وجہ سے یہ دعویٰ
 مع دلائل پیش کیا گیا ہے تا کوئی بندہ خدا اس میں غور کرے
 اور قبل اس کے جو پیغام اہل پیچھے خدا کے ارادے اور مرضی
 کا تابع ہو جائے۔ کیا یہ انسان کا کام ہے کہ عین اس وقت
 پر جھوٹا دعویٰ کرے جس میں خدا کا کلام اور رسول کا کلام کہ
 رہا ہے کہ کوئی سچا آنا چاہیے اور اس کے مقابل پر کوئی سچا ظاہر
 نہ ہو۔ حالانکہ خدا کے مقرر کردہ موسم اور وقت نسیم صبا کی طرح
 گواہی دے رہے ہیں کہ یہ سچے کے مبعوث ہونے کا وقت ہے
 نہ جھوٹے مفری کذاب کا وقت۔ کیونکہ خدا کی غیرت جھوٹے
 کو ہرگز یہ موقعہ نہیں دیتی کہ سچے کے وقتوں اور علامتوں سے
 فائدہ اٹھاسکے۔
 ("ایام الصلح" ص ۱۶۰-۱۶۱)

۵

وقت تھا وقتِ سیحانہ کسی اور کا وقت
 میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہؒ کی پیش فرمودہ دلیل اکبر

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”خطبہ الہامیہ“ کے آخر میں نہایت تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ سجدہ کی چھٹی آیت **يَذِيرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ** ... الخ میں پیش گوئی فرمائی تھی کہ اُس نے قرآن مجید نازل کر کے امرِ شریعت کی تدبیر فرمائی اور اسے تمام بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے نقطہ کمال تک پہنچایا مگر خیر القرون کی پہلی تین صدیوں کے بعد ہزار سالہ گمراہی کا دور آئے گا اور قرآن آسمان پر اٹھ جائے گا جس کے بعد آخری ہزار سالہ دور کا آغاز ہوگا جس میں آدم الف آخر یعنی مسیح موعود کو مبعوث کیا جائے گا جس کی بعثت اس آیت کی رو سے تین صدیوں کے بعد آنے والے ہزار سالہ دور کے اختتام پر یعنی چودھویں صدی کے شروع میں مقدّر تھی۔ حضور علیہ السلام نے اس قرآنی پیش گوئی کو دلیل اکبر قرار دیتے ہوئے نیا بھر کے مسلمان مذہبی رہنماؤں کو دعوتِ فکر دی اور نہایت تحدی کے ساتھ فرمایا ”وَرَأَيْتُمْ لَمْ تَقْبَلُوا فَبَيِّنُوا لَنَا مَا مَعْنَىٰ هَذِهِ الْآيَةِ مِنْ دُونِ هَذَا الْمَعْنَىٰ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ یعنی اگر آپ حضرات واقعی علم قرآن رکھتے

ہیں اور میرے بیان کردہ معنی قابل قبول نہیں ہیں تو آپ
لوگ مرد میدان بنیں اور اس کے سوا کوئی اور معنی تو
کر کے دکھلائیں ۵

ہمیں کچھ کہیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہو دے دل و جاں اس پہ قربان ہے

معجزات نبوی کا وسیع دروازہ

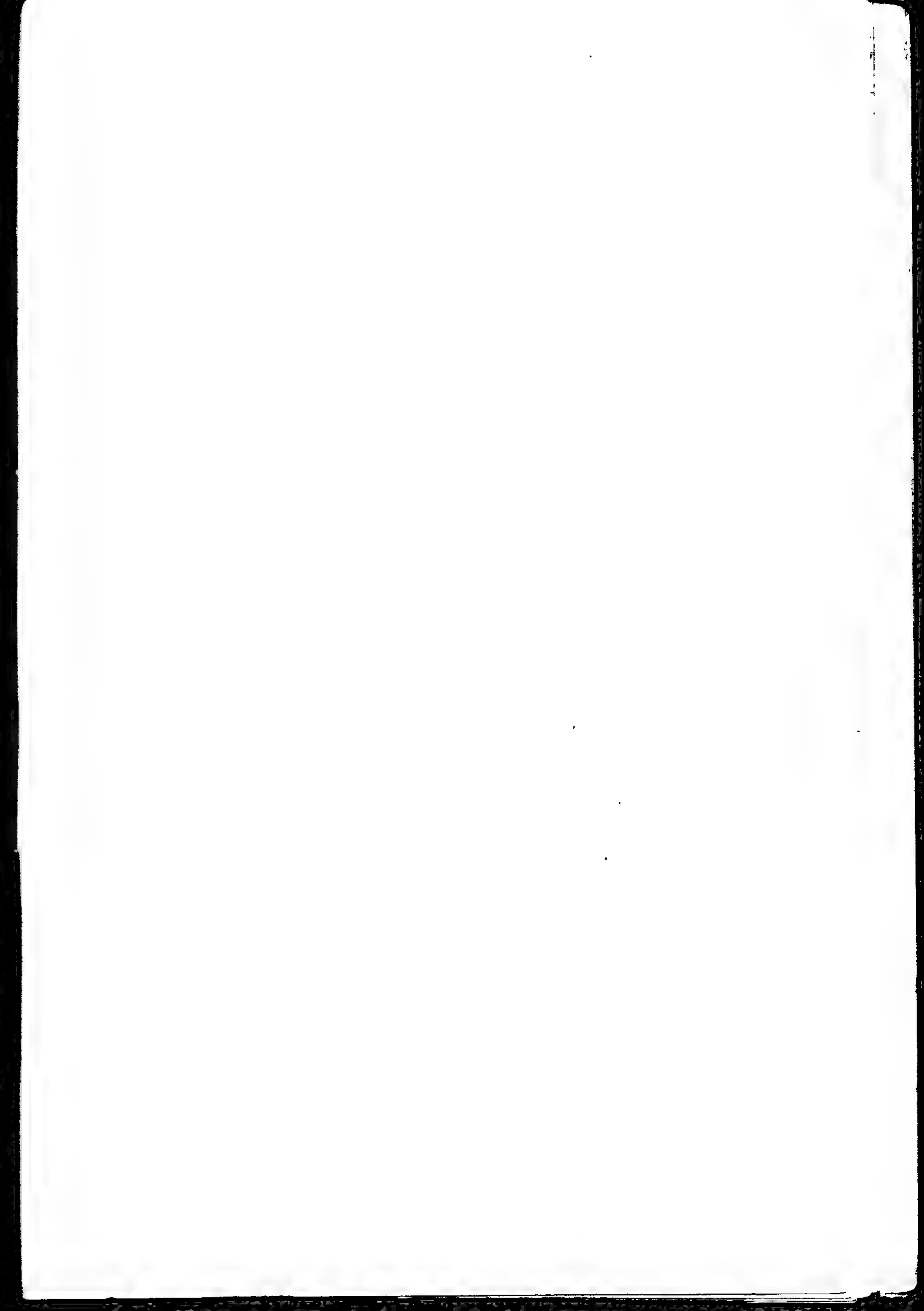
مسیح موعود و مہدی موعود کے ظہور کے بعد تاریخ اسلام کا ایک
نیا انقلابی دور شروع ہو گیا اور مظلوم اور نہتے بے بس اور غریب مسلمانوں
کے لئے خدا کی نصرتیں، نشانات و بینات کی افواج کے جلو میں بارش کی
طرح نازل ہونے لگیں۔ چودھویں صدی غزوہ بدر کے وسیع محاذ میں بدل
گئی اور معرکہ بدر کے آسمانی برکات و حالات دوبارہ عود کر آئے۔
چنانچہ حضور نے فرمایا :-

”تیرہ سو برس کے بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے معجزات کا دروازہ کھل گیا۔“

(”آیام الصلح“ ص ۱۷۱۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۳۰۵)

اے چودھویں کے چاند قسم تیرے نور کی
 آئی ہے یاد تجھ سے مجھے آنحضورؐ کی
 اے چاند تو بھی مشرق میں آکر ہوا تمام
 مشرق ہی اس کی سمت ہے اتمام نور کی
 اٹھل وہ ماہتاب، ٹھل وہ آفتاب
 لاکھوں تجلیاں ہیں جہاں کوہِ طور کی
 (کلامِ ظفر)

دو سر احمه



صداقت اسلام کے چالیس نشان

برادران اسلام! خاکسار آپ کا بہت سا قیمتی وقت لے چکا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنے مقالہ سے بے انصافی بلکہ ظلم کروں گا اگر اس کے دوسرے حصہ میں ان لاتعداد نشانوں میں سے نمونہ چالیس ایسے بے نظیر اور عظیم المثال نشانات کا تذکرہ نہ کروں جو چودھویں صدی میں شہنشاہِ دو عالم، سید الکونین، خاتم المؤمنین، خاتم العارفین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ سلف کی حیرت انگیز پیشگوئیوں کی تکمیل کی صورت میں پئے درپئے ظاہر ہوئے اور ان میں سے ہر نشان اسلام کے زندہ مذہب اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ رسول ہونے اور امتِ مسلمہ کے گزشتہ تمام اولیاء و اصفیاء کے بلند مقامِ روحانیت پر شاہدِ ناطق ہے۔

پہلا نشان (۱۲۵ھ)
۶۱۸-۳۵

۶-۶-۶۶۲۷-۲۸ ھ میں جبکہ شاہ ایران کسریٰ بن ہرمز نے یمن کے گورنر

باذان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم دیا تھا حضور
علیہ السلام پر یہ انکشاف ہوا کہ آخری زمانہ میں دین اسلام کو تریا سے
واپس لانے کا فرض منصبی اور کار نمایاں ابنائے فارس کے سپرد کیا
جائے گا۔ چنانچہ فرمایا :-

”لَوْ أَنَّ الْإِيْمَانَ بِالشُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ
أَهْلِ فَارِسَ“ (در منشور السیوطی جلد ۶ ص ۲۱۴ تفسیر

سورۃ جمعہ - دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۲ھ)

”لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الشُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ
رَجُلٌ مِّنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ“ (م عن
ابی ہریرۃ)

(کنز العمال جلد ۶ ص ۲۶۴ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۳ھ)

کہ ایمان خواہ کسی وقت تریا تک بھی پہنچ گیا اہل فارس میں سے
بعض مرد کامل اس کو واپس لے آئیں گے۔ اور غالباً یہی وہ خصوصیت
کافی جس کی بناء پر حضور نے یہ ارشاد فرمایا :-

”أَعْظَمُ النَّاسِ نَصِيْبًا فِي الْإِسْلَامِ أَهْلُ فَارِسَ“

(کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۵ از حضرت شیخ علاؤ الدین علی المتقی -

متوفی ۹۵۷ھ)

کہ اہل ایران اسلام میں تمام لوگوں سے بڑھ کر خوش نصیب ہیں۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نشان صداقت حضرت مسیح موعودؑ
 کے وجود میں ظاہر ہوا۔ ۹۳۸ھ میں آپ کے مورث اعلیٰ حضرت مرزا
 ہادی بیگ صاحب مع دیگر افراد خاندان کے سلطنت مغلیہ کے پہلے تاجدار
 محمد بابر کے عہد حکومت میں سمرقند سے دہلی تشریف لائے اور پھر دہلی
 سے ضلع گورداسپور میں قیام فرما ہوئے اور اسلام پور قاضی کے نام
 سے ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جو ۱۲۱ھ (۱۸۰۲ء) تک قائم
 رہی۔ لہذا حضرت بانی احمدیت علیہ السلام قطعی طور پر فارسی النسل
 تھے جیسا کہ نامور اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ
 ”اشاعت السنۃ“ جلد ۱ ص ۱۹ میں واضح طور پر تسلیم کیا۔

پاکستان کے ممتاز مؤرخ جناب پروفیسر مقبول بیگ بدخشان
 (دارائی ”نشان سپاس“ ایران) کی کتاب ”تاریخ ایران“ (جلد اول)
 سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ ۱۲۵ھ قبل مسیح میں پنجاب اور سندھ
 ایرانی قلمرو میں شامل کر لئے گئے تھے اور عرصہ تک ایرانی صوبے بنے
 رہے۔

دوسرا نشان (۱۲۵ھ - ۶۱۸ھ)

متعدد احادیث سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ مہدی موعود کا ظہور

ہندوستان کے مشرقی ملک میں اور کدک بستی میں ہوگا۔ یہ نشان
بھی چودھویں صدی میں پورا ہوا۔

(الف) "يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُوطِنُونَ
لِلْمَهْدِيِّ سُلْطَانَهُ"

"کنز العمال" جلد ۱۸۶ للشيخ علاؤ الدین علی المتقی الہندی

متوفی ۵۹۷ھ حیدرآباد دکن ۱۲۱۴ھ

ملک عرب کے مشرق کے علاقہ کے لوگ (یعنی ہندوستانی)
مہدی کی روحانی حکومت کو اپنے وطن میں قائم کریں گے۔

(ب) "عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيلِي يَقُولُ لَا يَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَصَابَتَيْنِ حَرَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِمَا النَّارَ عَصَابَةً تَغْزُوا الْهِنْدَ وَ
هِيَ تَكُونُ مَعَ الْمَهْدِيِّ اسْمُهُ أَحْمَدُ" الخ

(البخاری فی تاریخہ والرافعی فی کتاب المہدی

وابن مردویہ وابن شاہین وابن ابی الدنیا)

ترجمہ :- حضرت انسؓ نے فرمایا کہ سنائیں نے اپنے خلیل (رسول اللہؐ)

سے کہ نہیں کھڑی ہوگی قیامت یہاں تک کہ بھیجے اللہ برتر،

دو جہاں غنوں کو، کہ حرام کیا ہے اللہ نے ان دونوں پر

دوزخ کو، ایک جماعت جو غزوہ کرے گی ہند میں اور ہوگی وہ
ساتھ ہمدی کے جس کا نام احمد ہوگا۔

(النجم الثاقب) اہتدای لمن یدعی الدین الواصب

حصہ دوم ص ۱۳۴ تالیف مولانا عبد الغفور مطبع احمدی پٹنہ ۱۳۱۰ھ

(ج) ”یَخْرُجُ الْمُهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدَّعَه“

(”جواہر الاسرار“ از حضرت علی بن حمزہ۔ اشارات فریدی

حصہ سوم صفحہ ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف

مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

ہمدی کا طور ایسی بستی سے ہوگا جسے کدعہ کہا جائیگا۔

علاوہ ازیں دسویں صدی ہجری کے ایک بزرگ نے رسالہ تلخیص البیان

فی علامات ہمدی آخر الزمان میں لکھا کہ ”یَبْعَثُ جَيْشًا مِّنَ الْهِنْدِ“

کہ حضرت ہمدی ہندوستان سے لشکر بھیجیں گے۔ یہ رسالہ دراصل حضرت

علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) حضرت یوسف بن یحییٰ المقدسی

(متوفی ۶۸۵ھ) اور حضرت ابن حجر الھیمی (متوفی ۹۴۴ھ) کے سائل

کا خلاصہ ہے جس کا ایک قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے نادر مخطوطات

میں محفوظ ہے۔

تیسرا نشان (۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۵ء)

مسلم اسپین کے ممتاز مفسر اور صوفی الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ (ولادت ۵۶۰ھ / ۱۱۶۵ء وفات ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء) نے اپنی کتاب "فصوص الحکم" (فص شیشی) میں لکھا ہے کہ حضرت شیت علیہ السلام کی طرح خاتم الاولاد (مہدی موعودؑ) کی ولادت بھی تو آم ہوگی "تُولَدُ مَعَهُ اُخْتُ" پہلے اس کی بہن بعد ازاں وہ پیدا ہوگا۔ سو ایسا ہی عمل میں آیا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"الحمد لله والمنة کہ متصوفین کی اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں۔ میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح تو آم پیدا ہوا تھا۔ صرف یہ فرق ہوا کہ پہلے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا وہ چند روز کے بعد جنت میں چلی گئی اور بعد اس کے میں پیدا ہوا اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ حسینی الاصل ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی طبع اول ص ۲۰)

"اس سے مطلب یہ ہے کہ اُس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے

کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ مگر یہ
تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیان ہمارے
مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صیدنی الاصل ہیں یعنی چین
کے رہنے والی“ (ایضاً حاشیہ)

ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت ابن عربیؒ کے ہم عصر مؤرخ
حضرت الشیخ الامام شہاب الدین ابی عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الحموی
الرومی البغدادی (متوفی ۶۲۶ھ) کی کتاب ”معجم البلدان“ سے پتہ چلتا
ہے کہ اُس زمانہ میں ملتان سے آگے چین کی سرحد شروع ہو جاتی تھی۔
(جلد ۵ ص ۴۱۸)

چوتھا نشان

حدیث نبویؐ میں ہے کہ :-

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”ص“: ”الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجَلِي
الْجَبَّةُ، أَقْنَى الْأَنْفِ“ (كفاية الطالب“ في
مناقب علی ابن ابی طالب ص ۵ للامام الحافظ ابی
عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد القرشی
الکنجی الشافعی المقتول ۵۶۵ھ الطبعة الثانية
مطبوعہ ۱۳۹۰ھ ناشر: المطبعة الحيدرية - النجف)

یعنی ”رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مہدی میرا
متبع کامل ہوگا۔ اس کی پیشانی روشن اور ناک گونچی ہوگی۔“
”رَجُلٌ أَدَمٌ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَهْلِ الرَّجَالِ
بَسْطُ الشَّعْرِ“ (بخاری جلد ۲ ص ۱۷۱)

”سیح موعود کا رنگ نہایت خوبصورت گندمی اور اس
کے بال سیدھے ہوں گے۔“

”كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِ عِبَارَتَانِ
قَطْوَانِيتَانِ كَانِ فِي وَجْهِهِ الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيُّ
فِي اللَّوْنِ فِي خَدَيْهِ الْإِيْمَنُ خَالٍ أَسْوَدٌ ابْنُ
أَرْبَعَيْنِ سَنَةٍ“ (کتاب ”لوائح الانوار البہیة و
سواطع الاسرار الاثریة“ جلد ۲ ص ۱)

”مہدی موعود وہ کوئی اسرائیلی نسل کا فرد ہے۔ اس پر
دھاری دار دو چادریں ہوں گی۔ اس کا چہرہ گویا روشن
ستارہ ہوگا اور اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل
کا نشان ہوگا اور عمر چالیس سال ہوگی۔“

خدا کی قدرت! سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بالکل
یہی علیہ تھا۔ اسی لئے فرماتے ہیں ۷

موعودم و بخلیہ ماثور آدم
 حیف است گردیدہ نہ بیند منظم
 رنگم چون گندم است و بپو فرق بین است
 ز انساں کہ آمدست در انبار مژدم
 (دُرّ ثمین فارسی)

ترجمہ :- میں موعود ہوں اور میرا حلیہ حدیثوں کے مطابق ہے افسوس
 ہے اگر آنکھیں کھول کر مجھے نہ دیکھیں۔
 میرا رنگ گندمی ہے اور بالوں میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ
 میرے آقا کی احادیث میں وارد ہے۔

پانچواں نشان (۱۲۵۰ھ - ۱۸۳۵ء)

حدیث نبویؐ میں مہدی موعود کا نام احمد بتایا گیا تھا :-
 ”فانہ المہدی واسمہ احمد بن عبد اللہ“
 (الفتاویٰ الحدیثیۃ ص ۱۷۱ الطبعة الثانیہ
 ۱۳۹۰ھ - ۱۹۷۰ء، تالیف احمد شہاب الدین بن حجر البیہقی
 المکی خاتمة الفقهاء ۹۰۹ - ۹۷۴ھ مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ بمصر)
 ”یقیناً وہ مہدی ہوگا اور اس کا نام احمد بن عبد اللہ ہوگا“

نواحِ دہلی کے مشہور ملہم بزرگ حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا
مشہور شعر ہے ۛ

”ا۔ ح۔ م۔ و۔ د۔ ا۔ ل۔ مے خوانم

نامِ آلِ نادر مے بینم“

”الاربعة فی احوال المہدیّین“ از حضرت شاہ اسماعیل

شہیدؒ مصری گنج کلکتہ ۲۵ / محرم الحرام ۱۲۶۸ھ / ۲۱ / نومبر ۱۸۵۱ء

کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ نام اس امام کا احمد ہوگا۔

حضرت امام باقرؑ مجلسیؒ (المتوفی ۱۱۶۹ھ) جیسے بزرگ نے

”بحار الانوار“ جلد ۱۳ ص ۹ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ ہمدی موٹو دکانام

مرگب ہوگا۔ اس کا نام احمد بھی ہوگا اور غلام بھی اور محمود بھی

اور عیسیٰ مسیح بھی۔ ملتان کے ایک بزرگ حضرت علی حیدرؒ نے

مدتوں قبل خبر دی ۛ

ب۔ بے دی بیع نہ دس ملّاں اوہو الف رسدھا ختم گھت آیا

اوہا یار کلو کرطی رات والاہن بھیس وٹا کے وٹ آیا

سوہنا میم دی چادر پین کے جی کیا زلفاندا گھنگھٹ گھت آیا

علیحدراوہا یار پیاراہن احمد بن کے وٹ آیا

”مکمل مجموعہ بیات علی حیدرؒ مرتبہ ملک فضل الدین صاحب لکے زئی مجتہبی پرنٹنگ پریس ہوٹا رنجم“

چھٹا نشان ^۶ (۱۲۹۴ھ - ۱۳۰۱ھ) (۱۸۸۰ء - ۱۸۸۴ء)

مشرق وسطیٰ کے ایک قدیم بزرگ حضرت یحییٰ بن عقیب (پانچویں صدی
ہجری) نے اپنے ایک الہامی قصیدہ میں خبر دی کہ ۷
”وَيَأْتِي بِالْبِرِّ هَيْئًا لِّلْوَاتِي“

”تَسْلِمُهَا الْبِرِّيَّةُ بِالْكَمَالِ“

”شمس المعارف الكبرى“ جلد ۳ مؤلف شیخ احمد البونی

المتوفی ۶۲۲ھ

ہمدی معبود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے ایسے براہین
لائے گا جن کو ان کے کمالات کے باعث ایک خلقت تسلیم کرے گی۔ یہ
مہتمم بالشان پیشگوئی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی شہرہ آفاق کتاب
”براہین احمدیہ“ (۱۸۸۰-۱۸۸۴ء) کی تالیف سے پوری
ہوئی جس کی نسبت اس زمانہ کے مشہور اہل حدیث عالم جناب مولوی محمد حسین
صاحب بٹالوی (وفات ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء) ایڈیٹر اشاعت السنۃ
نے اپنے مفصل اور تازہ نئی تبصرہ میں لکھا :-

”ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت
کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع

نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ يحدث بعد ذلك
 امرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی
 و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا
 ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی
 ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو
 کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین
 اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمن سماج سے اس زور شور سے مقابلہ
 پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی
 کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ
 حالی نصرت کا بھی بیڑہ اٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین
 الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو
 وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر تجربہ و مشاہدہ
 کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا
 دیا ہو۔ ”اشاعة الشیئة“ جلد ہفتم نمبر ۶ ص ۱۶۹-۱۷۰

سالتواں نشان (۱۳۰۱ھ تا ۱۳۲۶ھ)
 (۱۸۸۴ء تا ۱۹۰۸ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمدی موعود کو ”ذوالقرنین“

سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے مڑی ہے :-

”سمعتُ رسولَ اللہ یقولُ انَّ ذَا الْقَرْنَيْنِ كَانَ

عَبْدًا صَالِحًا... یلغ المشرق والمغرب وانَّ اللہ

تبارک وتعالیٰ سیجزی سُنَّتہ فی القائمین ولدی

یبلغہ شرق الارض وغربہا۔“ (تذکرۃ لکمال بحوالہ

”النجم الثاقب“ از مولانا عبدالغفور حصہ اول ص ۲۲۳ حصہ دوم

تصنیف ۱۲۰۷ھ مطبع احمدی پٹنہ ۱۳۱۰ھ)

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ

کی زبان مبارک سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا ذوالقرنین ایک نیک

بندہ تھا جو شرق و غرب تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کی یہ سنت

دوبارہ میرے فرزند مہدی موعود کے ذریعہ سے جاری کر دے گا

جو اس کے پیغام کو زمین کے مشرق و مغرب تک پہنچا دے گا۔

اس پیشگوئی کے عین مطابق حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے

۱۳۲۲ھ (اگست ۱۹۰۴ء) میں یہ دعویٰ فرمایا کہ یہ موعود ذوالقرنین آپ

ہی ہیں کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں اور میری پیدائش اور میرا

ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ دو

صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔“ (لیکچر لاہور ص ۵۳ حاشیہ) جہاں تک

شرق و غرب تک پہنچنے کا تعلق ہے آپ کی آسمانی آواز آپ کی زندگی میں ہی مشرقی و مغربی ملکوں تک پہنچ گئی تھی اور اب خدا کے تصرف خاص سے نائب مہدی اور ذوالقرنین وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں اس کا عملی ظہور اس شان کے ساتھ ہو رہا ہے کہ یورپ، افریقہ اور امریکہ آفتاب اسلام کی ضیا پاشیوں سے بقیعہ نور بن رہے ہیں جو محمد عربیؐ کا درخشندہ نشان ہے۔

اٹھواں نشان (۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۴ء)

دہلی کے ولی کامل حضرت خواجہ محمد ناصر رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۲۸۵ھ وفات ۱۳۷۲ھ) کو ایک مکاشفہ میں حضرت امام حسن علیہ السلام (ولادت: رمضان ۱۲۸۵ھ) کی رُوح مبارک نے خوشخبری دی کہ :-

”میں حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ ہوں اور نانا جان نے مجھے

خاص اس لئے تیرے پاس بھیجا تھا کہ میں تجھے معرفت اور

ولایت سے مالا مال کر دوں۔ یہ ایک خاص نعمت تھی جو خانوادہ

نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتدا تجھ پر

ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر ہو گا۔" (میںخانہ درود ص ۲۶ مطبوعہ جتید برقی پریس مصنفہ حکیم خواجہ)

سید ناصر عزیز فراق - مارچ ۱۹۱۰ء)

خاندان خواجہ محمد ناصرؒ کی یہ موعود نعمت حضرت سیدہ نصرت بہا
بیکم رضی اللہ عنہا تھیں جو ۱۲ نومبر ۱۸۸۴ء / ۲۷ محرم ۱۳۰۲ھ میں حضرت
مہدی موعود علیہ السلام کے عقد میں آئیں۔

۹۔ نوال نشان (۱۰ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ / ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے اشتهار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں
اپنے ایک موعود فرزند (مصلح موعود) کی پیشگوئی فرمائی جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء
کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین
محمود احمدؒ کی پیدائش سے بکمال شان پوری ہوئی۔ مصلح موعود کے بابرکت
وجود کے متعلق جو صفات آپ پر منکشف ہوئیں ان کی تفصیل دو صدیاں
پیشتر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (ولادت ۱۱۱۴ھ / وفات
۱۱۷۱ھ) کی کتاب "الخیرالکثیر" میں موجود ہے :-

"وقد طلب من بطن الخامس من هذا الدعاء
أن يظهر الله سبحانه باسمه الولي تارة أخرى
عند قرب القيامة لينصيح ذلك الرجل بالإسليم

الجامع المحمّدی ثمّ الاسم الجامع العیسوی بعد
 ان کان حکیمًا معصومًا وجیهًا محیطًا للنّشآت
 متغلغلًا فی الجمال لا یدُّ له إلّا الجمال ولا رِجل
 له إلّا الجمال ولا لسانٌ له إلّا الجمال ولا فؤادٌ
 له إلّا الجمال فیکونُ شرحًا لیوسف علیہ السلام
 ومؤدّی الحقوق شفا فیته وفتاحًا لاجله قلاع
 الغوامض ومسخرًا له اقالیم العلوم فیسکن
 به جاشه وتقرب به عینه ولعلّ الله سبحانه
 قد اجاب دعائه والحمد لله رب العالمین
 (الخیر الکثیر ص ۹۵-۹۶ از الشیخ قطب الدین احمد المعروف
 شاکہ ولی اللہ ^۲ ۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۶ھ - مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خشک)
 ترجمہ :- (حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا اَنْتَ وِلّٰی فِی الْبَدْنِیَا
 وَالْاٰخِرَةِ کے ذریعہ) اس کے پانچویں بطن کے اعتبار سے
 یہ طلب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک نام ولی کے ذریعہ
 قیامت کے قریب کسی وقت دوبارہ ان کا منظر پیدا کرے
 تاکہ وہ آدمی اسم جامع محمدی اور پھر اسم جامع عیسوی سے
 رنگین ہو جائے وہ منظر حکیم بھی ہوگا وجہ یہ بھی ہوگا ترقیات

کا احاطہ کرے گا، سراپا جمال ہوگا، اس کا ہاتھ بھی جمال
 ہوگا، اس کے پاؤں بھی جمال ہوں گے، اس کی زبان بھی جمال ہو
 اس کا دل بھی جمال۔ خلاصہ یہ کہ وہ یوسف ثانی ہوگا۔ وہ
 شقاقت کے حقوق ادا کرے گا۔ اُس کے لئے پوشیدہ معارف
 اسرار کے قلعے کھول دیئے جائیں گے۔ علوم کی کائنات اُس
 کے لئے مسخر کر دی جائے گی، اُس طرح اس کا دل سکون
 پائے گا۔ آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ امید ہے اللہ تعالیٰ نے یہ
 دُعا سن لی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین

دسوال نشان (۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ / ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء)

قدیم نوشتوں میں لکھا تھا :-

(الف) ”يَبَايِعُهُ الْعَارِفُونَ مِنْ أَهْلِ الْحَقَائِقِ عَنْ شُهُودِ

وَكَشْفِ“ (ينابيع المودة جلد ۲ ص ۵۸ تالیف السيد

شيخ سليمان الحسني البليغي المعروف بخواجه كلال المتوفى ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۷ء طبع ثانی

مکتبہ العرفان بیروت)

یعنی اہل حقائق میں سے عارفین نشانات کے مشاہدہ اور

انکشاف الہی کے تحت اس کی بیعت کریں گے۔

(ب) اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے انصارِ ہمدیٰ کی نسبت بالخصوص یہ پیشگوئی فرمائی :-

”لِلّٰهِ عِزٌّ وَجَلٌّ بِهَا كُنُوزٌ لَّيْسَتْ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ - وَلَكِنَّ بِهَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ عَرَفُوا اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ وَهُمْ اَنْصَارُ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ“ (کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن طالب ص ۴۹۱ و ص ۴۹۲ - مؤلف: الامام ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الشافعی مقتول ۶۵۸ھ - ناشر: المطبعة الحیدریہ البغدادیہ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء)

ترجمہ :- اللہ عز و جل کے ہاں سونا چاندی کے علاوہ اور بھی خزانے ہیں اور وہ مومن مرد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہے اور وہ ہمدیٰ آخر الزمان علیہ السلام کے انصار ہوں گے۔

(ج) ”ہم... فی السّماء معروفة و فی الارض مجهولة“

(”ینایع المودّة“ الجزء الثالث ص ۹۴، للعلامة الفاضل شیخ

سیلمان بن شیخ ابراہیم المتوفی ۱۲۹۴ھ - الطبعة الثانية

مکتبہ العرفان - بیروت)

”ان کے نام آسمان میں معروف ہوں گے مگر زمین میں غیر معروف“

۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں
بیعتِ اولیٰ ہوئی۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر اس
روز جن چالیس درویش بزرگوں نے بیعت کی وہ سب ان پیش گوئیوں کے
عین مطابق اربابِ حقائق و کشف تھے اور اِلا ما شاء اللہ سب گوشہ گنہامی میں
پرے ہوئے تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ظہور مہدی کے لئے ”پیراغ دین“
کے اعداد کے مطابق جو ۱۲۶۸ سال کی مدت بتا رکھی تھی (حج الکرامہ ص ۳۹)
وہ بھی اس یادگار تقریب کے ذریعہ کمال صفائی سے پوری ہو گئی کیونکہ مصر کے
ممتاز ہیئت دان اور مؤرخ محمد مختار پاشا کی تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ منورہ کی اضافی بستی
قبائیں رونق افروز ہوئے تھے (التوفیقات الالہامیہ مطبوعہ مصر ۱۱۳۱ھ)
اور لدھیانہ کی بیعتِ اولیٰ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی اسی طرح شمسی اعتبار سے
ٹھیک ۱۲۶۸ سال میں یہ تاریخ ساز واقعہ رونما ہوا۔ فَتَبَارَكَ اللهُ
اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

گیارہواں نشان (جمادی الاول ۱۳۰۸ھ / دسمبر ۱۸۹۰ء)

کئی صلحائے اُمت جن میں حضرت محی الدین ابن عربیؒ (۵۶۰-۶۳۸ھ)

حضرت امام سراج الدین عمر ابن الوردیؒ (وفات ۸۳۴ھ) حضرت نعمت اللہ
ولیؒ (زمانہ چھٹی صدی ہجری) حضرت علامہ حسین ابن معین الدین المیبدیؒ
(وفات ۸۶۶ھ) اور حضرت شیخ محمد اکرم صابریؒ (وفات ۱۱۲۹ھ) خاص
طور پر قابل ذکر ہیں؛ صدیوں سے یہ بتاتے چلے آ رہے ہیں کہ اسلام میں کئی
لوگ اس خیال کے قائل ہیں کہ تہدی اور یحییٰ ایک ہی وجود میں جلوہ افروز عالم
ہوں گے۔

(ا) چنانچہ الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:-
”وَجِبَ نَزْوُلُهُ فِي اخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهِ بِبَدَنِ
اخَرَ“ (تفسیر عرائس البیان جلد ۱ ص ۲۶۲)

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ایک
دوسرے بدن (وجود) کے ساتھ ضروری ہے۔

(ب) حضرت امام عمر ابن الوردیؒ فرماتے ہیں:-
”قَالَتْ فِرْقَةٌ مِّنْ نُّزُولِ عِيسَى خُرُوجَ رَجُلٍ
يُشَبِّهُ عِيسَى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ كَمَا يُقَالُ
لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ مَلَكٌ وَلِلشَّرِّ شَيْطَانٌ تَشْبِهُمَا
بِهِمَا وَلَا يُرَادُ بِهِمَا الْأَعْيَانُ“ (خريدة العجائب
وفريدة الرغائب ص ۲۶۳ مطبوعہ التقويم العلمي - مصر)

ترجمہ :- ایک گروہ نے نزول عیسیٰ سے ایک ایسے شخص کا ظہور مراد لیا ہے جو فضل و شرف میں عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہوگا۔ جیسے تشبیہ دینے کے لئے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہتے ہیں مگر اس سے مراد فرشتہ یا شیطان کی ذات نہیں ہوتی۔

(ج) حضرت نعمت اللہ ولیؒ فرماتے ہیں :-

مہدی وقت عیسیٰؑ دوران

ہر دورا شہسوار سے مہم

یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی، دونوں صفات کا حامل ہوگا اور دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ یہ دوسرا مصرعہ عجیب تفسیر پر مشتمل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم پا کر عیسیٰ ہونے کا بھی دعویٰ کرے گا۔

(د) علامہ مہسذب میؒ نے بھی "شرح دیوان" میں لکھا ہے :-

"روح عیسیٰ علیہ السلام در مہدی علیہ السلام بروز کند و

نزول عیسیٰ ایں بروز است" ("غایۃ المقصود" ص ۲)

ترجمہ :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت مہدی علیہ السلام میں ظہور

کرے گی اور یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

(س) شیخ محمد اکرام صاحب صابریؒ "اقتباس الانوار" میں

کہتے ہیں :-

”بعضے برآئند کہ رُوح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول
عبارت از ہمیں بروز است مطابق این حدیث لا مہدی
الا عیسیٰ بن مریم“ (ص ۵۲)

یعنی بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ کی روحانیت مہدی میں
بروز (ظہور) کرے گی اور حدیث میں لفظ نزول سے مراد یہ
بروز ہی ہے مطابق اس حدیث کے کہ لا مہدی الا عیسیٰ
بن مریم یعنی نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم۔

یہ سب پیشگوئیاں چودھویں صدی کے آٹھویں سال ۱۳۰۸ھ
میں پوری ہوئیں۔ چنانچہ حضرت بانی احمدیت کو الہام ہوا :-
”مسح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے
رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے“
(ازالہ اوہام ص ۵۶۱)

اس نشان کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیشگوئیاں
ایک ایسے وجود کے ذریعہ پوری ہوئیں جو اس الہامی انکشاف سے پہلے
”عقیدہ حیات مسیح“ پر پوری قوت سے قائم تھا۔

بارہ سوال نشان (۲۵/ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ / ۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء)

خلیفہ رسول مقبول حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا :-
 ”عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا قام قائم آل
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع اللہ لہ
 اهل المشرق و اهل المغرب فيجتمعون کما
 یجتمع قزح الخریف“

(”ینایع المودّة“ الجزء الثالث ص ۹)

یعنی جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منصب
 پر کھڑا ہوگا تو جس طرح موسم خریف میں بادل آتے ہیں اسی
 طرح اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو
 جمع کر دے گا۔

حضرت علامہ باقر مجلسی (متوفی ۱۳۹۸ھ) نے ”بحار الانوار“
 جلد ۱۳ ص ۱۵۹ میں لکھا ہے کہ ظہور مہدی موعود کے وقت آل محمد یعنی
 حقیقی مسلمان مہمہ سے بھی زیادہ کمزور اور بے حقیقت نظر آئیں گے
 مگر بالآخر مشارق و مغارب پر چھا جائیں گے۔

مشرق و مغرب کا یہی وہ عالمی اجتماع ہے جس کی بنیادی اینٹ

۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کے پہلے (یک روزہ) سالانہ جلسہ قادیان میں
 رکھی گئی جس میں صرف ۷۷ عشاق احمدیت جمع ہوئے مگر اب خدا تعالیٰ
 کی نصرتوں کا کیسا بے مثال نظارہ ہمارے سامنے ہے۔
 دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
 گننام پاک کے شہرہ عالم بنا دیا

تیرھواں نشان (۱۳۰۱ھ و ۱۳۰۸ھ)
 (۱۸۸۴ء و ۱۸۹۱ء)

اب میں صداقت اسلام کا ایک ایسا واضح نشان بتلاتا ہوں جو
 ”براہین احمدیہ“ کی اشاعت کے ساتھ چودھویں صدی کے پہلے ہی سال
 یعنی ربیع الاول ۱۳۰۸ھ سے آج تک برابر ایک لحظہ کے توقف کے
 بغیر پورا ہوتا آرہا ہے اور کسی مسلم، غیر مسلم اور بد مذہب بلکہ دہریہ تک کو
 اس کے انکار کی مجال نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے سورہ فاتحہ
 میں ہر مسلمان کو غَيْرِ الْمُغْنُوْبِ کی دعا کرنے کا حکم دے کر اور مخیر
 صادق خاتم المومنین، خاتم العارفين، خاتم النبیین حضرت محمد عربی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے موعود کو مہدی کے نام سے نامزد کئے
 یہ لطیف اشارہ فرمایا کہ مسیح موسوی کی طرح مسیح محمدی کو بھی دینی زعماء،
 مشائخ عصر اور وارثین محراب و منبر یقیناً تکفیر کا نشانہ بنائیں گے اور

اسے مہدی یعنی ہدایت یافتہ کہنے کی بجائے کافر و ملحد اور دجال کہیں گے
 سو یہ نام پہلے سے بطور دفاع کے مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ خدانے ہمارے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لاکھوں برس پہلے عرش پر محمد رکھا
 کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ قریش مکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "مذمم"
 کہہ کر پکاریں گے۔ چنانچہ بخاری شریف (باب ما جاء فی اسماء
 الرسول) میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ کے شرابیوں
 کے اس فعل سے اطلاع ہوئی تو حضورؐ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ
 میرا نام تو محمد ہے اور جو محمد ہو وہ مذمم کیسے ہو سکتا ہے؟
 دیکھو خدانے مجھے اُن کی گالیوں سے کس طرح محفوظ رکھا۔

آنحضورؐ کی روحانی اور مقناطیسی قوت کا یہ زبردست کمال ہے کہ
 صدیوں بعد پیدا ہونے والے صوفیاء، مجددین بلکہ بعض علماء و ظواہر نے
 بھی مہدی کے نام میں پوشیدہ اس لطیف اشارہ کو خوب سمجھا۔ چنانچہ
 سراج الصوفیاء حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے پیشگوئی فرمائی ہے:-
 "إِذَا خَرَجَ هَذَا الْإِمَامُ الْمَهْدِيُّ فَلَيْسَ لَهُ
 عَدُوٌّ مُّبِينٌ إِلَّا الْفُقَهَاءُ خَاصَّةً فَإِنَّهُ لَا
 يَبْقَى لَهُمْ دِرْيَاسَةٌ" (فتوحات مکیہ جلد سوم ص ۳۷)
 یعنی جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو علمائے زمانہ سے

بڑھ کر اُن کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہو گا کیونکہ ہمدی کی وجہ سے
اُن کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت
۱۵۶۴ھ وفات ۱۶۲۴ھ) نے یہ خبر دی :-

”نزدیک است کہ علماء و ظواہر مجتہدات اور اعلیٰ نبینا
و علیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و تموض ماخذ انکار نمایند
و مخالف کتاب و سنت دانند“

”مکتوباتِ امام ربّانی“ جلد ثانی ص ۱۰۷ مطبع منشی نول کشو
لکھنؤ۔ فروری ۱۹۱۲ء

ترجمہ :- ”عجب نہیں کہ علماء و ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات
ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث
انکار کر جائیں اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں“
”مکتوباتِ امام ربّانی“ مجدد الف ثانی: ترجمہ: مولوی

قاضی عالم الدین۔ مطبوعہ محمدی پریس لاہور

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب تانوتوی بانی دارالعلوم

دیوبند (متوفی ۴ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء)
نے تیرھویں صدی کے آخر میں یہ لرزا دینے والی پیشگوئی فرمائی کہ :-

”امام مہدی علیہ السلام چونکہ سراپا کلام اللہ کے موافق
ہوں گے اس لئے کروڑوں ... لوگ مہدی موعود سے
رُوگردانی کریں گے“ (قاسم العلوم ص ۱۱۵-۱۱۶۔ ناشر:
قرآن لمیٹڈ۔ اردو بازار لاہور طبع اول ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)
”قطب عالم“ الحاج مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی نے بھی ایک بار فرمایا :-

”ظہور امام مہدی آخر الزمان کے ہم سب لوگ شائق
ہیں مگر وہ زمانہ امتحان کا ہے۔ اول اول اُن کی بیعت اہل
باطن اور ابدال شام بقدرتین سو تیرہ اشخاص کے کریں گے
اور اکثر لوگ منکر ہو جائیں گے۔ اللہ سے ہر وقت یہ دعا مانگنا
چاہیے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ
هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ“
(شما تم امدادیہ“ ملفوظات قطب عالم شاہ حاجی امداد اللہ
صاحب مہاجر مکی ص ۱۱۱ ناشر کتب خانہ مشرف الرشید شاہ کوٹ شیخوپورہ)
اور مجددِ اہلحدیث“ مولانا صدیق الحسن صاحب قنوجی نے ”حجج الکرامہ“
میں لکھا :-

”بچوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ براہیم و سنت و امانت

بدعت فرمایا علمائے وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتدار
مشائخ و آباء خود باشند گویند ایسے مرد خانہ برانداز دین
ملت ماست و بخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم
بتکفیر و تضلیل وی کنند“ (حج الکرامہ فی آثار القیامۃ ص ۱۲۹)

در مطبع شاہجہانی بلدہ بھوپال ۱۲۹۱ھ

ترجمہ :- چونکہ مہدی علیہ السلام سنت کے احیاء اور بدعت کے
انسداد کے لئے جہاد کریں گے علمائے وقت جو فقہاء کی
تقلید اور مشائخ اور اپنے باپ دادوں کی پیروی کے
عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص دین اور ملت کی بنیادوں
کو برباد کرنے والا ہے اور اُس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے
ہوں گے اور اپنی عادت کے مطابق اُس کی تکفیر اور گمراہی
کے فتوے جاری کریں گے۔

اور امامیہ مکتبہ فکر کے فاضل مولانا سید محمد سبطین صاحب السرسوی
نے ”الصراط السّوی“ میں مہدی موعود کی نسبت بتایا :-

”اس کے مقابلہ کو تیار اور عداوت و دشمنی پر آمادہ
ہو جائیں گے اور ہر طرح سے اُس کو اور اُس کے معتقدین کو
اذیت پہنچانے کی کوشش کریں گے علماء اُس کے قتل کے

فتوے دیں گے اور بعض اہل دُول اُس کے قتل کے لیے
فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمام اُن نام کے مسلمان ہی ہوں گے“
(الصَّراطُ السَّوْیٰ فِی احوال المہدی ص ۵۰)

ناشر: امامیہ کتب خانہ اندرون موچی دروازہ لاہور)

مہدی موعود چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین فرزند
جلیل ہیں اس لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کی تکفیر
کے بارے میں اشارہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اُسے اپنا سلام بھی پہنچایا جو معمولی
سلام نہیں تھا بلکہ اس میں دراصل مہدی موعود کو کمال شفقت اور پیار
کے ساتھ تسلی دی گئی تھی کہ فتنے اٹھیں گے، منصوبے تیار کئے جائیں گے
اور کفر و ارتداد کے فتوؤں کا زور ہوگا مگر گھبرانا نہیں کیونکہ جس شخص کو
محمد رسول اللہ نے سلام کہا ہے اُسے روس، امریکہ، یورپ، چین
غرضکہ دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی غیر مسلم طاقت نہ تباہ کر سکتی ہے نہ
غیر مسلم قرار دے سکتی ہے۔ !!

وَمَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَامُضِلٌّ لَهُ۔

میرے محترم بزرگو، میرے معزز دوستو، میرے عزیزو! یاد رکھو
خدا کی پاک وحی اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت ہی تو
تھی جس نے اُن پر فتن و مصائب ایام میں خدا کے اس بے کس اور

غریب برگزیدہ بندہ کی ڈھارس بندھائی۔
 یہ تڑپا دینے والے دردناک اشعار اسی درد کی یادگار ہیں کہ
 کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں !
 نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے
 تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
 تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
 حضور نے اپنی زندگی میں ہی علمائے وقت کو دردِ مندانہ نصیحت
 کرنے، اُن کو دعوتِ حق دینے اور دلائل و براہین سے اُن پر تمام حجت
 کا حق ادا کر دیا ہے۔

کس قدر سوز و گداز اور غم و الم میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ الفاظ جن
 میں آپ نے ان خدا ناترس حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :-
 ا۔ ”اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں
 صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز
 نے کیا۔ کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل
 پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تَفَكَّرُوا وَاتَّقُوا
 وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَغْلُوا اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے
 کے دعویٰ میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود

جو آپ کے خیال میں ہے، انہیں دنوں میں آسمان سے اُتر آوے
 کیونکہ میں تو اس وقت موجود ہوں مگر جس کے انتظار میں آپ
 لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی
 صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اُتر ہی آوے تا
 میں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دُعا
 کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اُترتے دکھائی دیں۔
 اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دُعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی
 دُعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقیناً
 سمجھیں کہ یہ دُعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔
 مسیح تو اچکا لیکن آپ نے اُس کو شناخت نہیں کیا۔ اب یہ
 اُمید مہوہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ یہ زمانہ گزر جائیگا
 اور کوئی اُن میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا۔“

”ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۵۴-۱۵۵ روحانی خزائن جلد ۱۴۹“

۲۔ ”میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اُترا ہوں اور نہ میں دُنیا میں
 جنگ اور خونریزی کرنے کے لیے آیا ہوں بلکہ صلح کے لیے آیا
 ہوں مگر خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ
 میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مدعی نہیں آئے گا جو

جنگ اور خونریزی سے دُنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہوا اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ میں ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔“

(مجموعہ اشتہارات "جلد سوم صفحہ ۵۲)

۳۔ "میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اُسی کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڈویہ "ص ۹" روحانی

خزائن جلد ۱ ص ۴۹)

۴۔ "میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو

کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے۔
 اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے
 آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد
 میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رورو کر
 میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں
 قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن
 یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں
 اور اس قدر رورو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور
 آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرتِ گریہ و
 زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے
 لگے یا مایہ خویا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی
 کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔“

(”الرجین“ ص ۴۵-۶۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۷۲-۲۷۳)

۵۔ ”اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور
 صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔
 جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکنذین میں آخر ایک
 دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا

کے مامورین کے آنے کے لیے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور
پھر جانے کے لیے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ
بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو
یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔“

(ضمیمہ تحفہ گو لڑویہ ص ۱۹۔ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۵)

۵ میں اگر کاذب ہوں کذابوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روز شمار

۱۲
چودھواں نشان (رمضان ۱۳۱۱ھ / مارچ اپریل ۱۸۹۴ء)

سورة القیامہ کی آیت ”وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ“ میں پیشگوئی
کے طور پر بتلایا گیا تھا کہ قیامت کے قریب جو مہدی آخر الزمان کے ظہور
کا وقت ہے، چاند اور سورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہوگا۔ چنانچہ چوتھی
صدی ہجری کے مشہور محدث حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی
(۳۰۶ھ - ۳۸۵ھ) نے اپنی سنن دار قطنی میں ایک حدیث درج کی ہے
کہ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :-

اِنَّ لِمَهْدِيٍّ نَا اَيَّتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مِنْدُ خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لَائِلَةٍ مِّنْ رَّمْضَانَ

وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ“

ترجمہ :- یعنی ہمارے ہمدی کے لیے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین
آسمان خدا نے پیدا کیے یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے
وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ہمدی مہود
کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اُس کی اول رات
میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اُس کے
دنوں میں سے بیچ کے دن ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی
اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتداء سے دنیا سے کسی رسول
یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف ہمدی مہود کے
وقت اُس کا ہونا مقدر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ یہ نشان کسوف و خسوف دو دفعہ ظاہر
ہوگا۔

”إِنَّ الشَّمْسَ تَنْكَسِفُ مَرَّتَيْنِ فِي رَمَضَانَ“

(مختصر تذکرہ قرطبی) ۱۴۸ للقطب الربانی الشیخ عبدالوہاب

الشعرانی المتوفی ۹۷۶ھ

چنانچہ کروڑوں انسانوں نے یہ نشان کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء اور
۱۸۹۵ء میں بالترتیب ہندوستان اور امریکہ میں مشاہدہ کیا۔ ہندوستان

میں چاند گرہن ۲۱ مارچ کو اور سورج گرہن ۶ اپریل کو اور امریکی میں
چاند گرہن ۱۱ مارچ کو اور سورج گرہن ۲۶ مارچ کو وقوع پذیر ہوا اور
جارج ایف چیمبرز (GEORGE F. CHAMBERS) کی کتاب
”گرہن کی کہانی“ (THE STORY OF ECLIPSES) مطبوعہ لندن
۱۹۰۲ء اس کا ناقابل تردید دستاویزی ثبوت ہے۔

زمانہ حال کے مصری مؤرخ سید محمد حسن بھی اپنی تالیف ”الْمُهَدِّيَّةُ
فِي الْإِسْلَامِ“ (ص ۱۷۱) میں اس تاریخی کسوف و خسوف کا ذکر کیے بغیر
نہیں رہ سکے۔

نواب بہاولپور کے پیر طریقت اور جنوبی پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت
خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچرٹال شریف (۱۲۶۱ھ - ۱۳۱۹ھ)
۱۹۰۱ء کے ملفوظات میں ہے :-

۱۔ ”ہر گاہ..... کسوف شمس بتاریخ ششم از ماہ اپریل

۱۸۹۴ء ہرزدہ صد و نو دو چہار واقع شد۔“

”ارشادات فریدی“ حصہ سوم ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۲ھ

ترجمہ :- جس وقت..... سورج کا گرہن اپریل ۱۸۹۴ء کی چھٹی تاریخ
کو واقع ہوا۔

۲۔ ”بیشک معنی حدیث شریف این چنین است کہ خسوف قمر

ہمیشہ بتاریخ سیزدہم یا چہار دہم یا پانزدہم ماہ واقع ہوتا ہے
 و کسوف شمس ہمیشہ در تاریخ بیست و ہفتم یا بیست و ہشتم یا
 بیست و نہم ماہ بوقوع می آید پس خسوف قمر کہ بتاریخ ششم
 از ماہ اپریل ۱۸۹۲ء ہر دو صد و نو دو چہارم عیسوی واقع شدہ
 است و آن بتاریخ سیزدہم رمضان کہ اول شب از شبائے
 خسوف است بوقوع آمدہ و کسوف در میانہ روز از روز ہا کسوف
 شمس واقع گشتہ است "اشارات فریدی" حصہ سوم ص ۴۲-۴۳
 مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ

ترجمہ :- بیشک حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ چاند کا گرہن ہمیشہ
 مہینے کی تیرھویں، پودھویں یا پندرھویں تاریخ کو واقع ہوتا ہے
 اور سورج کا گرہن ہمیشہ مہینے کی ستائیسویں، اٹھائیسویں یا
 انیسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ پس چاند کا گرہن جو ۶ اپریل ۱۸۹۲ء
 کو واقع ہوا ہے وہ رمضان کی تیرھویں تاریخ تھی جو گرہن کی
 راتوں میں سے پہلی رات میں واقع ہوا۔ اور
 سورج کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن کا گرہن
 واقع ہوا ہے۔

مشہور الحدیث بزرگ مولانا مولوی حافظ محمد بن مولانا بابر کاشمیری کے

(متوفی ۱۳ صفر ۱۳۱۱ھ / ۲۶ اگست ۱۸۹۳ء) نے "احوال الآخرۃ" میں لکھا ہے

تیرھویں چن ستیہویں سورج گرہن ہوسی اُس سالے
 اندر ماہ رمضان نے لکھیا ایہہ پاک روایت والے
 "احوال الآخرۃ" ۶۱-۶۰ مطابق ۱۲۷۷ھ کی تصنیف ہے۔
 ۶۱۸۹۲ مطابق ۱۳۱۱ھ میں ظہور مہدی کی یہ آسمانی علامت پوری ہوگئی۔
 جس کے پانچ سال بعد ملک عبداللہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کی طرف
 سے ۱۸۹۹ء میں "احوال الآخرۃ" ہی کے نام سے ایک اور
 "احوال الآخرۃ" چھپی جس میں عین مقررہ تواریخ میں چاند سورج گرہن واقع
 ہونے کا زور شور سے ذکر کیا گیا تھا۔ بعض اشعار سنئے :-

۵

چن سورج نوں گرہن لگے گا وچہ رمضان مہینے
 ظاہر جدوں محمد مہدی ہوسی وچہ زمینے
 ایہہ خاص علامت مہدی والی پاک نبیؐ فرمائی
 وچہ حدیثاں سرورِ عالم پہلوں خبر سنائی
 تیراں سوتے یاراں سن وچہ ایہہ بھی ہوگئی پوری
 گرہن لگا چن سورج تائیں جیونکر امر حضوری

جس دن تھیں چن سورج تائیں خالق پاک اویا
ایسا واقعہ دیکھیں اندر اگے کہیں نہ آیا

واہ سبحان اللہ! کیا رتبہ پاک حبیبِ خدائی
تیراں السوبرساں جس اگدوں پیشگوئی فرمائی

تیرہویں چن سٹیویں سورج لگن گرہن دوہانوں
ایہہ تاریخاں سرور عالم خود کہہ گئے آسانوں

ماہ رمضان مہینے اندر ایہہ سب واقعہ ہوسی
تدوین امام محمد ہدی ظاہر اوٹھ کھلوسی

عین بعین برابر پوری ایہہ گل واقعہ ہوئی
سارے عالم اکھیں ڈٹھا شبہ نہ رہ گیا کوئی

(احوال الآخرت ص ۴۴ مطبوعہ ملک عبداللہ صاحب کشمیری بازار لاہور)

یہ ۱۳۱۱ھ ٹھیک وہی سال ہے جس کی نسبت مؤرخ اسلام حضرت
ابن خلدون کے مطابق الشیخ الاکبر حضرت ابن عربیؒ نے خ۔ ف۔ ج کے

حروف کے ساتھ پیشگوئی فرمائی تھی کیونکہ ان حروف کی مقدار ۶۸۳
ہوتی ہے جس میں اگر ان کا سن وفات ۶۲۸ جمع کر دیں تو اس کی میزان ۱۳۱۱

بن جاتی ہے۔ مقدمہ ابن خلدون کی عبارت کا متن یہ ہے :-

”وقال ابن العربی فیما نقل ابن ابی واطیل عنہ هذا

الامام المنتظر هو من اهل البيت من ولد
فاطمة وظهوره يكون من بعد مضي خ ف ج
من الهجرة ورسم حُرُوفاً ثلاثة يريد عددها
بحساب الجمل وهو الخاء المعجمة بواحدة من
فوق ستمائة والفاء اُختُ القاف بثمانين والجيم
المعجمة بواحدة من اسفل ثلاثة وذلك
ستمائة وثلاث وثمانون سنة -

(مقدمة العلامة ابن خلدون "مك اللعلاء"
عبد الرحمن بن خلدون - الطبعة الاولى بالمطبعة
الخيرية بمصر - القاهرة)

ترجمہ :- ابن ابی واطیل نے ابن عربی سے نقل کیا ہے کہ یہ امام منتظر،
اہل بیت میں سے بنو فاطمہ میں سے ہوگا اس کا ظہور ہجرت میں
سے خ ف ج گزرنے کے بعد ہوگا۔ انہوں نے تین حروف
لکھے ہیں جن سے بحساب جمل ان کے عدد مراد ہیں۔ خ کے چھ سو،
ف کے اتنی اور جیم کے تین۔ اس طرح یہ چھ سو تیرا اسی عدد بنتا
ہے۔

اس نشان کسوف و خسوف کی متعدد خصوصیات تھیں مثلاً :-

- (۱) چاند کا گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔
 (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا۔
 (۳) رمضان کا مہینہ ہونا۔
 (۴) مدعی کا موجود ہونا۔

(۵) مدعی کا اس کو اپنے ثبوت میں پیش کرنا۔

(۶) دوبارہ امریکہ میں انہی تاریخوں میں اس کا واقع ہونا۔

(۷) حضرت ابن عربیؒ کی پیشگوئی کے مطابق اس کا ظہور۔

ان خصوصی پہلوؤں پر جس اعتبار سے بھی غور کیا جائے یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ مذاہب عالم کی پوری تاریخ میں اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا:-
 ”یہ دارقطنی کی حدیث مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

اس نے ایک تو قطعی طور پر مہدی موعود کے لئے چودھویں صدی کا زمانہ مقرر کر دیا ہے اور دوسرے اس مہدی کی تائید میں اس نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سو برس سے کل اہل اسلام منتظر تھے۔ سچ کہو کہ آپ لوگوں کی طبیعتیں چاہتی تھیں کہ میرے مہدویت کے دعویٰ کے وقت میں آسمان پر رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف ہو جائے؛ ان تیرہ سو برسوں میں

بہترے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کے لیے یہ
 آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا
 شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لیے رمضان کے
 مہینہ میں خسوف کسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑ ہا روپیہ
 دینے کو تیار تھے اگر کسی کی طاقت میں بحر خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ ان
 کے دعوے کے ایام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔
 مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس
 نے میری تصدیق کے لیے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔۔۔۔۔
 غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان
 میری تصدیق کے لیے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لیے
 جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب
 اور فسیق نہیں پڑا۔ اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر
 حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعبیریں
 ہو گئی ہیں کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک
 شخص کی تصدیق کے لیے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے ظہور کے لیے چودھویں صدی
 ہی قرار دی تھی کیونکہ جس صدی کے سر پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی

وہی صدی ہمدی کے ظہور کے لیے مانتی پڑی تا دعویٰ اور دلیل میں
تفریق اور بعد پیدا نہ ہو۔ ”تحفہ گو لڑویہ ص ۳۳-۳۴ طبع اول،
روحانی خزائن جلد ۱ ص ۱۲۲

اس سلسلہ میں حضرت ہمدی موعودؑ نے دنیائے اسلام کے ہر عاشق
رسولؐ کو مخاطب کر کے یہاں تک تحدی فرمائی کہ :-

”کہاں ہے وہ سچا جس کو صدی کے سر پر آنا چاہیے تھا؟
کہاں ہے وہ سچا جس کو غلبہ صلیب کے وقت آنا چاہیے تھا؟
کہاں ہے وہ سچا جس کے صحت دعویٰ پر رمضان کے خسوف
کسوف نے گواہی دی؟ کہاں ہے وہ سچا جس کی تصدیق کیلئے
جاوا کی آگ نکلی؟ کہاں ہے وہ سچا جس کے ظہور کی علامت
ظاہر کرنے کے لیے یاجوج ماجوج کی قوم ظاہر ہوئی یعنی اس قوم
کا ظہور ہوا جو اپنی تمام مہمات میں بیج یعنی آگ سے کام لیتی
ہے۔ اُس کی لڑائیاں آگ سے ہیں، اُس کے سفر آگ کے ذریعے
سے ہیں، اُن کی ہزاروں کلیں آگ کے ذریعے سے چلتی ہیں۔ اِس لئے
خدا نے اپنی مقدس کتابوں میں اُن کا نام آتشی قوم یعنی یاجوج
ماجوج رکھا جو پانیوں کے قریب رہتے اور آگ سے کام لیتے
ہیں۔

اب کہو کہ جبکہ اس سچے مسیح اور سچے مہدی کی تمام
علامتیں ظاہر ہو گئیں تو پھر وہ مسیح موعود کہاں ہے؟ کیا خدا
کے وعدے نے تخلف کیا؟

(ایام الصلح ۱۶۲۔ روحانی خزائن جلد ۴ ص ۴۰۹)

اس نشانِ عظیم کے ظہور نے ہزاروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
حقانیت پر زندہ ایمان بخشا، نئی زندگی عطا فرمائی اور وہ حضرت مہدی
موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے مگر کروڑوں اسی خیال پر
جھے رہے کہ مہدی موعود ابھی پیدا نہیں ہوا یا پر وہ غیب میں ہے اور مستقبل
میں کسی وقت ظاہر ہوگا۔ مہدی برحق نے اس نظریے کا حقیقت افروز تجربہ
کرتے ہوئے فرمایا :-

”یہ بھی یاد رکھو کہ یہ عقیدہ اہل سنت اور شیعہ کا مسلم ہے کہ
مہدی جب ظاہر ہوگا تو صدی کے سر پر ہی ظاہر ہوگا۔ پس جبکہ
مہدی کے ظہور کے لیے صدی کے سر کی شرط ہے تو اس صدی
میں تو مہدی کے پیدا ہونے سے ہاتھ دھور کھنا چاہیے
کیونکہ صدی کا سر گزر گیا اور اب بات دوسری صدی پر جا پڑی
اور اس کی نسبت بھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیونکہ جب کہ چودھویں
صدی جو حدیثِ نبوی کا مصداق تھی اور نیز اہل کشف

کے کشفوں سے لدی ہوئی تھی خالی گزر گئی تو پیدرھویں
 صدی پر کیا اعتبار رہا۔
 (تحفہ گولڑویہ ص ۳۲۔ "روحانی خزائن" جلد ۱ ص ۱۴۱)

۵

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
 ممتہ کھل گیا روشن ہوئی بات
 پھر اس کے بعد کون آئے گا، مہیات
 خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
 خدا نے اک جہاں کو یہ سنادی
 فَسُبْحَانَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْدَادِ

۱۵
 پندرھواں نشان (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۶ء)

حضرت ممدی موعود کی نسبت "لِيُظْهِرَ عَلَى الدِّينِ كَلِمَةً" کا
 قرآنی چمکتا ہوا نشان اگرچہ چودھویں صدی میں کسی بار پورا ہوا لیکن لاہور
 میں منعقدہ جلسہ اعظم مذاہب رجب ۱۳۱۲ھ مطابق دسمبر ۱۸۹۶ء میں حضرت
 بانی سلسلہ احمدیہ کے اعجازی مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" نے تو سب
 مذاہب عالم پر اسلام کی فتح مبین کا سنگ بٹھا دیا۔ چنانچہ اخبار "چودھویں صدی"

(راولپنڈی) نے اپنی یکم فروری ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں لکھا :-
 ”اسلام کے بڑے بڑے مخالف اُس روز لیکچر کی تعریف
 میں رطب اللسان تھے۔۔۔ بہر حال اُسی کا شکر ہے کہ اس
 جلسہ میں اسلام کا بول بالا رہا اور تمام غیر مذاہب کے
 دلوں میں اسلام کا سکّہ بیٹھ گیا۔“
 مگر اس کے اخبار ”منجد کن“ اور کلکتہ کے اخبار ”جنرل و گوہر آصفی“
 نے ۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء کے پرچہ میں لکھا :-

”حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مراحب
 کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں میں غیر مذاہب والوں کے روبرو
 ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس
 اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی
 فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی
 جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالائے بالائے
 صرف اسی قدر نہیں بلکہ انتہائی مضمون پر حق الامر معاندین کی
 زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھلی اور
 اسلام کو فتح ہوئی۔“

(”جنرل و گوہر آصفی“ ص ۳۷ کالم ۲)

سوالہاں نشان (۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء)

شہنشاہ ہردوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا :-

”يَجْمَعُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةٍ
أَهْلٍ بِذُرِّ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا
وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ (أَيُّ مَطْبُوعَةٍ) فِيهَا
عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَاءِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَالِهِمْ“
(جواہر الاسرار“ ض ۸۴ از حضرت شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی۔
”بحار الانوار“ جلد ۱۳ ض ۱۸۵-۱۹۵ از حضرت علامہ باقر مجلسی۔

”حجج الکرامہ“ ص ۳۶۲ از نواب صدیق حسن خان۔

”اشارات فریدی“ جلد ۳ ص ۱۰۳۱۔ مطبوعہ ۱۳۱۰ھ

ترجمہ :- خدا تعالیٰ ہمدی کے اصحاب دُور دُور سے جمع کرے گا جن
کا شمار اہل بکدر کے شمار کے برابر ہو گا یعنی تین سو تیرہ
ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب
میں درج ہوں گے۔

پہلی تیرہ صدیوں میں ایسا کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جو مدعی ہندو

ہوتا، اُس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا اور اُس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے لیکن مہدی برحق نے جنوری ۱۸۹۷ء میں ”انجامِ آتھم“ شائع فرمائی جس میں ہندوستان، ترکی، طرابلس، حجاز، عراق، افریقہ اور انگلستان کے ۳۱۲ صحابہ کے نام دیئے۔ اس طرح حضرت سید الرسل ہادی عرب و عجم کی پیشگوئی چودھویں صدی کے چودھویں سال میں حرف بحرف پوری ہو گئی۔

سترِ صواہل نشان (۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء)

جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ مطابق نومبر ۱۸۹۹ء میں حضرت مہدی موعودؑ نے اشتہار دیا کہ آپ کی جماعت کا نام ”احمدی مذہب کے مسلمان“ اور ”مسلمان فرقہ احمدیہ“ رکھا جاتا ہے۔

اس اعلان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت عمرو بن فارض مصری، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت امام علی القاریؒ اور سندھ کے ممتاز بزرگ حضرت عبدالرحیم گروہریؒ کی یہ سب پیشگوئیاں الہامی ثابت ہوئیں کہ مہدی موعود احمدیت کی روحانی سلطنت کے علمبردار ہوں گے۔ اُن کے سلسلہ کا نام احمدی ہوگا اور وہی آسمان کے دفتر میں حقیقی مسلمان اور نجات یافتہ ہوگا۔ وہ پیشگوئیاں یہ ہیں:-

۱۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۶۵۹ء - ۶۶۱/۲۳ قبل ہجرت ۴۰)۔

”یظهر صاحب الرأیة المحمّدية والدولة
الاحمدیة“ (”ینایع المودّة“ الجزء الثالث للعلامة

الفاضل شیخ سلیمان ابن شیخ ابراہیم المعروف بخواجه کلان

(المتوفی ۱۲۹۴ھ) مطبعة العرفان - صیدا بیروت

ترجمہ :- ہدی موعود پر چیم محمدی کا علمبردار اور صاحب
دولت احمدی ہوگا۔

۲۔ حضرت محمد بن فارض مصری (المتوفی ۶۳۲ھ) :-

فَعَالِمُنَا مِنْهُمْ نَبِيٌّ وَمَنْ دَعَا
إِلَى الْحَقِّ مِنَّا قَامَ بِالرُّسُلِيَّةِ

وَعَارِفُنَا فِي وَقْتِنَا الْأَحْمَدِيُّ مَنْ
أُولَى الْعَزْمِ مِنْهُمْ أَخَذَ بِالْعَزِيمَةِ

(”المدد الفائف“ ۳۸ مطبوعہ ۱۳۱۹ھ عن شرح دیوان

سیدی عمر بن الفارض - مکتبہ حضرت الشیخ احمد علی

ایملنجی الکتبی قریباً من الازھر بمصر)

ترجمہ :- ہمارا عالم انہی جیسا ایک نبی ہے اور ہم میں سے جو حق
کی طرف دعوت دیتا ہے وہ رسالت کے مقام پر کھڑا ہے۔

۱۔ اور ہمارا عارف جو ہمارے احمدی زمانہ میں ہوگا وہ العزم
نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا۔
۳۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۵۶۴ھ - ۱۶۲۴ھ) فرماتے
ہیں :-

”میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی
نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ
نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الامام
فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آن سرور کائنات علیہ و علیٰ آلہ
الصلوٰۃ والتسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال
بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام
سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں (رسائی پا کر
اس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا
نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔“ (مبدأ و معاد مصنف نام بانی
مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ مع اردو ترجمہ
از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ نقشبندی مجددی مدظلہ العالی باہتمام

ادارہ مجددیہ ناظم آباد ۲ کراچی ۱۵ — ص ۲۰۵)

۴۔ حضرت امام علیؑ القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ - ۱۶۰۶ء)

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

”فَتِلْكَ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ
وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَّةُ هُمُ أَهْلُ السُّنَّةِ الْبَيْضَاءِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالطَّرِيقَةِ النَّقِيَّةِ الْأَحْمَدِيَّةِ“

(المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۸ ج ۱)

للمحدث الشہیر علی بن سلطان محمد القاری

المتوفی ۱۰۱۴ھ۔ الجزء الاول مکتبہ امدادیہ ملتان

یعنی آخری زمانہ میں اُمتِ مسلمہ کے تہتر فرقوں میں سے
نجات یافتہ گروہ اہل سُنّت کا صرف وہ فرقہ ہوگا
جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا۔

۵۔ حضرت عبد الرحیم گروہری (شہادت ۱۱۹۲ھ بعمر ۴۰ سال)
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

۵

اشبیہ شکل محمدی صورت سردارا

ہوندس نشانی ترجیدۃ الٰہی اک پیارا

۱۰۲۔ جاریندودین احمدی صاحب سچ و سنا

صاحب سگور و سین پورین ورنہ و پرویاہ

۳۔ دانا، حکیم حکمت ڈٹی۔ دائرہ درویشا

پگ جرنندس پیغمبری۔ میر محمد شاہ
(آئینہ سکندری حصہ دوم ص ۱۸۱۔ از حافظ بدرالدین ولد غلام علی
ابرار۔ بار اول ۱۹۷۷ء۔ مولوی محمد عظیم اینڈ سنز تاجران کتب شاہی بازار
شکارپور۔ سندھ)

ترجمہ :- ۱۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی شکل و شبیہ محمدی ہوگی
اور آپ سردار کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔

آپ کی ایک آنکھ کے قریب تل کا نشان ہوگا۔
۲۔ آپ دین احمدی کو دوبارہ قائم کریں گے۔ ہمارا صاحب
سورج کی طرح روشن اور سب کا محبوب ہوگا۔

۳۔ آپ دانا، حکیم، حکمت کے بادشاہ اور دائمی
درویش ہوں گے۔

اے میر محمد شاہ! مہدی کے سر پر نبوت کی گہری پنائی
جائے گی۔

اس سندھی بزرگ پر یہ عظیم الشان انکشاف کیوں ہوا؟ اس کی حکمت
۱۹۷۷ء میں گھلی جس جگہ سینکڑوں سال بعد خاتم النبیین کے نام پر تکفیر
کا زہر اگلا جانے والا تھا اسی جگہ خدا نے کئی سو سال پہلے اپنے ایک محبوب

بندے کے ہاتھوں تریاقی بھی پیدا کر دیا۔

۱۸ اٹھارہواں نشان (۱۳۱۸ھ - ۱۹۰۰ء)

محدث اسلام حضرت امام بخاریؒ (۱۹۴ھ - ۲۵۶ھ) نے اپنی صحیح بخاری میں جو دنیا نے اسلام میں اصحُّ الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی درج ہے کہ یضعُ الحزبُ۔ یعنی جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد کا التوا کر دے گا۔ پھر اپنی وفات سے چند ماہ قبل فرمایا :-

”لَا يَنْقَطِعُ الْجِهَادُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(سیفی) جہاد ختم نہیں ہوگا تا آنکہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں۔“

(”عہد نبوت کے ماہ و سال“ ص ۳۱۲ - علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی)

(۱۱۰۴ھ - ۱۱۷۴ھ) ترجمہ : مولانا محمد یوسف لدھیانوی - ناشر : حسین

چودھری ٹرسٹ ۲ سی گلبرگ ۲ لاہور)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر بھی محرم ۱۳۱۸ھ (مئی ۱۹۰۰ء) میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فتویٰ التوائے جہاد کی اشاعت سے پوری

ہو گئی اور یورپ امریکہ کے ان دشمنان اسلام کی زبانیں ہمیشہ کے لئے گنگ
 ہو گئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے سید المظہرین، محسن اعظم،
 نور مجسم اور پیکر شفقت پر صدیوں سے جبر و تشدد کا ناپاک الزام عائد
 کرتے آ رہے تھے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ غیر مسلم دنیا کے دل جیتنے
 اور انہیں آنحضرت کے مبارک قدموں میں اکٹھا کرنے کے لیے اٹھتے تھے۔
 مادی تلوار دشمنان اسلام کے پاس تھی مگر قرآن کا روحانی ہتھیار مہدی مہو
 کے ہاتھ میں تھا اور آپ کی زبان حدیث ”يَضَعُ الْحَرْبَ“ کی بے مثال
 صداقت کی منادی کر رہی تھی۔

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
 دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
 فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ

عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا

یہ الفاظ مسیح محمدی کے تھے مگر بلاوا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔
 جیسا کہ صوفی کامل حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۵۶ھ/۱۷۴۶ء)
 نے اپنی کتاب ”المیزان“ میں یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ:-

”يَخْرُجُ الْهَدْيُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَبْطِلُ فِي عَصْرِهِ
 التَّقْيِيدُ بِالْعَمَلِ بِقَوْلٍ مِّنْ قَبْلِهِ مِنَ الْمَذَاهِبِ

كَمَا صَرَّحَ بِهِ أَهْلُ الْكَشْفِ وَيُلْهِمُ الْحُكْمَ بِشَرْعِيَّةٍ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُكْمِ الْمَطَابَقَةِ بِحَيْثُ
 لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوجُودًا
 لَأَقَرَّكَ عَلَى جَمِيعِ أَحْكَامِهِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ فِي حَدِيثٍ

یعنی "امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد اون سے پہلے
 مذاہب کے اقوال پر عمل کی پابندی باطل ہو جائے گی چنانچہ اہل
 کشف نے اس کی تصریح کی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کو پورے
 طور پر شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق حکم
 کرنے کا الہام کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم موجود ہوتے تو ان کے تمام جاری کردہ احکام کو تسلیم
 فرماتے اور انہی کو قائم رکھتے۔ چنانچہ اس حدیث میں جس کے اندر
 امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ ہے اس طرف اشارہ بھی ہے
 کیونکہ آپ اس میں فرماتے ہیں کہ يَقْفُوْا ثَرِيْلًا لَا يُخْطِئُ
 یعنی میرے قدم بقدم چلیں گے اور ذرا بھی خطا نہ کریں گے۔"
 (مواہب رحمانی ترجمہ اردو میزان شعرانی جلد اول ص ۱۱۸ مؤلف

امام سید عبدالوہاب شعرانی۔ مترجم مولانا محمد حیات سنہ ۱۳۵۱ھ مطبع

گلزار ہند لاہور)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیش فرمودہ نظریہ جہاد کو اگر چہ بد توں تک تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا مگر چونکہ یہی مسلک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا اس لئے خدا نے ذوالجلال نے یہ صدی ختم نہیں ہونے دی جب تک کہ یو۔ این۔ او (U.N.O) میں ۳۷ کروڑ مسلمانوں کی ”نمائندگی“ میں یہ کلمہ حق بلند نہیں کرادیا کہ :-

”اسلام میں جارحانہ جنگ کی ممانعت ہے اور صرف اپنے دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت ہے۔
قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے :

”اور اللہ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ (القرآن ۲ : ۱۹۰)

اسلام میں جہاد کا وہی تصور ہے جو ان قرآنی آیات میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے :

(روزنامہ ”جنگ“ راولپنڈی - ۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء ص ۳-۴)

جلد ۲۳، ۲۶۸ - تقریر جنرل ضیاء الحق - اقوام متحدہ

معزز حضرات! میں نے ابھی "تہتر کروڑ" مسلمانوں کا ذکر کیا ہے یہ کوئی ذوقی اور خیالی بات نہیں بلکہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے ترجمان ماہنامہ "فکر و نظر" (فروری ۱۹۷۲ء ص ۵۲) کے مطابق مسلمانانِ عالم کی تعداد تہتر کروڑ ہی ہے جن میں سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اندازہ کے مطابق ایک کروڑ احمدی ہیں۔

۱۹ انیسواں نشان (۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھوں کسریٰ صلیب ہوگی (يَكْسِرُ الصَّلِيبَ) جس کے صاف معنی یہ تھے کہ اس کے دعویٰ سے قبل صلیبی مذہب کا زور ہوگا جو اس کی دُعا اور علمِ کلام سے ٹوٹ جائے گا۔ چنانچہ مشہور محدث اسلام علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۵ھ) شارح صحیح بخاری يَكْسِرُ الصَّلِيبَ کی شرح میں لکھتے ہیں :-

”فَتَحَّ لِي هُنَا مَعْنَى مِنَ الْفَيْضِ الْإِلَهِيِّ وَهُوَ أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ كَسْرِ الصَّلِيبِ إِظْهَارُ كَذِبِ النَّصَارَى“ (یعنی شرح بخاری جلد ۵ ص ۵۸۳ مصری)

یعنی مجھ پر اس مقام پر فیضِ الہی سے (الہاماً) یہ کھولا گیا ہے

کہ ”کسریلیب“ سے مراد عیسائیت کو جھوٹا ثابت کرنا ہے۔

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۵۷۷۳-۵۸۵۲)

اپنی کتاب ”فتح الباری“ شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں :-

”أَيُّ يُبْطِلُ دِينَ النَّصْرَانِيَّةِ“

(”فتح الباری شرح صحیح بخاری“ جلد ۶ ص ۳۵)

یعنی کسریلیب کا مطلب یہ ہے کہ وہ نصرانیت کو باطل کرے گا۔

اسی طرح حضرت امام علیؑ القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ

۱۰۱۴ھ-۶۱۶۰ھ) نے بھی کسریلیب کے یہی معنی لکھے ہیں :-

”أَيُّ يُبْطِلُ النَّصْرَانِيَّةَ“

(”مرقاۃ شرح مشکوٰۃ“ جلد ۵ ص ۲۲۱)

یعنی مسیح موعود نصرانیت کو جھوٹا ثابت کرے گا۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم نے بھی یہی لکھا ہے ۔

(ملاحظہ ہو نووی شرح مسلم ”ص ۸)

اس خبر کے مطابق چشم فلک نے ۱۹۰۰ء میں کسریلیب کا ایک ایسا

روح پرور نظارہ دیکھا جو قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔ اس نظارہ

کی تفصیل مولانا نور محمد صاحب نقشبندی مالک اصح المطابع دہلی کے قلم

سے بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :-

”اُسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت
 لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان
 کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت
 بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان
 میں داخل ہو کر بڑا تلام برپا کیا..... حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر
 بحکمِ خدا کی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں
 مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لیے اُس کے خیال میں کارگر ہوا تب
 مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور اُس کی جماعت سے
 کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے
 فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ
 نہیں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھے قبول کر لو۔ اس
 ترکیب سے اُس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اُس
 کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے
 اُس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے
 پادریوں کو شکست دے دی۔“

(دیباچہ ترجمہ قرآن ص ۳)

مدیر اخبار ”سیاست“ مولانا سید حبیب صاحب (ولادت

جلال پور جٹاں ۱۸۹۱ء وفات لاہور، فروری ۱۹۵۱ء) نے فرمایا:-

”مرزا صاحب نے (اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا فرض)

..... نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام

کے دانت کھٹے کر دیئے۔“ (تحریک قادیان ص ۲۰۹ طبع اول

از سید حبیب صاحب مدنی سیاست لاہور)

۲۰ بیسواں نشان ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء)

ازل سے مقدر تھا کہ ہمدی موعود کے زمانہ میں رب ذوالجلال کی طرف

سے طاعون کے زور آور حملے ہوں گے اور قرآن عظیم میں ”وَأَخْرَجْنَا لَهُمْ

دَابَّةً دَنُّلًا“ (۸۲) اور حدیث مسلم میں ”فَيُرْسَلُ عَلَيْهِمُ الثَّغَفُ“

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعة) اور حضرت علیؑ کے قول میں ”موت

ابیض“ (بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۵۷) کے الفاظ میں اس قمری نشان کا ذکر موعود

ہے جو ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) سے لے کر ۱۳۲۱ھ (۱۹۰۳ء) تک نہایت

ہولناک صورت میں رونما ہوا۔ بے شمار نفوس لقمۂ اجل اور ہزاروں گھر

ویران ہو گئے۔ آسمان پر چاند اور سورج پہلے ہی شہادت دے چکے تھے،

اب زمین میں طاعون نے بھی صداقت اسلام پر گواہی دی جس پر حضرت

ہمدی موعود نے اپنے مولا کی جناب میں ہدیہ تشکر پیش کرتے ہوئے

غرض کیا ہے

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج مجھے میرے لئے تاریک تار
تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پوئے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

۲۱
اکیسواں نشان (۱۳۲۲ھ - ۶۱۹۰ھ)

حضرت ہمدی علیہ السلام نے شعبان ۱۳۲۲ھ مطابق نومبر ۶۱۹۰ھ میں ”جدد الف آخر“ ہونے کا دعویٰ کیا اور فرمایا:-

”ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی
تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے
سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت
کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور
تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اس کے بعد
کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اسکے لئے
بطور ظل کے ہو۔۔۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف

سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجددِ صدی بھی ہے
اور مجددِ الفِ آخر بھی۔“

(لیکچر سیالکوٹ "مک"۔ روحانی خزائن "جلد ۲۰ ص ۲۰۸)

حضرت کا یہ دعویٰ بھی صداقتِ اسلام کا ایک چمکتا ہوا نشان تھا کیونکہ
اس کے ذریعہ سے دسویں صدی کے مجدد حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ
(ولادت ۸۴۵ھ - ۸۷۵ھ - المتوفی ۹۱۱ھ) کی اس پیشگوئی کا عملی ظہور ہوا کہ مہدی
موعود کا زمانہ قیامت تک متدہ ہے جس کے بعد کوئی مجدد نہیں آئے گا۔
چنانچہ فرماتے ہیں علامہ سیوطیؒ:-

وآخر المسین فیہا یأتی عیسیٰ نبی اللہ ذوالآیات
یجدد الدین لہذہ الامۃ وفی الصلوۃ بعضنا قدامہ
مقرر الشرعنا ویحکم بحکمنا وفی السماء یعلم
وبعدہ لم یبق من مجدد ویرفع القرآن مثل ما بدی
(حجج الکرامہ فی اثار القیامۃ ص ۱۳۸ نواب صدیق حسن

خان صاحب بہادر۔ درمطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال ۱۲۹۱ھ)

• آخری صدی میں عیسیٰ نبی اللہ نشانات کا حامل آئے گا۔

• اس اُمت کے لئے دین کی تجدید کرے گا اور نماز میں ہم میں سے

کوئی اُس کے آگے بطور امام کھڑا ہوگا۔

• وہ ہمارے شرع کو قائم کرے گا اور ہمارے ہی احکام شریعت کے مطابق حکم دے گا یا وہ آسمان میں ہی علم لدنی حاصل کریگا۔
• اور اس کے بعد کوئی مجدد نہیں آئے گا اور قرآن کو دوبارہ اسی طرح رفعت عطا کرے گا جیسے آغاز اسلام میں قرآن کی ابتدا ہوئی تھی۔

بالیسواں نشان (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل یہ آسمانی اطلاع دی کہ :-

”يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ“

(صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ مصری)

نیز فرمایا :-

”الْجَنَّةُ بِالشَّرْقِ“

(فردوس دہلی بحوالہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۶۴)

مہدی زمان و مسیح دوران اپنی جماعت کو ان درجات کے بارے میں بتائیں گے جو انہیں جنت میں عطا کئے جائیں گے اور یہ جنت مشرق میں ہے۔
نبی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے عین مطابق سوال ۱۳۲۳ھ

بمطابق دسمبر ۱۹۰۵ء میں ”نظامِ وصیت“ کی بنیاد رکھی گئی اور
مقبرہ بہشتی قادیان کا قیام عمل میں آیا۔
حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے رسالہ ”الوصیت“ میں بہشتی مقبرہ
کی غرض یہ لکھی کہ :-

”خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ
دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان
تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے
دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں“ (”الوصیت“ ص ۱۹)
حضورؐ نے ”الوصیت“ میں ہی یہ پیشگوئی فرمائی کہ :-

”یہ مدت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں
ہیں بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ
ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر
ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو پابندی
کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔“

”نظامِ الوصیت“ کا بیج اب ایک تناور اور عالمگیر
درخت بن چکا ہے اور نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سچائی کا منہ بولتا نشان اور واقعی ثبوت ہے۔ اس سلسلہ میں

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب الشرف مدیر "المنیر" فیصل آباد نے حضرت مصلح موعودؑ کے زمانہ میں واضح طور پر اعتراف حق کرتے ہوئے لکھا کہ :-

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلے میں حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت، کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل، جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، برطانیہ، دمشق، نائیجیریا، افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں اور ان کی بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں روپے کی جائیدادیں "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" اور "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام وقف کر رکھی ہیں"

("المنیر" لائل پور ۲ مارچ ۱۹۵۶ء ص ۱)

۲۳ تیسواں نشان (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء)

حضرت سید النبیین و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطہیین جناب تقدس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کے موعود مسیح کی ایک عظیم الشان علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ "الخنزیر" کو قتل کرے گا۔ ("البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۱۱۴)

یہ ”الْخِزْنُورِ“ امریکہ کا جھوٹا پیغمبر ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی تھا جو
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبیانت سے گندی گالیوں اور فحش کلمات
یاد کرتا تھا اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کی کچھ قدر نہیں ایسا ہی
وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور اُس نے
اپنے لاکھوں مُریدوں اور بے پناہ دولت کے بل بوتے پر اپنے اخبار
”لیوز آف ہیملنگ“ (۱۹ دسمبر ۱۹۰۳ء و ۱۴ فروری ۱۹۰۴ء) میں دُعا کی
کہ وہ دن جلد آوے کہ (معاذ اللہ) اسلام دُنیا سے نابود ہو جائے
اور سب مسلمان ہلاک ہو جائیں۔

ڈوئی نے یہ دُعا اُسی طسراق کے ساتھ کی جس کا مظاہرہ جنگِ بدر
کے موقع پر کُفار کے سپہ سالار ابوہیل نے کیا تھا۔ مگر رُپ جلیل کے پہلوان
محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوحانی توجہ نے جہاں میدانِ بدر میں
انصاری بچوں کے کمزور ہاتھوں میں ایسی برقی قوت پیدا کر دی کہ وہ ابوہیل
کو موت کے گھاٹ اُتارنے میں کامیاب ہو گئے وہاں چودھویں صدی
میں قدیم اور جدید دُنیا نے آنحضورؐ کی قوتِ قدسیہ کا یہ
بھاری معجزہ دیکھا کہ آپؐ کے فرزندِ جلیلؑ کے ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھے
ہی تھے کہ میدانِ بدر اور قادیان سے ہزاروں میل دُور امریکہ
کے رہنے والے اس بد زبان دشمنِ اسلام پر فالج گرا اور

چودھویں صدی کا یہ ابوجہل نہایت ذلت اور نامرادی
کے ساتھ مارچ کے اسی دوسرے ہفتے میں ہلاک ہو گیا جس
دوسرے ہفتے میں انصاری بچوں نے ابوجہل کا سر تن سے
جدا کیا تھا۔

یہ مشہور عالم واقعہ ۲۲ محرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۰۷ء
کا ہے۔ ڈوئی کی ہلاکت کے نشان نے مادہ پرست دنیا کو ورطہ ہجرت
میں ڈال دیا اور امریکہ اور یورپ کے پریس کو کنا پڑا کہ محمدی مسیح کی پیشگوئی
ایسی نشان سے پوری ہوئی ہے کہ وہ اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔
حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۷ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار
میں لکھا :-

”ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہو سکتا ہے کہ جس نے
جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ
کی نجاست کھائی اور عیساکہ وہ خود لکھتا ہے اُس کے ساتھ
ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہو گئے تھے جو بڑے مالدار تھے
بلکہ سچ یہ ہے کہ سلیمہ کذاب اور اشود غنسی کا وجود اُس کے
مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا نہ اس کی طرح شہرت اُن کی تھی نہ
اس کی طرح کروڑ ہا روپیہ کے وہ مالک تھے پس میں قسم کھا سکتا

ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔“ (”حقیقۃ الوحی“ ص ۷۷ تہتمہ)

۲۴ چوبیسواں نشان (۱۲۹۷ھ تا ۱۳۲۶ھ) (۱۸۸۰ء تا ۱۹۰۸ء)

حدیث نبویؐ ہے :-

”وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ“

(بخاری ”مصری جلد ۲ ص ۱۹)

”وَلَيَذْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ“

(”مسلم“ جلد ۱ - کتاب الایمان)

مسیح موعود زود در طبع سے ایسے مال کی طرف بلائے گا جسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔

اس پیشگوئی کی وضاحت میں حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمدی موعود جو خزانے لٹائے گا وہ چاندی اور سونے کے نہیں ہوں گے۔ (”بحار الانوار“ جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۷ علامہ باقر مجلسی مطبوعہ تہران)

صاحب کوثر ابوالقاسم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نشان عمر بھر حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ذات میں پورا ہوتا رہا۔

آپ نے تمام غیر مسلم لیڈروں اور قوموں کے لئے ہزاروں روپے کے انعامات مقرر کئے اور اسلام کے مقابلہ پر انہیں مرد میدان بننے کا چیلنج دے کر بار بار للکارا مگر

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پر بلایا ہم نے

پچیسواں نشان (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)

حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام (ولادت ۵۰ھ وفات ۱۱۴ھ) نے فرمایا کہ مہدی موعود کا انتقال اپنے ظہور و قیام کے انیس سال کے بعد ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے :-

”يَقُومُ الْقَائِمُ فِي عَالَمِهِ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ تِسْعَ
عَشْرَةَ سَنَةً مِنْ يَوْمِ قِيَامِهِ إِلَى مَوْتِهِ“

(بحار الانوار جلد ۳ ص ۲۳۶ باب خلفاء المہدی

صلوات اللہ علیہ مطبوعہ ایران)

امام عالی مقام علیہ السلام کی کشفی قوت کا کمال دیکھیے کہ حضرت

مہدی موعود علیہ السلام نے ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ (۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء)

کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اس کے ٹھیک اسی سال بعد

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کا وصال
مبارک ہوا۔

۲۶ چھبیسواں نشان (۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء)

حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر البیتین محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدی موعود کے بعد دائمی خلافت کی خبر دیتے ہوئے
فرمایا :-

”ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ“
(”مشکوٰۃ“ باب الانذار والتحذیر)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت راشدہ
کا بابرکت نظام جو حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی شہادت (۲۷ رمضان ۴۰ھ)
کے بعد صفحہ ہستی سے غائب ہو گیا تھا دوبارہ نقشہ عالم پر ابھر آیا اور
حکیم الامت حاجی الحرمین الشریفین حضرت حافظ مولانا نور الدین صاحب
بھیروی (۶۱۸۱۴-۶۱۹۱۴) ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ مئی
۱۹۰۸ء کو پہلے خلیفہ منتخب ہوئے جن کا شجرہ نسب قبیس واسطوں سے
خلیفۃ الرسول حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک
پہنچتا ہے۔ آپ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے حضرت امام یحییٰ بن عقیب

کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ مسیح موعود کا جانشین ایک عربی الاصل انسان ہوگا (شمس المعارف الکبریٰ جلد ۳ ص ۱۷۱ علامہ شہاب الدین ابیونی المتوفی ۶۲۲ھ)

ہسپانوی مفسر قرآن اور صوفی حضرت ابن عربیؒ نے مہدی موعودؑ کے وزراء کا ذکر کرتے ہوئے خدائی الہام کے تحت یہ خبر دی تھی :-

”وَهُمْ مِنَ الْأَعْجِمِ مَا فِيهِمْ عَرَبٌ وَلَكِنْ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا بِالْعَرَبِيَّةِ لَهُمْ حَافِظٌ لَيْسَ مِنْ جَنْسِهِمْ مَا عَصَى اللَّهَ قَطُّ هُوَ أَخْصُ الْوُزَرَاءِ وَأَفْضَلُ الْأُمَنَاءِ“ (فتوحات مکیہ جلد ۳ ص ۳۶۴-۳۶۵)

یعنی امام مہدیؑ کے وزراء سب عجمی ہوں گے۔ اُن میں سے کوئی عربی نہ ہوگا لیکن وہ عربی میں کلام کرتے ہوں گے۔ اُن کا ایک حافظِ قرآن ہوگا جو اُن کی جنس سے نہیں ہوگا۔ وہ اُس موعود کا خاص وزیر اور بہترین امین ہوگا۔

اللہ اکبر! یہ پیشگوئی بھی کس شان اور عظمت سے پوری ہوئی۔ آپ کے سارے مددگار سب کے سب عجمی یعنی غیر عرب تھے اور اُن میں سب سے ممتاز و منفرد مقام حضرت حکیم الامت علامۃ الدہر و جید العصر مولانا نور الدین خلیفہ المسیح الاولؒ کا تھا جو حافظِ قرآن بھی تھے اور ان سب وزیروں

کے لیے حافظ بھی تھے یعنی انہیں اپنے قرآن سے فائدہ پہنچانے والے
اور ان کے نگران بھی تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاص مددگار بھی تھے۔
چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں :-

”رحمتی فی اللہ مولوی حکیم نور دین صاحب بھیروی“

ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر
نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں ... وہ ہر ایک
پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ
کے ناصرین میں وہ اول درجہ کے نکلتے۔“

(ازالہ اوہام طبع اول ۱۳۷۷ھ)

ستائیسواں نشان (۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)

حضرت نعمت اللہ ولیؒ نے اپنے الہامی قصیدہ میں پیشگوئی
فرمائی تھی :-

دورِ اوچوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

(الاربعمین فی احوال المہدیینؑ) از حضرت شاہ

اسماعیل شہیدؒ مصری گنج کلکتہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ - ۳۱ نومبر ۱۸۵۱ء

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو
اُس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔

خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی دیکھئے کہ بعض عناصر کی بے پناہ مخالفت
کے باوجود حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد مہدی موعود کے تختِ جگر
سیدنا محمود المصلح الموعود (۱۸۸۹ء - ۱۹۶۵ء) ہی سندِ خلافت
پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ نشان ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بمطابق ۶ ربیع الاول
۱۳۳۲ھ کو ظاہر ہوا۔ ۱۴ مارچ وہی یادگار دن ہے جبکہ معرکہ بدر
میں خدائی نصرتوں اور برکتوں کا ظہور ہوا تھا۔

ط ۲۸
اکھایسواں نشان (۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۷ء)

حضرت سید صدر الدین المعروف راجو قتال (المتوفی ۸۲۹ھ)
آٹھویں صدی ہجری میں سُہروردی سلسلہ کے مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔
آپ نے اپنی منظوم کتاب ”تحفہ نصائح“ میں پیش گوئی فرمائی کہ ظہورِ
مسیح موعود کے بعد مزدوروں اور کسانوں کی حکومت قائم ہوگی اور
اس سیاسی انقلاب کے وقت دین کے تاجدار محمود احمد ہونگے۔
چنانچہ حضرت سید بدر الدین فرماتے ہیں :-

محمود احمد تاج دیں مزدور بلنی ہر طرف
شادی قبولاً زیر کا مقطع شدہ ہم مشتر
اہل بوادی روستا چوپاں شاہاں ہم جفت راں
کفشتے نہ گاہی پائے شاں یکے بنودی شان لبر

(”تحفہ نصائح“ ص ۱۲۱ ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور)

یہ پیش گوئی حضرت سیدنا محمود المصلح الموعودؑ کی خلافت کے
تیسرے سال حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی جبکہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۶ء
کو لینن کے ساتھیوں نے دنیا کے سب سے بے اختیار بادشاہ (زار روس)
کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور مزدوروں اور کسانوں کی حکومت قائم
ہو گئی جس کا جھنڈا سرخ تھا۔

ساتویں صدی ہجری کے شافعی بزرگ حضرت امام حافظ ابو عبد اللہ
محمد بن یوسف القرشی (شہید ۶۵۸ھ) کی تصنیف ”کفایۃ الطالب“
۵۳۲ (مطبوعہ نجف ۱۳۹۰ھ) میں بھی اس مارکسٹ اور سوشلسٹ
انقلاب کا ذکر ملتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک آہنی مرد
(ابن صخر) خروج کرے گا جو سیاہ جھنڈوں کو سرخ جھنڈوں میں بدل دے گا
اُس وقت النبی المہدیؑ کا پیر موعود موجود ہوگا۔ (”فَعِنْدَہَا یُظْہَرُ
ابن النبی المہدی“۔۔۔ (”محارل الانوار“ جلد ۳ ص ۱۳۷)

۲۹ انتیسواں نشان ۱۳۴۲ھ و ۱۳۴۴ھ (۱۹۲۲ء و ۱۹۵۵ء)

حدیث نبویؐ ہے کہ :-

”بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ
بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ“ (”مسلم“ کتاب الفتن و اشراط السَّاعَةِ)
اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریمؑ کو مبعوث کرے گا جو دمشق کے
مشرق میں سفید مینار کے پاس اتریں گے۔ زرد رنگ کا لباس
زیب تن کئے ہوں گے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے رجب ۱۳۱۱ھ ہجری مطابق
جنوری ۱۸۹۲ء میں اس حدیث کی الہام الہی سے یہ تشریح فرمائی کہ عربی
لُغَت میں ”نَزِيل“ مسافر کو کہتے ہیں اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ
مسیح موعود یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر کرے گا۔
(حَمَامَةُ الْبُشْرَى طبع اول ص ۳)

اُس ابتدائی زمانہ میں جبکہ آپؑ کی شخصیت پردہ گمنامی میں مستور اور
قادیان کی چھوٹی سی بستی بالکل غیر معروف اور جماعت کی تعداد بھی نہایت
درجہ قلیل تھی آپؑ کی بیان فرمودہ یہ توجہ بالکل ناممکن الوقوع دکھائی

دیتی تھی مگر اس کے تیس سال بعد ایسے غیبی سامان پیدا ہوئے کہ سیدنا
 حضرت مصلح موعودؑ اگست ۱۹۲۲ء کے سفر یورپ کے دوران دمشق
 کے منارۃ بیضا کے ٹھیک مشرق میں واقع ہوٹل میں قیام فرمائے۔
 اس ہوٹل میں حضور کی زیارت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ اکثر لوگ
 نہایت احترام کا اظہار کرتے اور آپ کو ”ابن المہدیٰ“ کہہ کر سلام
 کہتے تھے۔ ازاں بعد ۱۹۵۵ء میں آپ کو اپنے اختیار سے نہیں بلکہ
 ملک بھر کے مشہور ڈاکٹروں کے اصرار پر بغرض علاج دوسری بار یورپ
 جانا پڑا۔ اس سفر میں ۱۰ اپریل کو آپ دمشق پر بذریعہ ہوائی جہاز اترے
 علم التبیین کی اصطلاح کے مطابق اس وقت آپ دوزخ چادروں میں
 ملبوس یعنی بیمار تھے۔ الغرض حدیث نبویؐ کی صداقت پر گویا دن چڑھ گیا
 اور ”نزول دمشق“ کا نشان معنوی اور ظاہری دونوں اعتبار سے پورا ہو گیا۔

۵
 صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
 اک نشان کافی ہے کہ دل میں ہے خوفِ کردگار

۳۰
 تیسواں نشان (۱۹۳۵ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے کہ :-

”لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ
تُضِيءُ أَغْنَاقَ الْإِبِلِ بِبَصْرِي“

”کنز العمال“ ج ۲۴ ص ۳۴۲ للعلامة علاء الدین علی المتقی
الہندی المتوفی ۹۷۵ھ۔ شائع کردہ مکتبۃ التراث الاسلامی
حلب

یعنی حضرتؑ نے فرمایا قیامت نہیں آنے کی تا وقتیکہ عرب
میں وہ آگ ظاہر نہ ہو جس سے بصری کے اونٹوں کی گردنیں
روشن ہو جائیں۔

امام بخاریؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْشُرُ
النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی وہ آگ ہے جو آدمیوں کو مشرق سے مغرب
کی طرف کھینچ کر لے جائے گی۔

السَّاعَةُ یعنی طورِ مہدی کی یہ علامت ۱۹۳۵ء میں پوری
ہو گئی جبکہ سعودی عرب میں خدا کے فضل سے پٹرولیم اور دوسری معدنیات
کی دریافت ہوئی اور شاہ ابن سعود نے غیر ملکی فرموں کے ذریعہ اس کے
برآمد کئے جانے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

جناب خواجہ حسن نظامی گدی نشین درگاہ حضرت نظام الدین
اولیاءؒ نے ”کتاب الامر“ میں آگ سے مراد ارض حجاز کی ریل لی اور
لکھا :-

”ارض حجاز میں اس آگ کے ظاہر ہونے کی خبر گویا حضورؐ
کا ایک معجزہ ہے کہ آپ نے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا تھا کہ
عرب میں ریل بنے گی چنانچہ بصری کے اونٹوں کا جو ذکر فرمایا
ہے اُس نے اُور بھی مطلب صاف کر دیا کیونکہ بصری دمشق
کے قریب ایک مقام کا نام ہے اور حجاز ریلوے دمشق سے
شروع ہوتی ہے۔

پس دُنیا میں ریل کا جاری ہونا خاص کر عرب میں اس کا
بننا قیامت کی بہت بڑی نشانی ہے۔

ریل کو آگ کے لفظ سے تعبیر کرنا بالکل درست ہے کیونکہ
ریل چلنے کا دار و مدار آگ پر ہے۔ آگ ہی کے ذریعہ سے پانی
کھولتا ہے اور بھاپ بن کر انجن کو چلاتا ہے۔“

”کتاب الامر“ یعنی امام مہدی کے انصار اور ان کے
فرائض ص ۱۷۰ روز بازار سلیم پریس امرتسر ۱۹۱۲ء حصہ دوم
شیخ سنوہی۔ مرتبہ خواجہ حسن نظامی

۲۱ اکیسواں نشان (۶۷-۶۶ھ) (۶۱۹۴۷ء)

یروشلم سے ۱۶ میل دُور مشرق میں وادی قمران کے غاروں سے ۱۹۴۷ء سے اب تک قدیم نوشتوں کا بیش بہا خزانہ دستیاب ہوا ہے جو "DEAD SEA SCROLLS" (صحائف بکر مُردار) کے نام سے دُنیا میں مشہور ہیں۔ جو قرنِ اول کے عیسائیوں اور پہلی صدی قبل مسیح کے ایسینی یہودیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور جن سے حضرت مسیح کی اصل شخصیت اور آپ کے عہدِ حیات پر تیز روشنی پڑتی ہے۔ غاروں سے برآمد ہونے والا یہ علمی خزانہ بھی ظہورِ مہدی کا نشان ہے کیونکہ الشیخ الامام عبد الرحمن بن محمد البسطامیؒ (ولادت ۸۵۸ھ) اور دوسرے اکابر اُمت نے سینکڑوں سال قبل اس کی پیش گوئی کی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:-

”وَقِيلَ إِنَّ الْمَهْدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَخْرِجُ
كُتُبًا مِّنْ غَارٍ بِمَدِينَةِ أَنْطَاكِيَّةَ“

(”ينابيع المودة“ الجزء الثالث ص ۵۲ الطبعة الثانية)

للشیخ خواجہ کلاں۔ مطبوعہ مطبعة العرفان۔ بیروت)

ترجمہ:- روایت ہے کہ مہدی رضی اللہ عنہ انطاکیہ کے غار سے

کتابیں برآمد کرے گا۔

بیسواں نشان (۶۷-۱۳۶۶ھ) (۱۹۴۷-۴۸ء)

مسلم شریف میں ہے کہ مسیح موعود اور اُن کے اصحاب ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ محصور ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ وحی فرمائے گا کہ میرے بندوں کو پہاڑ پر لے جاؤ۔ ”حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ“ مسلم (باب نزول مسیح)

یہ مسئلہ اصول ہے کہ خدا کے مامور سے متعلق بعض پیش گوئیاں اُن کے خلفاء کے زمانہ میں بھی پوری ہوتی ہیں جیسا کہ غزوہ خندق میں یمن، شام، ایران اور مدائن کے خزانوں کی چابیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں مگر ان کی فتح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی۔ ”الخصائص الكبرى“ للسیوطی (جلد ۱ ص ۲۲۸-۲۲۹) ٹھیک اسی طرح یہ پیش گوئی ۱۹۲۷ء اور ۱۹۴۸ء میں حضرت سیدنا فضل عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں پوری ہوئی اور قادیان سے ہجرت اور پہاڑیوں کے دامن میں دلچسپی جیسے عالمی مرکز کی تعمیر اس عظیم پیش گوئی کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے عجیب بات ہے کہ تحریک پاکستان کے پہلے سال ہی حضرت مصلح موعود نے خواب میں دیکھا کہ دشمن مسجد مبارک (قادیان) کے سوا قادیان کے باقی حصوں پر غالب آ گیا ہے اور میں پہاڑ کے

دامن میں ایک نئے مرکز کی تلاش میں ہوں حضور کی یہ رؤیا انا لیس سال قبل "الفضل" ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء ص ۳۱ میں چھپ چکی ہے۔

تینتیسواں نشان (۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء)

"ترجمان القرآن" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر امت نے آیت قرآنی فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جُنَّا بِكُمُ لَفِیْفًا (بنی اسرائیل: ۱۰۵) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مسیح موعودؑ کے ظہور پر یہود ناسعود (عذاب الہی کا مورد بننے کے لیے) فلسطین میں جمع ہو جائیں گے (در منثور) از حضرت جلال الدین سیوطی جلد ۳ ص ۱۳۔ "بحار الانوار" جلد ۲۲ از حضرت باقر مجلسی (مئی ۱۹۴۸ء میں اسرائیلی حکومت کے قیام سے یہ خبر بھی پوری ہو گئی جو صداقت اسلام کا واضح نشان ہے۔ ایک پاکستانی فاضل و ادیب جناب طغرل ترکمان روزنامہ آفتاب (ملتان) مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۹ء میں رقمطراز ہیں :-

"اللہ تعالیٰ جل شانہ نے (اپنے انبیاء مرسلین علیہم السلام اور ان پر وحی کے ذریعے) دنیا میں جو کچھ پیش آنا تھا پہلے ہی بیان کر دیا تھا اور چودھویں و پندرھویں صدی ہجری کو حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اسلام

کے عروجِ مکمل کا دور قرار دیا تھا۔ اس بارے میں قرآن مجید اور احادیث نبویؐ میں جو علامات بیان کی گئی تھیں اور قدیم آسمانی صحائف میں جو کچھ بتایا گیا تھا وہ تقریباً ساری علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ قرآن مجید کی پیش گوئیوں کے مطابق سب اہم علامت میں اسرائیل پر تنبیہ..... ہے۔ اسلامی ممالک کی آزادی و خود مختاری اور اسرائیل کے قیام نے جس کا خود یہود و نصرانی علماء کو یقین نہ تھا۔ ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔“

(روزنامہ آفتاب "ملتان مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

چوتھی سوال نشان (۱۳۸۵ھ تا ۱۴۰۱ھ)
(۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۱ء)

بعض اسلامی نوشتوں میں مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا ایک نام "دین کا ناصر" بھی بتلایا گیا ہے۔ چنانچہ مولانا سید محمد سبطین السوسوی نے اپنی کتاب "القصواط السوی" میں یہ روایت درج کی ہے کہ خداوند کریم مہدی موعود کو مخاطب کر کے کہے گا:-

"مرحبا اے میرے بندے۔ میرے دین کے ناصر۔ میرے امر کے منظر۔ میرے بندوں کے امام مہدی..... میں اس کے

ذریعہ سے حق کو ظاہر کروں اور باطل کو نیست و نابود
کروں اور صرف میرا دین خالص دنیا میں باقی رہے۔
(”الصراط السوی فی احوال المہدی“ ص ۳۹۹)

امامیہ کتب خانہ لاہور)

عظیم الشان پیشگوئی ہمارے موجودہ مقدس امام حضرت حافظ
مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۹۰۹ء) کے
عہد مبارک کی آسمانی تحریکات خصوصاً اشاعت قرآن کے عالمی منصوبہ
بدرسوم کے خلاف جہاد اور لا الہ الا اللہ کے ورد کی تازہ
انقلاب انگیز تحریک کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔
حضرت مصباح موعودؑ نے آپ کی ولادت سے قبل یہ پیشگوئی فرمائی

تھی کہ :- ”مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک
ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی
خدمت پر کمر بستہ ہوگا۔“

۳۵ (مکتوب ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء ”الفضل“ ۸ اپریل ۱۹۱۵ء ص ۵)
پیشینواں نشان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في
 آخر الزمان دجالون كذابون يا تو نكم من الحديث
 بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم فاياكم واياهم
 لا يضلونكم ولا يفتنونكم“ (مسلم کتاب الجلاء اول)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے
 دجال اور کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی احادیث یا باتیں
 سنائیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے بزرگوں نے۔
 پس ایسے لوگوں سے ہوشیار اور خبردار رہنا۔ نہ ان کی گمراہی
 اختیار کرنا نہ ان کے فتنے میں پڑنا۔

آخری زمانہ کی یہ علامت بالخصوص خلافتِ ثالثہ کی ابتدا
 سے اب تک اتنی وسعت و کثرت سے وقوع پذیر ہوئی ہے کہ عہدِ
 نبوی کے تیسرے خلیفہ برحق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک
 کے سبائیوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ اس کے سامنے ہیچ نظر آنے لگا ہے چنانچہ
 نہ صرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علامہ جلال الدین سیوطی
 رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر جعلی عبارتیں تصنیف کی گئیں اور حضرت نعمت اللہ ولیؒ
 کی طرف منسوب کر کے بہت سے اشعار اختراع کر کے ملک بھر میں شائع کئے اور
 پھیلاتے گئے بلکہ پنجاب کے بعض فضلاء اور ”معلم اسلامیات“ نے حال ہی

میں ایک حدیث بھی وضع فرمائی ہے جس کے الفاظ یہ تجویز کئے گئے ہیں :-

”ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(کا نزول) صدی کے آخری سال میں، آخری مہینے

ذوالحجہ میں ہوگا۔ اُس وقت عیسوی ۱۹۸۱ء یا ۱۹۸۲ء

ہوگی۔“ (ظہور مہدی موعود علیہ السلام) ص ۲۲۷ مؤلفہ جناب

سید حکیم شاہ محمد صاحب اثیر فاضل فارسی، مطبوعہ ساہیوال

(۶۱۹۶۷-۶۸)

۳۶ چھٹی سوال نشان (۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء)

حضرت نواس بن سیمانؓ کی روایت ہے کہ ظہور مسیح و مہدی کے

بعد باجوج و ماجوج آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے :-

فَيَرْمُونَ بِنُشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ

(ترمذی ابواب الفتن جلد ۲ ص ۲۷ مطبع علمی دہلی)

یہ نشان صداقت پہلی بار ۱۹ نومبر ۱۹۶۹ء کو ظاہر ہوا جبکہ امریکن

سائنسدانوں کے بھیجے ہوئے خلا نوردوں کی گاڑی چاند پر پہنچ گئی۔

روزنامہ ”مشرق“ نے ۱۵ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں حضرت شاہ

رفیع الدین دہلویؒ کے رسالہ ”علامات قیامت“ ص ۱۳۷ کا اقتباس دیتے

ہوئے لکھا :-

”اور پھر دجال کہے گا کہ اب میں زمین کے بعد آسمان کو بھی فتح کروں گا اور اس مقصد کے لیے وہ اڑنے والے تخت پر بیٹھ کر فضا میں تیر بھینکے گا۔ خدا اپنی قدرت کاملہ سے اُن میں سے کچھ تیروں کو خون آلود کر کے واپس کر دے گا۔ دجال وہ تیر لیکر لوگوں کی طرف آئے گا اور کہے گا دیکھو میں نے تمہارے خدا کو ہلاک کر دیا ہے۔“ (علامات قیامت ص ۱۳۰-۱۳۱ شاہ رفیع الدین دہلوی)

اس روایت سے قیاس ہوتا ہے کہ دجال جس کی تعریف شاہ رفیع الدین نے یوں کی ہے کہ اس کے ماتھے پر بخطِ جلی ک ف لکھا ہوگا۔ یعنی کھلا کفر کوئی شخص نہیں بلکہ نظریہ مادیت ہے جس میں مذاہب اور عالم روحانیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہی مادیت سائنسی ترقی کے ذریعے انسان کو خلائی پروازوں کے قابل بنا چکی ہے۔ اب تک روس اور امریکہ کے کتنے راکٹ اور خلائی جہاز اپنی منزلوں تک پہنچ چکے ہیں اور کتنے تباہ ہو چکے ہیں اس کی صحیح تعداد تو متعلقہ ملک ہی جانیں مگر ان کے کامیاب تجربوں کی خبر ساری دنیا کو ہے۔ اس علامت میں تخت پر فضا میں بلند ہونے کے بعد آسمان کی طرف تیر چلانے کا اشارہ

یقیناً کئی مرحلوں والے راکٹ کی طرف ہو گا۔ اس سلسلے میں مسٹر
خروشیف کی وہ تقریر یاد آتی ہے جو انہوں نے روس کی دوسری
کامیاب خلائی پرواز کے بعد کی تھی اور جس میں انہوں نے کہا
تھا کہ میرے خلا نورد (کرنل نکولائیٹیف) نے بہت آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر دیکھا لیکن خدا کہیں نظر نہیں آیا۔“

(روزنامہ ”مشرق“ لاہور ۵ جولائی ۱۹۶۷ء ص ۱ از طالب جوہری)

سینٹی سوال نشان (۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء)

قدیم تفسیر ”صافی“ مطبوعہ طہران (ایران) میں لکھا ہے :-
”وَجَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فِي الْغَيْبَةِ عَنِ الْقَائِمِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سَيُلَ مَتَّى يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ
إِذَا حِيلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ سَبِيلِ الْكَفَّةِ وَ
اجْتَمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَاسْتَدَارَ بِهِمَا
الْكَوَاكِبُ وَالنُّجُومُ“

(کتاب ”الصافی فی تفسیر القرآن“ لمؤلفہ الفیض

الکاشانی من منشورات المکتبة الاسلامیة طہران

المجلد الثانی ص ۷۵ چاپ چہارم)

ترجمہ: ”کتاب الغیبة“ میں لکھا ہے کہ سورج اور چاند جمع کئے جائیں گے۔ امام قائم علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ یہ معاملہ کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے اور کعبہ کے راستے کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی یعنی تمہیں کعبہ جاننے سے روک دیا جائے گا۔ سورج اور چاند اکٹھے ہو جائیں گے۔ ستارے اور کوکب سب ان دونوں کے ارد گرد پھرنے لگیں گے۔

صدیوں قبل کی یہ پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہوئی بلکہ اب تک پوری ہو رہی ہے جو اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

صداقت اسلام کا یہ واضح نشان ایک غیر معمولی عظمت و اہمیت کا حامل ہے کیونکہ سعودی عرب کے حکمران عزت مآب جلالة الملك شاہ فیصل فرمایا کرتے تھے کہ :-

”مَنْ نَحْنُ حَتَّى نَغْلِقَ أَبْوَابَ الْحَرَمِ؟ فَالْأَبْوَابُ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ هِيَ مَفْتُوحَةٌ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَلِكُلِّ زَائِرٍ وَحَاجٍّ وَمُصَلٍّ“ (بعوث مؤثر رسالہ

المسجد المنى من ۱۵ رمضان - ۲۰ رمضان ۱۳۹۵ھ، ۲۰ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء)

ترجمہ :- ہمارا کیا حق ہے کہ ہم حرم کے دروازے بند کر دیں۔ وہ دروازے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کھلا رکھا ہے وہ ہمیشہ اور ہر وقت ہر ایک زائر اور حاجی اور نمازی کے لئے کھلے ہیں۔

۳۸
اڑتیسواں نشان (۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد پیشگوئیاں ۱۹۷۴ء کے پربتلا دور میں ایسی شان کے ساتھ معرض وجود میں آئیں کہ کوئی متعصب ترین غیر مسلم بھی ان کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ بطور نمونہ صرف پانچ احادیث عرض کرتا ہوں۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ

لہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے اس دور میں لکھا تھا کہ ب

"اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماع امت میں ملک کے سب بڑے سے بڑے علماء دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی رہنما کا حق، متفق ہونے ہی اور صوفیائے کرام اور عارفین باللہ برگزیدگان تصوف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل پر متفق اور خوش ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، ۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء ص ۷)

علیہ وسلم نے فرمایا :-

۱۔ "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْلَامِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا أَنْ يَكُونَتِ الْمُؤْمِنُ فِي الْقَبِيلَةِ أَذَلُّ مِنَ النَّقْدِ وَالنَّقْدُ بِالتَّحْرِيكِ الْجَنَسُ الرَّدِيُّ مِنَ الْغَنَمِ" الطبرانی

(مطابقہ الاخرعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریۃ ص ۹۸)

تالیف امام ابی الفیض احمد بن محمد، ایڈیشن چہارم ۱۳۸۶ھ مطبوعہ

قاہرہ - مصر

ترجمہ :- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں اور اس کی شرائط میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ اس وقت مومن اپنی قوم میں گھٹیا قسم کی بھیر بکریوں سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔

۲۔ "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيُظْهِرُ شَرَارُ امْتِنٍ عَلَى خِيَارِهِمْ حَتَّى يَسْتَخْفِيَ فِيهِمُ الْمُؤْمِنُ كَمَا يَسْتَخْفِي فِيكُمْ الْمُنَافِقُ الْيَوْمَ"

ابو شعیبہ الحارثی۔ (مطابقہ الاخرعات العصریہ لما اخبر بہ

سید البریۃ ص ۹۹ تالیف امام ابی الفیض احمد بن محمد، ایڈیشن

چہارم ۱۳۸۶ھ مطبوعہ مصر

ترجمہ: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے شریر لوگ اپنے نیک لوگوں پر اس حد تک مسلط ہو جائیں گے کہ اُس وقت مومن اس طرح اپنا سر چھپانے پر مجبور ہو جائیں گے جس طرح آج تمہارے اندر منافق پوشیدہ رہتے ہیں۔

۳۔ "إِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَرَجًا لَا إِلَّا يَمَانُ أَثْبَتُ فِي قُلُوبِهِمْ
مِّنَ الْجَبَالِ الرَّوَاسِي"۔ ابن جریر عن ابی اسحاق
السبیعی مرسلًا۔

"(کنز العمال جلد ۶ ص ۲۳۵ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۳ھ بمطبعہ)

ترجمہ: یقیناً میری اُمت میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں ایمان غیر متزلزل پہاڑوں سے بھی زیادہ مستحکم ہے۔

۴۔ "أَشَدُّ أُمَّتِي دَلِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ
أَحَدُهُمْ أَنَّهُ فَقَدْ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَىٰ
حُمَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ"۔ (کنز العمال جلد ۶ ص ۲۳۱)

ترجمہ: سب سے بڑھ کر مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اُن میں سے ہر ایک کی یہ دلی تمنا ہوگی کہ کاش اُس کے اہل و عیال اور مال و دولت قربان ہو جائیں

اور وہ میری زیارت کرے۔

۵۔ "سَيَكُونُ بَعْدِي نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي يَسُدُّ اللَّهُ رِجْلَهُمُ
الشُّغُورَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ الْحَقُّوقُ وَلَا يُعْطَوْنَ
حَقُّوقَهُمْ أُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔ ابن عبد البر
فی الصحابة عن زید العقیل۔ (کنز العمال جلد ۶ ص ۲۳۶)

ترجمہ:- میرے بعد میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے ذریعہ
اللہ تعالیٰ (اسلام کی) سرحدوں کی حفاظت کرے گا ان سے
اپنے حقوق تولے لئے جائیں گے مگر ان کے حقوق انہیں
نہیں دیئے جائیں گے۔ مگر یاد رکھنا وہی میرے ہیں اور
میں انہیں کا ہوں۔

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غفور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

۳۹
انتالیسواں نشان (۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

بعض پہلے بزرگوں نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ہمدی موعودؑ کی
جماعت کو ظاہری و باطنی علم و دانش اور کمال عقل و معرفت سے حصہ دیا

عطا کیا جائے گا۔ اس نشان کا ایک شاندار طور ۱۹۷۹ء میں دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ میرا اشارہ فرزند احمدیت فخر پاکستان ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی طرف ہے۔ پہلے مسلمان سائنسدان کی حیثیت سے نوبل پرائز حاصل کرنا مادہ پرستوں کی نگاہ میں ایک عظیم اعزاز مگر حق تعالیٰ کے عارفوں کے نزدیک اسلام کا ایک تابندہ نشان ہے۔

پہنچنے آقا اسماعیل طبرسی نوری "کفایۃ الموحّدین" میں لکھتے ہیں :-

"مؤمنان در زمان آنحضرت مستعد میشوند از برای فہم و دانش و در کمال عقل و دانائی و معرفت خواہند بود و از آل منبع فیوضات ربّانی اقتباس جمیع اقسام علوم ظاہرہ و باطنہ مینمایند و ہمہ علوم انبیاء و سلف از برای خاص از شیعیان و از کیاہ از ایشان بکرت آل بزرگوار منکشف خواہد شد۔"

"کفایۃ الموحّدین" جلد سوم ص ۲۲۱ تالیف آقا سید اسماعیل طبرسی نوری مرحوم۔ ناشر: انتشارات علمیہ اسلامیہ، بازار شیرازی جنب نوروزخان۔ ایران)

یعنی مہدی علیہ السلام کے ماننے والے فہم و دانش کے لیے مستعد ہوں گے اور عقل و دانائی اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

اور فیوض الہیہ کے سرچشمہ سے ہر قسم کے ظاہری و باطنی علوم کے حامل ہوں گے اور پہلے نبیوں کے تمام علوم انصارِ ہمدی کے خواص اور ان کے ذہین افراد میں ہمدی موعودؑ کی برکت سے ہر ہونگے۔

چالیسواں نشان (ذوالقعدہ ۱۲۰ھ / اکتوبر ۱۹۸۰ء)

چودھویں صدی کے آخری سال ۲۹ ذوالقعدہ ۱۲۰ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسلم اسپین کے دارالخلافہ قرطبہ کے سقوط (۱۲۳۸ء) سے قریباً ساڑھے سات سو سال کے بعد حضرت ہمدی موعودؑ کے نافلہ موعود اور خلیفہ ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے دست مبارک سے مسجد قرطبہ کا سنگ بنیاد رکھا جانا نہ صرف ایک تاریخ ساز اور انقلاب انگیز واقعہ ہے بلکہ اسلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا بھی دائمی نشان ہے کیونکہ صوفی کامل مجدد اسلام حضرت امام عبدالوہاب شرعانیؒ (وفات ۱۱۵۶ھ) نے قریباً چار صدیاں پیشتر اپنی کتاب ”مختصر تذکرہ قرطبہ“ میں یہ تعجب انگیز پیش گوئی کی تھی کہ اسپین پر عیسائیوں کے قبضہ کے بعد دوبارہ اس کی فتح ہمدی موعودؑ کے زمانہ میں تکمیل یعنی خدائے ذوالجلال کی کبریائی کے ذریعہ سے ہوگی اور اہل اسپین ہمدی موعودؑ سے شریعت محمدی کے

قیام و نصرت کی درخواست کریں گے اور اس زمانہ میں مہدی اُمت کا نائب
(صاحب المہدی) ناصر دین اسلام ہوگا چنانچہ
لکھا ہے :-

(قَالَ الْقُرْطُبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ) حَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ
أَوَّلُ الْبَابِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا تُفْتَحُ بِالنِّبَالِ وَحَدِيثُ
ابْنِ مَاجَةَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا تُفْتَحُ بِغَيْرِ ذَلِكَ وَلَعَلَّ
فَتْحَ الْمَهْدِيِّ لِمَا يَكُونُ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِالْقِتَالِ
وَمَرَّةً بِالتَّكْبِيرِ كَمَا أَنَّهُ يُفْتَحُ كَنَيْسَةَ الذَّهَبِ
مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ الْمَهْدِيَّ إِذَا خَرَجَ بِالْمَغْرِبِ
إِنَّمَا زَالَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْأَنْدَلُسِ فَيَقُولُونَ يَا وَلِيَّ
اللَّهِ أَنْصُرْ جَزِيرَةَ الْأَنْدَلُسِ فَقَدْ تَلَفَتْ وَتَلَفَ
أَهْلُهَا وَتَغَلَّبَ عَلَيْهَا أَهْلُ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ
مِنْ أَبْنَاءِ الرُّومِ فَيَبْعَثُ كُتُبَهُ إِلَى جَمِيعِ قَبَائِلِ
الْمَغْرِبِ أَنْ أَنْصُرُوا دِينَ اللَّهِ وَشَرِيعَةَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ إِلَيْهِ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُجِيبُونَهُ وَيَقْفُونَ عِنْدَ أَمْرِهِ
وَيَكُونُ عَلَى مَقَدِّمَةِ عَسْكَرِهِ صَاحِبُ الْخُرطومِ

وَهُوَ صَاحِبُ النَّاقَةِ الْغَرَائِ وَصَاحِبُ الْمَهْدِيِّ
وَنَاصِرُ دِينِ الْإِسْلَامِ وَوَلِيُّ اللَّهِ حَقًّا
(مختصر تذکرہ ابی عبد اللہ القرطبی ص ۱۳ -

للقطب الربانی سیدی الشیخ عبد الوہاب الشعرانی
المطبعة الخيرية)

ترجمہ :- قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ جو اس باب
کی پہلی حدیث ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ
تیروں کے ذریعہ فتح ہوگا اور حدیث ابن ماجرہ تیروں کے بغیر
مفتوح ہونے کی خبر دیتی ہے۔ غالباً مہدی کے ذریعے دو
فتوحات ہوں گی۔ ایک جنگ کے ذریعہ دوسری تکبیر کے
ذریعہ جس طرح سے ”کنیسة الذهب“ دوبار فتح ہوگا۔
جب مہدی مغرب میں جلوہ افروز ہوگا تو اہل اندلس اس کی
طرف مائل ہوں گے اور عرض کریں گے اے محبوب خدا جزیرہ
اندلس کی مدد فرما یہ جزیرہ اور اس کے باشندے تباہ ہو چکے
ہیں اور اس جزیرہ پر عیسائیوں میں سے کافر و مشرک لوگوں کا
تسلط ہو چکا ہے۔ چنانچہ مہدی تمام مغربی اقوام کو اپنا
لڑ پھر بھجوائے گا کہ آؤ دین خدا اور شریعت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کرو۔ اس پر اہل مغرب پیکر
اطاعت بن کر ہر سمت سے اس کی آواز پر لبیک کہتے
ہوئے اس کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔ اس وقت ہدی
کے لشکر کی قیادت اس شخص کے ہاتھ میں ہوگی جو امام الزمان
کا نائب، جس کا ستارہ قسمت روشن اور جو ناصر دین
اسلام اور حقیقۂ خدا کا ولی ہوگا۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کا پہلا نہایت شاندار ظہور ۹ اکتوبر
۱۹۸۰ء کو مسجد قرطبہ کی بنیاد سے ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں حیرت انگیز
بات یہ ہے کہ مستند تاریخی لٹریچر سے ثابت ہے کہ اندلس کی فتح کی بنیاد
اسلام کی پہلی صدی میں بھی حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت ثلاثہ میں
ہی رکھی گئی تھی اور قرطبہ کا شہر طارق بن زیاد کے قائم مقام مغیث نے
اکتوبر میں ہی فتح کیا تھا۔

فرانسسکو جبرائیلی (FRANCESCO GABRIELI) روم
یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں اور اٹلی کے چوٹی کے مستشرقین میں
شمار ہوتے ہیں، آپ کی کتاب ”رسول کی قوت — محمد اور عرب دنیا“
کے جرمن ترجمہ (شائع کردہ KINDLERS UNIVERSITÄTS
BIBLIOTHEK) سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں

پاکستان کے ایک محقق و مورخ جناب ایس ایس احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج ٹنڈو جہان محمد (سندھ) کی کتاب ”دی موریش سپین“ (THE MOORISH SPAIN) کے مطالعے سے بھی اس تحقیق کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔

سپین میں اسلام کے داخلہ کے سلسلہ میں جہاں اسلام کی پہلی تاریخ روحانی اعتبار سے تحریک احمدیت کے دور میں دہرائی جا رہی ہے وہاں ایک فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ جنرل طارق بن زیادؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم روایا میں بشارت دی تھی کہ اندلس فتح ہوگا مگر ہمارے امام ہمام کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکیم و خیر خدا نے مسجد قرطبہ کی بنیاد سے دس سال پیشتر غرناطہ میں (بذریعہ الہام خوشخبری دی کہ سپین کی فتح کے ذرائع اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر خود پیدا کر دے گا اور حضور کی زبان مبارک پر یہ قرآنی آیت جاری فرمائی کہ :-

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ
بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

(الطلاق: ۴)

فرمایا اللہ پر توکل کرو جو شخص اللہ پر توکل رکھتا ہے اُسے دوسرے ذرائع کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ وہ اس کے لیے

کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ اور تخمینہ
مقرر ہے۔ جب وہ مقررہ وقت آئے گا اس سرزمین کی
روحانی فتح کا عظیم انقلاب آ کے رہے گا۔
(الفضل "۱۵ جولائی ۱۹۷۷ء ص ۱۳)

پیشگوئیوں کا حیرت انگیز نظام

میرے واجب الاحترام بزرگوار نہایت پیارے بھائیو اور عزیزو!
میں آپ کی خدمت میں اس وقت تک صرف چالیس نشانوں کا تذکرہ
کر سکا ہوں ورنہ حق یہ ہے کہ چودھویں صدی میں پوری ہونے والی گزشتہ
پیشگوئیاں بے شمار ہیں اور آہنی زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے
سے مربوط ہیں جن میں حیران کن حد تک اعلیٰ درجہ کا مسلسل اور مرتب اور محکم
اور ابلیخ اور اعلیٰ نظام کار فرما ہے۔ اور کوئی دہریہ بھی ایک سیکنڈ
کے لیے یہ خیال نہیں کر سکتا کہ پوری صدی پر پھیلے ہوئے عظیم الشان امور
کا یہ خارق عادت اجتماع تیرہ صدیوں کے بزرگوں کی سازش کا نتیجہ یا
اتفاقی حادثہ ہے کیونکہ یہ حقیقت اب ہزار پردوں میں چھپائے بھی
چھپ نہیں سکتی کہ چودھویں صدی کے اُفتی پر چودھویں کا چاند طلوع ہوتے
ہی صداقت اسلام کے نشانوں کے گویا دریا بہنے لگے جو انشاء اللہ پندرہویں

صدی میں غلبہ اسلام کے ٹھانٹیں مارتے ہوئے سمندر بننے والے ہیں ۵
 نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
 ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں

مسلم اسپین کا مرثیہ

اپنی تقریر کے اختتام پر میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ شاعر
 مشرق ڈاکٹر محمد اقبال بالقابہ جب نومبر ۱۹۳۳ء کی تیسری لندن گول میز
 کانفرنس سے فارغ ہوئے تو اسپین بھی تشریف لے گئے جہاں عہد اسلامی
 کی یادگار مسجد قرطبہ کو دیکھ کر آپ کے جذبات میں ایک تلاطم برپا ہو گیا اور آپ
 نے مسلم اسپین کا نوحہ کرتے ہوئے یہ دردناک اشعار کہے کہ :-

۵

روئے اب دل کھول کر اے دیدہ خونبارہ بارہ
 وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزارہ
 آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی
 ابنِ بدروں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی
 غم نصیب اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
 چن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا

درد اپنا مجھ سے کہہ، میں بھی سراپا درد ہوں
 جس کی تو منزل تھا، میں اس کارواں کی گرد ہوں
 رنگ تصویر کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے
 قصہ ایام سلف کا کہہ کے ترپا دے مجھے
 میں ترا تحفہ سُوئے ہندوستان لے جاؤں گا
 خود یہاں و تاہوں اور اُس کو وہاں رُلاؤں گا
 (بانگ درا "ص ۱۴۱-۱۴۲)

دہلی صدی کا ماتم اور پیدھویں صدی کی دہشت

یہ ماتم اب تک جاری ہے۔ چنانچہ روزنامہ "مشرق" ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء
 میں لکھا ہے :-

"موجودہ صدی میں تو مسلمانوں کا زوال اپنے عروج تک
 رہا..... آج طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی
 اور ہمالے اسلاف کی رُو میں ہماری بے حس پرنجانے
 کس طرح اشکبار ہوں گی۔" (روزنامہ "مشرق" لاہور
 اشاعت خاص ص ۱۰، ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء۔ مضمون ہارون رشید)
 پاکستان کے ایک مشہور ایڈووکیٹ "نوائے وقت" لاہور

۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء ص ۶ میں لکھتے ہیں :-
 ”اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کی نسبت امید و
 یقین کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔“

پاکستان کے ایک صحافی جناب رضا بدخشان کا ارشاد ہے کہ :-
 ”جب مسلمان اسلام کے ابتدائی اصولوں سے ہٹ گئے اور
 ذلت، گمراہی اور غلامی ان کا مقدر بن گئی۔۔۔۔۔ اگر ہم اب بھی
 نہ سنبھلے تو پچھلی صدیوں کی طرح پندرہویں صدی بھی ہمیں
 کچلتی ہوئی گزر جائے گی کیونکہ وقت کبھی نہیں رکتا۔“

(ماہنامہ ”گھر“ نومبر ۱۹۸۰ء ص ۱۷ ادارہ از رضا بدخشان)
 جناب مولانا محمد رفیع صاحب عثمانی ماہنامہ ”البلاغ“ کراچی کے
 کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۰ء میں چودھویں صدی کے حالات کا در ذاک تفصیلی
 تجزیہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

”حیرت ہے کہ وہ قوم جس نے پچھلی صدی میں بے حسّی
 اور بے غیرتی اور ذلت و خواری کے ایسے ریکارڈ قائم کئے
 ہوں وہ صدی کے اختتام پر کس منہ سے خوشیاں منا
 رہی ہے؟ کس بات پر حش و اور تقریبات منعقد کر رہی
 ہے؟ کس بنیاد پر آرزوؤں کے قلعے تعمیر کر رہی ہے؟

کیا اس بنیاد پر کہ اُس نے ماضی پر اپنے قومی تشخص
 اور ملی وقار کا کوئی حصہ صحیح سالم نہیں چھوڑا؟ ...
 لہذا ہماری گزارش یہ ہے کہ نئی صدی کے آغاز پر
 ہمارے لئے خوشیاں منانے اور جشنِ مسرت منعقد
 کرنے کا موقع نہیں بلکہ پوسے احساسِ ندامت سے
 اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا موقع ہے۔ یہ اپنے
 جرائم اور گناہوں کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا
 وقت ہے۔“ (ص ۷)

جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ ”جنگ“ کراچی ۲۱ نومبر ۱۹۸۰ء

کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں :-

”نئی صدی کے استقبال کی صحیح صورت یہ ہے کہ
 ہم اپنی قومی ونجی زندگی میں اس بات کا جائزہ لیں کہ گزشتہ
 صدی میں ہم سے کیا کیا غلطیاں سرزد ہوئیں۔ ہم نے خدا تعالیٰ
 سے بغاوت و نافرمانی کی کیا کیا طرح نو ایجاد کی۔ کن
 کن بدعتوں اور جدتوں کو فروغ دیا اور حضرت محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون کون سی سنتوں کو مٹایا
 اور پامال کیا۔ ہم اپنی پوری زندگی کا جائزہ لے کر ان

تمام گناہوں سے جو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی میں آتے ہیں استغفار کرتے، اُن کی اصلاح کی فکر کرتے اور نئی صدی میں اللہ تعالیٰ کی مرضی و منشا کے مطابق چلنے کا عہد کرتے۔
 نیز نئی صدی کے استقبال کا ایک تقاضا یہ بھی تھا کہ نئی صدی جن متوقع فتنوں کو اپنے دامن میں لئے ہے ہم اُن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا اہتمام کرتے اور اُن سے بچنے کی تدبیروں میں مشغول ہوتے۔
 رسالہ ”چٹان“ (لاہور) لکھتا ہے کہ :-

”پندرہویں صدی ہجری کا پیغام یہی ہے کہ اسلام کے نام لیوا مسلمان بنیں اور پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوں بصورت دیگر اُن کی پیٹھوں کو وقت کے تازیانے کا انتظار کرنا چاہیے۔“

(ہفت روزہ ”چٹان“ لاہور، ۷ اربور، ۱۹۸۰ء ص ۷)
 اور جناب صدر پاکستان نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ :-
 ”جب تک مسلمانوں نے اسلام کی رستی کو مضبوطی سے تھام رکھا اور اُس کے اصولوں پر کاربند ہے وہ دین اور دنیا دونوں

میں کامیاب و کامران ہے اور حیب اسلامی انداز فکر ترک کر دیا،
 راہ عمل سے کنارہ کشی کر لی، لہٰذا و کعب میں غرق ہو گئے تو عزت و
 تکریم کی بلندیوں سے گر کر پستی اور غلامی کی گرائیوں میں جا گرے۔
 چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی ہجری
 کے آغاز پر ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے ایک فرد، ایک قوم
 اور ایک ملت کے طور پر ترقی و عزت کو اپنانا ہے یا ذلت و
 تذلیل کو مقدر بنانا ہے۔

فیصلہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے اور فیصلہ کے نتائج چودہ سو
 سالہ تاریخ کے آئینے میں ہمارے سامنے ہیں۔

صدر نے بتایا کہ اگر ہمارا فیصلہ عزت و وقار کا فیصلہ ہے
 تو ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اس کا ایک اور صرف ایک
 ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ہم بلا تاخیر اسلام کی رسی کو مضبوطی سے
 پکڑ لیں۔ شرک اور منافقت ترک کر دیں، اسلام کے احکامات
 کی مکمل پابندی کریں، انفرادی سطح پر با عمل مسلمان اور اجتماعی طور
 پر صحیح معنوں میں ملت اسلامیہ کے رکن بن جائیں ورنہ تاریخ
 کا فیصلہ ہمارے سامنے ہے اور ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا
 چاہیے کہ یہ فیصلہ بڑا سخت اور بڑا ہی عبرتناک ہے۔ (روزنامہ

”مشرق“ لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ آخر کا لم ۶-۷ تقریر ضیاء الحق صاحب
 اسی طرح پنجاب کے ایک مشہور شاعر جناب احسان دانش نے
 پندرھویں صدی کا تھوڑا سا الفاظ پیش کیا ہے کہ
 چودھویں گزری، پندرھویں سر پہ آپہنچی صدی
 کس کی قسمت میں ہے نیکی، کس کی قسمت میں بدی
 جانے کس کس قوم پر گردوں سے آئے گانہ وال
 یہ بھی ممکن ہے کہ ہو جائے زمانہ اک خیال
 کس قدر قحطِ غذا ہیں، کس قدر بربادیاں
 جائیں گی قبروں کی جانب کس قدر آبادیاں
 کس قدر سورج کی گرمی سلب کر لے گی فضا
 جانے کس کس رنگ کی ہو جائے گی آب و ہوا
 کون سا مذہب کہاں ہوگا کسی کو کیا خبر
 زلزلوں سے کتنے گھر ہو جائیں گے زیر و زبر
 یہ بھی ممکن ہے سوانیرے پہ اترے آفتاب
 یہ بھی ممکن ہے سیہ ہو جائیں نجم و ماہتاب
 یہ بھی ممکن ہے کہ ملاخوں کو کھا جائیں نہنگ
 یہ بھی ممکن ہے کہ چھڑ جائے یونہی ایٹم کی جنگ
 ”نوائے وقت“ لاہور ۴ نومبر ۱۹۸۰ء اشاعت خاص ص ۲

اسی طرح زمانہ حال کے ایک نامور شاعر جناب رئیس امر وہوی
نے چودھویں صدی کے اختتام پر ایک رباعی میں کہا ہے ۵

تم کو نہی صدی کی محرومیاں مبارک
میں چودھویں صدی کا ہوں سوگوار آج

(روزنامہ جنگ، کراچی ۲۶ نومبر ۱۹۸۰ء ص ۳)

درد و غم میں ڈوبے ہوئے اس شعر کی تشریح جناب رئیس امر وہوی
کے قلم سے ہی پڑھیے! فرماتے ہیں :-

”چودھویں صدی اپنی دو عظیم عالمگیر جنگوں اور
بے شمار ہنگاموں اور لاتعداد تحریکوں کے ساتھ تاریخ میں
دفن ہو رہی ہے مگر اس نے وقت کی تہہ میں انقلابات،
حادثات، رجحانات اور نظریات کی جو بارودی نگیں
دفن کی تھیں ان کے فلیٹے پندرہویں صدی سے
جڑے ہوئے ہیں۔ وقت کی یہ بارودی سرنگیں آگ پکڑ
چکی ہیں۔ ان کے قیامت خیز دھماکے اگلی صدی میں
محسوس ہوں گے۔“ (روزنامہ جنگ، کراچی، نومبر ۱۹۸۰ء ص ۳)

نیز فرماتے ہیں :-

”قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی اور چودھویں صدی ختم

ہونے سے پہلے آئے گی اور بلاشبہ انسان پندرھویں
صدی نہ دیکھ سکے گا کیونکہ قیامت کے ہولناک زلزلے
میں ہمارا پورا نظام شمسی تباہ ہو جائے گا لیکن چودھویں
صدی کا اختتام نصف صدی بعد ہوگا۔“

(روزنامہ ”جنگ“ کراچی ۸ دسمبر ۱۹۷۸ء ص ۱۷)
زیر عنوان ”قیامت مہیج“ ہمدی اور دجال“ از رئیس اٹمپوہی

ذوالقرنین وقت کی طرف سے عظیم الشان خوشخبری

لیکن میں حضرت ہمدی موعود علیہ السلام کے نائب اور ذوالقرنین وقت
حضرت خلیفہ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے پوری دنیائے اسلام کو
خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ اب مرتبہ خوانی کا زمانہ نہیں غلبہ
اسلام کی صدی کے استقبال کا زمانہ ہے۔ تثلیث کا صلیبی دور
ہمیشہ کے لیے گزر گیا اور اب کلمہ توحید کی پرشکوہ منادی کے سامنے سب
آوازیں پست ہو جائیں گی۔

سنو اب وقت توحید اٹم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے

خدا نے روک ظلمت کی اٹھادی
 فَسُبْحَانَ الَّذِي آخِزِي الْأَعْدَى
 خدا تعالیٰ نے مہدیؑ آخر الزمان علیہ السلام کو ۸۹۷ھ میں الہاماً
 خبر دی تھی کہ :-

”میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔“ (کتاب البریۃ ص ۱۸)

اس الہام میں بتایا گیا تھا کہ اسلام کی گم شدہ سطوت و شوکت دوبارہ
 قائم ہوگی اور بنگال، ہندوستان، سپین، بخارا، سمرقند اور فلسطین وغیرہ
 ممالک پھر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادموں کو واپس ملیں گے
 اور ہر ملک پر اسلامی جھنڈا لہرائے گا۔ مکہ کو پوری دنیا کا مرکز اور
 قرآن کو بین الاقوامی آئین تسلیم کیا جائے گا اور ایک ہی خدا ہوگا
 ایک ہی پیشوا یعنی خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
 چنانچہ ہمارے پیارے امام ناصر دین اسلام خلیفۃ المسیح الثالث اید اللہ
 تعالیٰ نے سقوطِ ڈھاکہ کے سانحہ پر بیگیوٹی فرمائی تھی کہ :-

”لوگ کہتے ہیں کہ مسلم بنگال واپس کیسے آئے گا؟

میں کہتا ہوں تم مسلم بنگال کی بات کر رہے ہو تم
 تو غیر مسلم دنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے

ہیں اور یہ وعدہ الہی ایک دن پورا ہو کر رہے گا
 اور اس کے آثار آج اُفقِ غلبہ اسلام پر ہمیں
 نظر آ رہے ہیں۔ مجنون کا یہ خواب نہیں کہ مُسلم
 بنگال واپس آجائے گا، مجنون کا خواب یہ
 ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ اسلام
 مغلوب نہیں ہوگا۔ مُسلم بنگال کیا ہندو بنگال
 بھی، مُسلم بنگال کیا ہندو بھارت بھی، مُسلم
 بنگال کیا عیسائی دُنیا بھی، مُسلم بنگال کیا کمیونسٹ
 ممالک بھی، مُسلم بنگال کیا دہریہ اور بت پرست
 بھی یہ سارے کے سارے اسلام کی طرف کھینچے
 چلے آئیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے
 ایک تقدیر ہے جو کبھی ٹلا نہیں کرتی۔“

(روزنامہ ”الفضل“ یکم جنوری ۱۹۷۲ء ص ۲ کالم ۲)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

"Islam specifically forbids wars of aggression, and permits recourse to arms only in self-defence . The Holy Quran says :

"Fight in the way of Allah those who fight you, but you do not begin the hostilities : for Allah does not love aggression.
(2 : 192)

The Islamic concept of Jihad epitomises the precepts so explicitly enunciated in these verses from the Holy Quran."

("The Pakistan Times" : Thursday,
October, 2, 1980, Page : 8).

۱۹۶۰

سنڌي ادبي سوسائٽي جي مطبوعات جو ٻيون عدد

ڪلام گرھوڙي

يعني

سنڌي مرحوم مغفور شهيد عبدالرحيم گرھوڙي

(رحمة الله عليه) جي

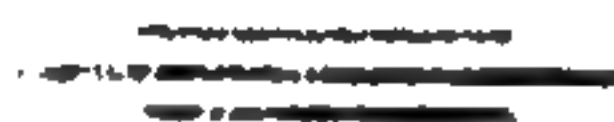


مؤلف ۽ ناشر

شمس العلماء ڊاڪٽر عمر بن محمد داود پوٽو

ٻاران

سنڌي ادبي سوسائٽيءَ جي



عدد ۳۰۰۰

دفعو ٻهريون

در مطبعة العرب بزيور طباعت مزین گردید

سن ۱۳۷۶ ه = ۱۹۵۶ م

ڪراچي

would always happen year after year in the same pair of months for ~~us on the Earth~~. But the operative effect of the shifting of the nodes is to displace backwards the eclipse seasons by about 20 days. For instance in 1899 the eclipse seasons fall in June and December. The middle of the eclipse seasons for the next succeeding 20 or 30 years will be found by taking the dates of June 8 and December 2, 1899, and working the months backwards by the amount of $19\frac{1}{3}$ days for each succeeding year. Thus the eclipse seasons in 1900 will fall in the months of May and November; accordingly amongst the eclipses of that year we shall find eclipses on May 28, June 13, and November 22.

Perhaps it would tend to the more complete elucidation of the facts stated in the last half dozen pages, if I were to set out in a tabular form all the eclipses of a succession, say of half a Saros or 9 years, and thus exhibit by an appeal to the eye directly the grouping of eclipse seasons the principles of which I have been endeavouring to define and explain in words.

		Approximate Mid-interval.
1894.	March 21. ☾	March 29. *
	April 6. ☉	
	Sept. 15. ☾	Sept. 22. **
	Sept. 29. ☉	
1895.	March 11. ☾	March 18. *
	March 26. ☉	
	Aug. 20. ☉	
	Sept. 4. ☾	Sept. 4. **
	Sept. 18. ☉	

THE STORY OF ECLIPSES

SIMPLY TOLD FOR GENERAL READERS

WITH ESPECIAL REFERENCE TO THE TOTAL ECLIPSE
OF THE SUN OF AUGUST 30, 1905.

BY

GEORGE F. CHAMBERS, F.R.A.S.

Of the Inner Temple, Barrister-at-Law.

AUTHOR OF

"THE STORY OF THE SOLAR SYSTEM"; "THE STORY OF THE STARS";
"A HANDBOOK OF DESCRIPTIVE ASTRONOMY," ETC.

LONDON: GEORGE NEWNES, LTD.
SOUTHAMPTON STREET, STRAND
1902

عہدِ نبوت کے ماہِ سال

علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمہ اللہ

۱۱۰۴ھ — ۱۱۷۴ھ

ترجمہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

جسٹین چودھری پرنسٹن

۲ سی۔ گلبرگ ۲ ○ لاہور

الحسين بن علي بن أبي طالب

سلسلہ تصوف نمبر (۱۰)

مکمل مخبر ایشاع علی حد

یعنی

سی فہرستہ مختلف شعبہ

6

مرتبه

مک فضل الدین صاحب گکے زئی

امداد الی قومی کان ملک حسن الدین بن فضل الدین گنج زنی
تاجر کتب می، سال ۱۰۸۰ هجری قمری، کشمیری بازار لاہور

محکم الدین ملک میرا لکھو، باہقا، مملکت غایت اللہ پور

شکریہ اجاب در خواست عا

مندرجہ ذیل اجاب نے اس کتاب کی اشاعت میں بہت امداد فرمائی خاکسار ان کا بہت شکر گزار ہے۔ اجاب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ان کے اموال اور نفوس میں بے پناہ برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔

— جمال الدین انجم —

- ۱۔ محترم جناب چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور۔
- ۲۔ محترم جناب شیخ محمد عقیف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ بلوچستان۔
- ۳۔ محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت لاہور۔
- ۴۔ محترم جناب کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب سمن آباد، لاہور۔
- ۵۔ محترم جناب شیخ خالد مسعود صاحب فیصل آباد۔
- ۶۔ محترم جناب حکیم عبدالحمید صاحب اعوان مشہور دواخانہ گوجرانوالہ۔
- ۷۔ محترم جناب عبدالعزیز صاحب بھٹی مشیر انکم ٹیکس لاہور۔



حسب تعاون
جماعت احمدیہ
لاہور